فرہنگ کلام میر

(چراغ ہدایت کی روشنی میں)

تحقیق و ترتیب
عبد الرشید

فرہنگ کلام میر

(’چراغِ ہدایت‘ کی روشنی میں)

تحقیق و ترتیب

عبدالرشید

دلّی کتاب گھر

یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے

اشاعت اول	:	دسمبر ۲۰۰۸ء
تعداد	:	۵۰۰
ترتیب وتہذیب	:	عبدالمغنی
سرورق	:	خالد بن سہیل
لیزر ٹائپ سیٹنگ	:	اِنک گرافکس، 3961، اردو بازار، دہلی۔
مطبع	:	اعلیٰ پرنٹنگ پریس، دہلی۔
قیمت	:	۲۵۰ روپے
ناشر		دلّی کتاب گھر

۳۹۶۱۔گلی خانخانان، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

FARHANG-E-KALAM-E-MEER

(CHARAGH-E-HIDAYAT KI RAUSHANI MEIN)

COMPILED BY : ABDUR RASHEED

PRICE : RS. 250/-

Dilli Kitab Ghar

3961-GALI KHANKHANAN, JAMA MASJID, DELHI-110006.

PHONE : 011-23252696 E-Mail : dillikitabghar@gmail.com

آپا کی یاد میں

اظہارِ تشکر

پیشِ نظر فرہنگ، کلامِ میر کو سمجھنے سمجھانے کی ایک طالب علمانہ کوشش ہے اور اسی نظر سے اسے دیکھنا چاہیے۔

اس فرہنگ کی تیاری میں جن کرم فرماؤں نے دلچسپی لی ہے، ان سب کا نہایت ممنون ہوں۔

استادِ محترم پروفیسر شمیم حنفی کی رہنمائی کا میں بطور خاص شکرگزار ہوں۔

محترم شمس الرحمٰن فاروقی صاحب کا میں خصوصی طور پر ممنون ہوں جن کی عالمانہ کتاب 'شعر شور انگیز' کے مطالعے سے مجھے یہ فرہنگ ترتیب دینے کا خیال آیا اور اس فرہنگ کی ترتیب میں اُس سے بہت مدد بھی ملی۔ فاروقی صاحب نے ازراہ عنایت اس فرہنگ کا

پہلا ڈرافٹ بھی دیکھا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔
محترم پروفیسر محمد ذاکر صاحب کا بھی میں شکرگزار ہوں کہ آپ نے مسودے کو بغور دیکھا اور اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا۔
میں اپنے دوست پروفیسر چندرشیکھر (صدر، شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی) کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے 'لغت نامۂ دہخدا' کی سی.ڈی. اور دیگر فارسی لغات فراہم کیں جو اس فرہنگ کی ترتیب میں بے انتہا اہم بلکہ کسی حد تک ناگزیر ثابت ہوئیں۔
ڈاکٹر احمد محفوظ نے اس فرہنگ کی ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی اور بعض الفاظ کی افہام و تفہیم میں میری مدد کی۔ میں ان کی محبت، خلوص اور علم دوستی کا معترف ہوں۔
یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے جزوی مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے۔ میں قومی کونسل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر علی جاوید صاحب، پرنسپل پبلیکیشن آفیسر ڈاکٹر ابوبکر عباد صاحب، محترمہ مسرت جہاں اور دیگر اراکین کا ممنون ہوں۔
ڈاکٹر یونس جعفری، ڈاکٹر اسلم پرویز، ڈاکٹر محمد فیروز،

پروفیسر شمس الحق عثمانی، پروفیسر وہاج الدین علوی اور ڈاکٹر شہپر رسول کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس فرہنگ کی تکمیل میں طرح طرح میری مدد کی۔

خالد بن سہیل صاحب کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کا خوبصورت ٹائٹل بنایا ہے۔

بھائی میاں (عبدالمغنی صاحب)، مسعود غنی صاحب، عبدالعزیز صاحب، ڈاکٹر عبدالستار، کمال عبدالناصر اور جمال محمد عبداللہ نے اس فرہنگ کی تیاری اور اشاعت میں ذاتی دلچسپی اور خصوصی توجہ کی۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکرگزار ہوں۔

عبدالرشید

لیکچرر

خط کتابت اردو کورس،

ارجن سنگھ سینٹر فار ڈسٹینس اینڈ اوپن لرننگ،

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

●●●

ابتدائیہ

کسی زبان کی لغت کو اس زبان کے الفاظ کا خزانہ کہا جا سکتا ہے۔ زبان میں لفظ کی حیثیت مقدم ہے اور لغت کا درجہ مؤخر۔ تاہم لغت میں وہی الفاظ جگہ پاتے ہیں جن کا معاشرے میں کم یا زیادہ چلن ہو۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ کوئی شاعر یا ادیب اپنے فن پارے میں بالعموم مروّج الفاظ ہی استعمال کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ زبان میں بعض لفظوں کے متروک ہوجانے اور کچھ نئے لفظوں کے وجود پذیر ہوجانے کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ الفاظ کے ترک و قبول کا یہ عمل سماجی یا معاشرتی تبدیلیوں کے اثرات کے تابع ہوتا ہے۔ ان تبدیلیوں کے اسباب و علل فی الحال ہمارا موضوع نہیں۔ ہم اپنی بحث کے حدود میں رہ کر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دراصل ایک اچھی اور مستند لغت زبان فہمی کے معاملے میں کیا رول ادا کرتی ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ اس عہد کے لکھنے والوں نے اور ان کے بعد والوں نے بھی لغت سے کس درجہ استفادہ کیا۔ اس اعتبار سے سراج الدین علی خان آرزو (۱۶۸۹ء۔۱۷۵۶ء) کی فرہنگ 'چراغ ہدایت' کا مرتبہ اپنی جگہ مسلّم ہے۔

سراج الدین علی خان آرزو اپنے زمانے کے جید عالم تھے۔ وہ فارسی کے اہم لغت نویس، تذکرہ نگار، شاعر، شارح اور نقاد تھے۔ فارسی اور اردو کے تقریباً سبھی تذکرہ نگاروں نے ان کی علمی اور ادبی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ یوں تو اردو میں انھوں نے برائے نام ہی شاعری کی ہے، لیکن بقول جمیل جالبی (۱) :

''اس دور کی ایک پُراثر علمی و ادبی شخصیت کی حیثیت سے انھوں نے ایسے گہرے اثرات چھوڑے کہ ریختہ نے فارسی کی جگہ لے لی۔ انھوں نے اس دور کے نوجوان شعرا کو ریختہ کی طرف متوجہ کیا، ان کی تربیت کی، انھیں راستہ دکھایا اور بقول میرؔ 'اس فنِ بے اعتبار کو جسے ہم نے اختیار کر لیا ہے (آرزوؔ نے) معتبر بنایا ... ان کی تصانیف میں حد درجہ تنوع ہے۔ فارسی میں لکھی جانے کے باوجود ان تصانیف کا اردو زبان و ادب پر گہرا اثر پڑا ہے ... خان آرزوؔ کی شخصیت و اثرات کے مطالعے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی تصانیف کے تنوع کو بھی ایک نظر دیکھ لیا جائے :

دواوین :

دیوانِ آرزوؔ ...

دیوانِ آرزوؔ، شفیعائیؔ شیرازی کے دیوان کے جواب میں۔

دیوانِ آرزوؔ، دیوانِ سلیمؔ کے جواب میں۔

دیوانِ آرزوؔ، دیوانِ فغانیؔ کے جواب میں۔

دیوانِ آرزوؔ، آخری عمر کا کلام۔

دیوانِ آرزوؔ، دیوانِ کمال خجندی کے جواب میں۔

مثنویات :

مثنوی 'شورِ عشق' معروف بہ 'سوز و ساز'، زلالی کی مثنوی 'محمود و ایاز' کے

جواب میں۔
مثنوی 'جوش و خروش'، نوعی کی مثنوی 'سوز و گداز' کے جواب میں۔
مثنوی 'مہر و ماہ'، شاعر سلیم کی مثنوی 'قضا و قدر' کے جواب میں۔
مثنوی 'عالمِ آب'، ساقی نامۂ ظہوری کے جواب میں۔

لغات :

سراج اللغۃ: قدیم فارسی الفاظ کے بیان میں۔ اس میں تقریباً چالیس ہزار الفاظ شامل ہیں۔

'چراغ ہدایت' : شعرائے متاخرین کے وہ الفاظ و اصطلاحات، جو قدیم کتابوں میں نہیں ملتے۔ تقریباً پانچ ہزار الفاظ۔ آرزو نے مقدمے میں لکھا ہے کہ 'اس کتاب میں درج ہونے والے لغات دو قسم کے ہیں۔ پہلی قسم ان الفاظ کی ہے جن کے معنی مشکل ہیں اور اکثر اہلِ ہند ان سے واقف نہیں ہیں۔ دوسری قسم ان لغات کی ہے جن کے معنی تو معلوم نہیں لیکن ان کی صحت کے بارے میں بعض حضرات کو، فصحائے اہلِ زبان کی بول چال کے مطابق ماننے میں، تردد پیدا ہوگیا ہے ... اس لیے زبان دانانِ ایران و توران کے لیے نہیں بلکہ فارسی گویانِ ہند کے لیے یہ نسخہ مفید ہے۔

'نوادر الالفاظ' میں آرزو نے عبدالواسع ہانسوی کی تالیف 'غرائب اللغات' کی تصحیح و ترمیم کی ہے۔ اس میں اردو کے تقریباً پانچ ہزار الفاظ کی فارسی زبان میں تشریح کی گئی ہے۔ ۱۱۵۶ھ/۱۷۴۳ء میں یہ زیرِ تالیف تھی۔

علم لغت :

مثمر : یہ کتاب جلال الدین سیوطی کی تصنیف 'المزہر' کے طرز پر لکھی گئی

ہے لیکن اس کا دائرہ زیادہ وسیع ہے۔ یہ ۱۴۱ اصولوں پر مشتمل ہے جن میں فصیح و ردی، مفرد و شاذ، آشنا و غریب ابدال، امالہ، توافق الفاظ، تعریف الفاظ فارسیہ، مشترک و مترادف اور توابع کے اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔''

اس کے علاوہ ڈاکٹر جمیل جالبی نے خانِ آرزو کی دیگر کتابوں کی مختلف عنوانوں کے تحت مثلاً فنِ بلاغت، شرح، نقد و نظر اور تذکرے کی تفصیل بھی پیش کی ہے۔

تحقیق سے ثابت ہے کہ ایک مخصوص زمانے کے شعرا و اُدبا کی لفظیات بالعموم باہم بہت زیادہ متغائر نہیں ہوتیں۔ مثلاً اٹھارہویں صدی کے نصفِ اوّل کے شعرا کا کلام دیکھیں تو اس کی عام فضا ایک ہی سی ہے اور لفظیات میں بھی زیادہ مغائرت نہیں۔ اسی صدی کے نصفِ آخر کے شعرا کے ہاں فضا بدلی ہوئی ہے اور لفظیات میں بھی متروکات اور ایجادات کی نئی صورتِ حال سامنے آتی ہے۔ لیکن اگر کسی ایک شاعر کے کلام میں اچھی خاصی تعداد میں ایسے الفاظ بکثرت پائے جائیں جو دوسروں کے ہاں نہ ہونے کے برابر ہوں اور وہ الفاظ زیادہ تر ایک مخصوص لغت ہی میں مندرج ہوں، دوسری متداول لغات میں بالکل نہ ہوں یا کم کم ہوں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ اگر یہ الفاظ مروّج تھے تو دوسروں کے ہاں کیوں نہیں؟ اور متداول لغات میں بھی کیوں نہیں؟ کہا جاتا ہے کہ سچی شعر گوئی وہبی عمل ہے جس میں مشق و ممارست کی حیثیت ثانوی ہے۔ تو پھر ایسا کیوں ہے کہ ایک ہی شاعر کے کلام میں ایک مخصوص لغت کے الفاظ کی بہتات ہو۔ ایسا تو نہیں کہ لفظ کی خاطر شعر کہا گیا ہو (ناسخ اور بعض دوسرے شعرا کے کلام سے ایسے شعر نکالے جاسکتے ہیں جنھیں دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ شعر شاید برائے لفظ ہی کہا گیا تھا۔ استاد ذوق کے ہاں بھی کہیں کہیں اس بات کی نشان دہی کی جاسکتی ہے۔) اگر ایسا ہوتا ہے تو شعر بالعموم پھسپھسا ہوتا ہے جسے زیادہ سے

زیادہ زبان کا شعر کہا جاسکتا ہے۔ لیکن میرؔ کا معاملہ اس سے جدا ہے۔ ان کے کلام میں تو خان آرزوؔ کی 'چراغ ہدایت' (۲) کے ایسے فارسی الفاظ، تراکیب اور محاورات کی نشان دہی کی جاسکتی ہے جو ہندوستانی فارسی شاعری میں تو مستعمل رہے ہیں لیکن اردو میں میرؔ کے علاوہ شاید ہی کسی شاعر نے اتنے بڑے پیمانے پر انھیں اپنی شاعری میں استعمال کیا ہو۔ میرؔ نے جہاں جہاں ان الفاظ کا استعمال کیا ہے ان میں پیوندکاری کا شائبہ تک نہیں بلکہ یہ شعر میں باہم اس طرح پیوست ہیں کہ غرابت کا احساس تک نہیں ہوتا۔

میرؔ فہمی کے سلسلے میں 'چراغِ ہدایت' ایک اہم ماخذ ہے۔ چناں چہ میرؔ کے کلام سے شغف رکھنے والے خواہ وہ مرتّب ہوں یا شارح یا ناقد، انھوں نے 'چراغِ ہدایت' کا ذکر ضرور کیا ہے لیکن یہ ذکر یا تو 'ذکر میر' (۳) تک محدود ہے یا پھر محض سرسری ہے۔ آیئے پہلے کلامِ میرؔ کے سلسلے میں 'چراغِ ہدایت' کے بارے میں ملنے والے بیانات کا مختصر جائزہ لیا جائے:

آسیؔ نے اپنی مرتب کردہ کلیاتِ میر (۴) میں جو فرہنگ بطورِ ضمیمہ پیش کی ہے اس میں 'چراغ ہدایت' کے مندرجات موجود ہیں۔ آسیؔ اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں:

> ''اس وقت صرف اتنا کہنا ہے کہ جیسے وہ (میرؔ) بیان و اظہار جذبات کے لحاظ سے اپنے رنگ کے بلا شرکتِ غیرے مالک ہیں اسی صورت سے ان کے یہاں الفاظ اور الفاظ میں بھی فارسی ترکیبیں اور فارسی کے اکثر الفاظ اس قسم کے ہیں کہ اردو شاعری کے شروع سے اس وقت تک کسی شاعر ریختہ گو کے یہاں نہیں ہیں اور اگر کہیں ہیں تو وہ شاذ ہیں جو معدوم کا درجہ رکھتے ہیں۔ مثال کے لیے ذیل کے چند الفاظ و ترکیبات ملاحظہ ہوں:

آش مال، استخوان شکنی، برخویش چیدہ، بزآویزی، بزگیری، بے تہ، بے

پیچ، ترسل، جناغ، جیغہ جیغہ ابرو، خایہ گزک، درونہ، دریائے لنگردار، دل زدہ، زنجیرہ، زنخ زن، زیادہ سری، سجادۂ محرابی، سرنشین، شیرہ خانہ، شیشہ جان، صورت باز، طفلان تہ بازار، غنچہ پیشانی، کل مکل، ماہ ماہ کہنا، نرگسی زن، یاد بود، یال و گوپال اور اسی قسم کے بہت سے الفاظ ان کی تصانیف اردو، فارسی میں موجود ہیں مگر آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ یہ سب وہ لفظ ہیں جو آرزو نے اپنے لغت 'چراغِ ہدایت' میں اس دعوے کے ساتھ لکھے ہیں :

کہ داخل ہیچ کتاب لغت مثل فرہنگ جہانگیری و سروری، برہان قاطع و غیرہا نیست ...

پھر جب مشہور لغت اور بڑے بڑے محاورہ دانوں کے کلام میں بھی یہ الفاظ نہیں تو میر صاحب کے ہاں ان کے پائے جانے کے سوائے اس کے کہ خان آرزو کے فیض صحبت ہو اور کیا کہا جائے اور کیا خیال کیا جاسکتا ہے؟ میں تو جب میر صاحب کی نثر فارسی یا نظم اردو کو دیکھتا ہوں تو خانِ آرزو کی کوششوں کی ایک مجسم تصویر نگاہ میں پھر جاتی ہے۔ ان تمام توجیہات کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ میر صاحب مدت تک خان آرزو کے ہاں رہ کر کسب کمال کرتے رہے۔''

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ 'چراغِ ہدایت' کی ترتیب اور تالیف کا زمانہ میر کے شعور کی بالیدگی کا زمانہ ہے اور اس کے مولف خانِ آرزو میر کے رشتے کے بزرگ یعنی ان کے ماموں بھی تھے اور میر کچھ عرصہ انھی کے ساتھ قیام پذیر بھی رہے۔

خواجہ احمد فاروقی نے اپنی کتاب 'میر تقی میر : حیات اور شاعری' (۵) میں آسی کے اس بیان کو تو نقل کر دیا لیکن قاضی عبدالودود (۶) لکھتے ہیں :

''یہ الفاظ مصنف (خواجہ احمد فاروقی) نے کلیاتِ میر سے ڈھونڈ کر نہیں نکالے ہیں، مقدمۂ آسی سے لیے ہیں اور آرزو کا قول بھی اسی سے نقل کیا ہے...''

جمیل جالبیؔ (۷) نے بھی آسیؔ کے حوالے سے 'چراغِ ہدایت' کے مندرجہ بالا الفاظ نقل کیے ہیں اور کلام میرؔ کے مطالعے میں اس لغت کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔

قاضی عبدالودود (۸)، مسعود حسن رضوی ادیب (۹)، پروفیسر نثار احمد فاروقی (۱۰)، پروفیسر نیر مسعود (۱۱)، پروفیسر شمس الرحمٰن فاروقی (۱۲)، اور پروفیسر چودھری محمد نعیم (۱۳) نے میرؔ کے فارسی اور اردو کلام میں 'چراغ ہدایت' کے بعض نامانوس الفاظ، تراکیب اور محاورات کے معانی کی نشان دہی کی ہے۔

'ذکرِ میرؔ' کے حوالے سے قاضی عبدالودود، پروفیسر نثار احمد فاروقی اور پروفیسر چودھری محمد نعیم نے ایسے الفاظ کی نشان دہی کی ہے جو خانِ آرزوؔ کی 'چراغِ ہدایت' میں درج ہیں۔ اس سلسلے میں قاضی عبدالودود لکھتے ہیں :

'' 'نکات' میں آرزوؔ کے فارسی تذکرے کی طرف اشارہ ہے مگر 'چراغ ہدایت' سے استفادے کا ذکر میرؔ کی کسی تصنیف میں نہیں حالاں کہ یہ کتاب کسی زمانے میں بری طرح ان پر مسلّط تھی۔ اس کے خاص محاورات و مصطلحات کے شوقِ بے پایاں نے انھیں حکایات وضع کرنے، واقعات میں تصرف کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 'ذکر میر' کی تصنیف کے وقت یہ کتاب ان کے سامنے رہتی تھی اور وہ بے ضرورت بھی اس سے الفاظ لیتے تھے۔'' (۱۴)

'ذکر میر' سے متعلق پروفیسر نثار احمد فاروقی نے یہ دعویٰ کیا ہے :

''میں نے سب سے پہلے یہ انکشاف کیا تھا کہ 'ذکر میر' کی فارسی کا نور

'چراغِ ہدایت' سے مستعار ہے اور شاید میرؔ نے خان آرزوؔ کی یہ لغت
سامنے رکھ کر عبارت آرائی کی مشق کی ہے ..." (۱۵)

جہاں تک بعض محققین کی اس رائے کا تعلق ہے کہ 'ذکر میر' کی تصنیف کے دوران میرؔ کے سامنے 'چراغِ ہدایت' رہتی تھی اور میرؔ 'بے ضرورت' یا 'بے وجہ' یا محض الفاظ و تراکیب کو کھپانے کے لیے اصل 'واقعات میں تصرف کرنے پر مجبور ہوئے'۔ اس سلسلے میں شمس الرحمٰن فاروقی صاحب ایک خیر کا پہلو ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ ان کے خیال میں :

"یہ بات میرؔ کے خلاف اتنا نہیں جاتی جتنا کہ ان کے حق میں جاتی ہے
کیوں کہ اس سے ان کی ہمہ گیر طبیعت کا اندازہ ہوتا ہے اور اس بات کا
بھی، کہ وہ اتنی قدرت رکھتے تھے کہ ادھر ادھر کے الفاظ کو بھی اپنی عبارت
میں اس طرح کھپا دیں کہ ٹھونس ٹھانس نہ معلوم ہو۔" (۱۶)

میری ناچیز رائے میں میر کی تمام شعری اور نثری تصانیف میں 'چراغِ ہدایت' کے الفاظ کم و بیش موجود ہیں اور یہ الفاظ 'بے ضرورت' یا 'بے وجہ' استعمال نہیں کیے گئے اور نہ ہی میر ان الفاظ کو استعمال کرنے کے لیے کسی قسم کے تصرف پر مجبور ہوئے بلکہ کہیں کہیں میر کا تصرف نہایت معنی خیز ہوتا ہے اور اصول زبان کا تابع بھی۔

گمان غالب ہے کہ میرؔ کے زمانے میں خان آرزوؔ اور مرزا جان جاناں کے لسانی رویوں میں تبدیلی بھی میر کے پیش نظر رہی ہوگی جس میں فارسی میں طبع آزمائی کے ساتھ ساتھ ریختہ گوئی پر بھی توجہ دی جانے لگی تھی اور اس لسانی پیرائے میں میرؔ نے فارسی مضامین کو ریختہ میں ڈھالنے کے ساتھ ساتھ فارسی الفاظ و تراکیب کا سہارا بھی ضرور لیا ہوگا اور اس میں کوئی تعجب کی بات بھی نہیں کیوں کہ اردو کے شاعر فارسی سے ہمیشہ استفادہ کرتے رہے ہیں۔ کسی نے کم استفادہ کیا، کسی نے زیادہ۔ اور فارسی یوں بھی کئی صدیوں تک ہماری دفتری اور تہذیبی زبان رہی ہے۔

میرؔ کا زمانہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس دور میں فارسی لغات مرتب کی جارہی تھیں۔ خانِ آرزوؔ کی 'سراج اللغۃ' اور 'چراغ ہدایت' کے ساتھ ساتھ ٹیک چند بہارؔ کی 'بہارِ عجم'، آنند رام مخلصؔ کی 'مراۃ الاصطلاح'، وارستہؔ کی 'مصطلحاتِ شعرا' جیسی فرہنگیں تیار ہورہی تھیں اور میرؔ یقیناً ان علمی کارناموں سے باخبر ہوں گے۔

'چراغ ہدایت' کے مندرجات میرؔ کی سبھی تصانیف یعنی شاعری (اردو اور فارسی)، 'فیض میر'، تذکرۂ نکات الشعرا'، 'ذکرِ میر' اور 'نثر مثنوی دریاے عشق' میں بخوبی دیکھے جاسکتے ہیں اور کہا جاسکتا ہے کہ 'چراغ ہدایت' کی روشنی میں میرؔ کی شاعری کے کچھ حصوں کو بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور جتنی مدد اس فرہنگ سے مل سکتی ہے شاید کسی اور لغت سے نہیں مل سکتی۔ اس کے باوجود کلامِ میرؔ سے متعلق جو تحقیق کی گئی ہے، جو تنقید لکھی گئی ہے یا جو لغات مرتب کی گئی ہیں ان میں 'چراغ ہدایت' کا یا تو بس سرسری ذکر ملتا ہے یا پھر 'چراغ ہدایت' کے بہت سے مندرجات کی تعبیر و تفہیم میں محققین، مترجمین اور مرتبین سے لغزشیں ہوئی ہیں۔ اس مطالعے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ کلام میر کے بعض الفاظ، تراکیب اور محاورات کی تعبیر کی کوشش 'چراغ ہدایت' کی روشنی میں کی جائے۔ کیوں کہ بعض اشعار میں فارسی کا رنگ اس قدر غالب ہے کہ یہ اردو روزمرہ سے ممتاز اور جدا نظر آتا ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ کلامِ میرؔ کی باریکیوں تک پہنچنے کے لیے 'چراغ ہدایت' اگرچہ ناگزیر تو نہیں لیکن بہرحال ایک اہم ذریعہ ہے بہ صورتِ دیگر میرؔ فہمی کے سلسلے میں شاید ہماری کاوشیں پوری طرح بارآور نہ ہوں۔ اب تک جو بحث کی گئی اس کے تناظر میں یہاں چند مثالیں پیش ہیں :

فرہنگ کلیاتِ میر:

فرید احمد برکاتی کی مرتب کردہ 'فرہنگ کلیاتِ میر' (۱۷) میں بیشتر الفاظ و تراکیب کے معنی معروف اردو اور فارسی لغات سے درج کیے گئے ہیں اور جہاں کوئی لفظ ان

لغات میں موجود نہیں ہے اس کے بارے میں برکاتی لکھتے ہیں :

''اس فرہنگ میں بعض ایسے الفاظ و محاورات بھی ہیں جن کا مدلول نہ فحوائے کلام سے واضح ہوتا ہے نہ اردو فارسی لغات میں ملتا ہے۔ ان کے مدلول کی جگہ سوالیہ نشان (؟) بنا کر ان لغات کے نام لکھ کر 'ندارند' لکھ دیا گیا ہے ...

... اس فرہنگ میں جابجا 'چراغِ ہدایت' کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ میں نے ان سے براہِ راست استفادہ کیا ہے ...''(۱۸)

'چراغِ ہدایت' سے 'براہِ راست استفادے' کے باوجود برکاتی کی فرہنگ میں بعض الفاظ و تراکیب پر سوالیہ نشان ہے۔ ان میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جن میں میرؔ کی زبان میں 'سہو القلم' ہے یا پھر غلط قرأت کی وجہ سے مرتب وہ ترکیب کسی فرہنگ میں تلاش نہیں کر پائے۔ مثال کے طور پر 'آب دشوار' پر سوالیہ نشان لگایا گیا ہے اور درج ذیل شعر بطور مثال پیش کیا گیا ہے :

آب دشوار :

لبِ نان اک بار دینے لگے　　دمِ آب دشوار دینے لگے

(خواب و خیال)

اس شعر میں اصل ترکیب 'دمِ آب' بمعنی 'پانی کا گھونٹ' ہے اور لفظ 'دشوار' ترکیب اسی کا حصہ نہیں ہے بلکہ دشوار بمعنی بہ دشواری۔

اسی طرح 'لباس راہ راہ' کے بارے میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ یہ آنند راج میں نہیں ہے جبکہ یہ ترکیب 'حرف ر' کے تحت موجود ہے۔ (دیکھیے 'راہ راہ')

اس کے علاوہ بعض ایسے الفاظ ہیں جو 'چراغ ہدایت' یا دیگر فارسی لغات میں موجود ہیں لیکن مرتب کی نظر سے اوجھل رہے۔ یہاں 'فرہنگ کلیات میر' سے ایسی مثالیں پیش

کی جارہی ہیں جن کا براہِ راست تعلق 'چراغِ ہدایت' سے ہے:

''شیشۂ حبابی ۔۔ نہایت باریک کانچ کی صراحی۔ آبلہ:

سوز دروں سے کیوں کر میں آگ میں نہ لوٹوں

جوں شیشۂ حبابی سب دل پر آبلے ہیں''

برکاتی صاحب نے 'شیشۂ حبابی' کے جو معنی درج کیے ہیں یعنی 'نہایت باریک کانچ کی صراحی۔ آبلہ' اس معنی کا کوئی حوالہ بھی نہیں دیا کہ یہ معنی کس فرہنگ سے اخذ کیے گئے ہیں۔ 'چراغِ ہدایت' میں 'حبابِ شیشہ' کے معنی اس طرح درج ہیں:

''حبابِ شیشہ ۔۔۔ چیزیست کہ در وقت ساختن بصورت حباب ماند و آن بسبب بودن ہواست ومیتواند کہ آن باشد کہ در بعضی از آئینہ ہا برای خوش نمائی حباب ہا سازند و آئینۂ مذکور را آئینۂ حبابی گویند ...''

اور 'آئینۂ حبابی' کے معنی 'چراغِ ہدایت' میں اس طرح ہیں:

''آئینہ حبابی ۔۔ آئینہ کہ براطراف او حباب ہا برنگ آبلہ سازند برای خوش نمائی...''

'چراغِ ہدایت' سے ماخوذ 'دُردِ صفر' پر سوالیہ نشان ہے اور لکھا ہے کہ یہ جامع و آصفیہ و آنند میں درج نہیں ہے جبکہ 'دُردِ صفر' کی وضاحت جس طرح آنند راج میں درج ہے اس طرح 'چراغِ ہدایت' میں بھی نہیں ہے۔ (ملاحظہ کیجیے 'دُردِ صفر')

لفظ 'اقامت' بمعنی 'قیام کرنا، رہنا، سکونت' 'آصفیہ' سے نقل کیے گئے ہیں جبکہ میرؔ نے 'اقامت' بمعنی 'ضیافت' بھی باندھا ہے۔ (دیکھیے 'اقامت')

'دیوانِ میر' مرتبہ علی سردار جعفری: (۱۹)

معروف شاعر، نقاد، میر شناس، علی سردار جعفری نے ہندی میں دو جلدوں میں 'انتخابِ میر' مرتب کیا ہے۔ پہلی جلد میں میرؔ کی شاعری کا انتخاب ہے اور دوسری میں

ہندی اور اردو میں دیباچے کے ساتھ ساتھ میرؔ کے کلام سے متعلق مشکل الفاظ کی 'شبداولی' بھی ہے۔ اس 'شبداولی' میں بھی بعض حیرت انگیز تسامحات ہیں :

بے حضور : اناتھ، اَن اُپَس تھِت، لُپت۔

'چراغ ہدایت' میں 'بے حضور' بمعنی 'بیمار شدن ...' درج ہے۔

اسی طرح لفظ 'چمنی' کے معنی 'چمن جیسا، باغ جیسا' درج ہیں جب کہ 'چراغِ ہدایت' کے مطابق 'چمنی' کے معنی 'رنگ سبز' ہے۔ (دیکھیے 'چمنی')

ذکرِ میر:

قاضی عبدالودود نے اپنے مضمون (۲۰) میں مولوی عبدالحق کی مرتّب کردہ 'ذکرِ میر' کی بعض غلطیوں کی طرف اہم اشارے کیے ہیں جن کی تفصیل ان کے مضمون میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اردو لغت (تاریخی اصول پر) (کراچی) :

بیسویں صدی میں اردو لغت (تاریخی اصول پر) تاریخ ساز کارنامہ ہے جو سالہا سال کی تلاش و جستجو کا نتیجہ ہے۔ اس لغت میں اردو کی قدیم ترین لغات سے جدید ترین فرہنگوں تک کے تمام الفاظ، تراکیب، محاورات، روزمرہ اور ضرب الامثال شامل کرنے کی کوشش تو ہے ہی اس کے علاوہ ہزارہا الفاظ ایسے بھی درج ہیں جو متداول لغات میں موجود نہیں تھے۔ اس فرہنگ کی تیاری کے سلسلے میں اردو لغت (کراچی) کے مطالعے کے دوران بعض الفاظ، تراکیب اور محاورات ایسے بھی سامنے آئے جو اردو لغت (کراچی) میں درج نہیں ہیں یا کسی لفظ کے وہ معنی پیش نہیں کیے گئے جو میرؔ سے مختص ہیں۔ مثال کے طور پر 'دستگاہ' کا اندراج قابل غور ہے :

دست گاہ : قدرت؛ سامان، سرمایہ؛ مہارت، مشق :

تجھے دیوں گا ایسا میں دست گاہ
جو سر گزرے تیرا ز خورشید و ماہ

خاور نامہ (۱۶۴۹ء)

کس کس طرح سے ہاتھ نچاتا ہے وعظ میں
دیکھا جو شیخ شہر عجب دستگاہ ہے

میرؔ (۱۸۱۰ء)

میرؔ کے درج بالا شعر میں 'دستگاہ' بمعنی 'مسخرہ' استعمال ہوا ہے۔ 'دستگاہ' کے ذیل میں یہ معنی بھی درج ہونے چاہییں۔

اردو لغت (کراچی) آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کی طرز پر مرتب کی گئی ہے اور اس لغت میں ہر لفظ کی قدیم ترین مثال پیش کی گئی ہے لیکن اس فرہنگ کی ترتیب کے دوران بعض مثالیں ایسی بھی سامنے آئیں جو اردو لغت (کراچی) میں مندرج مثالوں سے قدیم تر تھیں۔ مثال کے طور پر 'کلاں کار' کا اندراج اس طرح درج ہے:

کلاں کار: تجربہ کار، ہنرمند؛ (عور) مکار، عیار، چالاک: 'کالے پہاڑوں کے پاس کندن نامی ایک کٹنی رہتی ہے، بڑی کلاں کار، اسی کے مکان کا پتہ دیا ہے۔' (بچھڑی ہوئی دلہن، ۱۹۰۳ء)

تاریخی اصول کے مطابق اردو لغت (کراچی) میں 'کلاں کار' کے لیے قدیم تر مثال ۱۹۰۳ء سے پیش کی گئی جبکہ میر (وفات ۱۸۱۰ء) کے کلام میں موجود ہے۔ (دیکھیے 'کلاں کار')

اسی طرح 'عاشق و معشوق' بمعنی 'دو نگینے مختلف رنگ کے جو ایک انگوٹھی میں ہوں' نور اللغات سے نقل کردیے گئے ہیں جبکہ ان معنوں میں میرؔ کے شعر کی مثال دی جاسکتی تھی۔ (دیکھیے 'عاشق و معشوق')

غرض اس طرح کی لغزشوں سے اچھی بھلی محنت پر پانی پھر جاتا ہے۔ یہ اشارے محض کلامِ میرؔ میں 'چراغِ ہدایت' کی اہمیت کو روشن کرتے ہیں۔

'چراغِ ہدایت' کے مندرجات کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر الفاظ و مصطلحات پہلے کی لغات میں موجود ہیں لیکن خانِ آرزوؔ نے ان الفاظ و تراکیب کے معنوی تصرفات اور نئی تشریحات پر خصوصی توجہ دی ہے اور ان کی معنوی توسیع کی سند میں ہندی الاصل شعرا کے کلام سے مثالیں پیش کی ہیں۔ گویا اس فرہنگ میں پرانے لفظوں کی نئی معنویت پر خصوصی توجہ کی گئی ہے اور یہ بھی اس فرہنگ کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

خانِ آرزوؔ نے 'چراغِ ہدایت' کے تعارف میں صاف طور پر لکھا ہے کہ یہ الفاظ مختلف شعرا کے کلام، اس زمانے کی لغات اور شعری انتخابات، تذکروں اور دیگر علمی کتب سے اخذ کیے گئے ہیں اور باقاعدہ حوالے کے ساتھ 'چراغِ ہدایت' میں درج کیے گئے ہیں۔ خانِ آرزوؔ کا اہم کارنامہ یہی ہے کہ انھوں نے ہندوستانی فارسی کے زیرِ اثر جو معنوی تصرفات سامنے آئے ہیں ان پر خاص توجہ دی ہے اور میرے خیال میں یہ کام جتنا بھی سراہا جائے کم ہے۔

'چراغِ ہدایت' کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لغت تقریباً ۳۲۰۰ الفاظ، تراکیب، محاورات اور ضرب الامثال پر مشتمل ہے۔ 'چراغِ ہدایت' میں تقریباً دو سو تیس الفاظ ایسے ہیں جن کے معروف معنوں کو درج نہیں کیا گیا ہے بلکہ قدیم لغات کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے خانِ آرزوؔ نے 'مشہور و معروف' لکھ دیا ہے اور اس کے بعد توسیعی معنی درج کیے ہیں:

''رو ۔۔ (بواو معروف) معروف و نیز جامۂ بالای دو تہ کہ آنرا ابرہ گویند و جامۂ پائین را آستر ...''

(حاشیۂ چراغ ہدایت: یعنی صورت، رخسار مقابل پشت۔ مرتب چراغ ہدایت)

اور لفظ 'آرزو' تو محض اس لیے درج ہے کہ یہ مولف کا تخلص ہے:

''آرزو۔ معروف و تخلص مولف این نسخہ ...''

'چراغ' میں لفظ کی سند میں تقریباً دو سو ترپن شعرا و ادبا کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں محسن تاثیر کے تقریباً تین سو پینتالیس اشعار، وحید کے دو سو بیاسی، سعید اشرف کے دو سو چھتیس، سلیم کے تقریباً دو سو سترہ، طغرا کے ایک سو بیالیس، میر نجات، شرف الدین علی شفائی، شفیعائی اثر، صائب، میر یحییٰ کاشی کے پچاس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رکنائی مسیح، ظہوری، کلیم کے بیس سے زیادہ اشعار ہیں۔ باقر کاشی، زلالی، سالک یزدی، مخلص کاشی ایسے شعرا ہیں جن کے اشعار کی تعداد دس سے سولہ کے درمیان ہے۔ بعض شاعر ایسے ہیں جن کے اشعار کی تعداد دس سے کم ہے ان میں واعظ قزوینی، سالک قزوینی، فغانی، ملاّ وحشی، عبدالرزاق فیاضی، نظیری، جلال اسیر، شانی تکلو اور سعدی وغیرہ شامل ہیں اور باقی شعرا کی ایک طویل فہرست ہے جن کے صرف ایک یا دو شعر ہی نقل کیے گئے ہیں۔ اس فہرست سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں بیشتر شعرا وہ ہیں جن کا تعلق سرزمین ہند اور 'سبک ہندی' سے ہے اور الفاظ کی سند کے طور پر جو اشعار پیش کیے گئے ہیں ان میں بیشتر ہندی الاصل شعرا کے ہیں اسی لیے خانِ آرزو کا یہ فرمان درست ہے کہ یہ لغت 'فارسی گویانِ ہند' کے لیے ہے نہ کہ 'زباندانانِ ایران و توران' کے لیے اور 'چراغ ہدایت' میں بہت سے الفاظ کے معانی بھی 'استعمال ہند' کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

'چراغِ ہدایت' کا ذخیرۂ الفاظ درج ذیل اقسام پر مشتمل ہے:

★ ہندوستانی الاصل یا ہندوی الفاظ: برشکال، پلنگ ...

★ موسیقی اور آلات موسیقی : آہنگ حصار ...

★ پرندوں کے نام : جرہ، قو ...

★ جانوروں کے نام : پلنگ ...

★ اصطلاحات مستعملہ ارباب دفاتر ہند : تنخواہ ...

★ لباس : تخفیفہ، لچک ...

★ اشیائے خوردنی : آش خمار، کچری (کھچڑی) ...

★ قیمتی پتھر اور زیورات : پیکانی ...

★ پیڑ پودے، پھول : سرو پیادہ، گل مہتاب ...

★ برتنوں کے نام : آفتابہ ...

★ ایرانی اور ہندوستانی شہروں کے نام : کبود جامہ، جہان آباد ...

★ اسمائے خاص : اشرف ...

★ رنگوں کے نام : چمنی، عودی ...

★ فن کشتی سے متعلق الفاظ اور تراکیب بھی شامل ہیں اور ان میں بیشتر الفاظ میر نجاتؔ کی مثنوی 'گل کشتی' سے اخذ کیے گئے ہیں : پاک شدنِ کشتی، شتر غلط ...

★ ایرانی اور ہندوستانی رسم و رواج اور تہواروں سے متعلق الفاظ اور محاورات : آب بر آئینہ ریختن، جشن شربت خوراں، دوالی (دیوالی) ...

★ عامیانہ قسم کے الفاظ اور بعض الفاظ کے عامیانہ معنی۔ مثال کے طور پر 'دریا'

(وکنایہ از فرج)، عصای سہ حرفی (بمعنی کیر کہ سہ حرف دارد) وغیرہ، اس کے علاوہ بعض الفاظ کے ذیل میں مجلسی رنگ کے قصے اور حکایتیں ہیں ان میں بعض ایسی فحش ہیں کہ ان کو نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔

★ بعض الفاظ کے تلفظ پر بحث کی گئی ہے: کفن (و بسکون دوم نیز)، حرکت (و بسکون دوم نیز) یا کچھ الفاظ کی قواعدی حیثیت کے بارے میں مفید اشارے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ہندوی الفاظ کے تلفظ پر بھی خصوصی توجہ کی گئی ہے۔

★ کچھ الفاظ میں ہندوستانی فارسی کے معنوی تصرفات کی طرف اشارے کیے گئے ہیں۔

★ ہندوستان میں تالیف شدہ فارسی فرہنگوں کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی فرہنگوں میں معانی کی تشریح و توضیح میں فارسی مترادفات کے ساتھ ہندوی مترادف بھی دیے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ فرہنگیں خصوصاً ہندوستانی فارسی دانوں کے لیے تیار کی گئی تھیں اور اسی طریقے کو خانِ آرزو نے بھی اپنی فرہنگ میں اپنایا ہے:

> ''بلبل طنبور ـ۔ چوبکی باشد کہ بر کاسۂ طنبور وغیرہ نہند و آنرا خرِ طنبور و خرک نیز گویند لفظ اصلی خربود و اہل خرابات بہ سبب کراہت آنرا بلبل گویند لہٰذا در ہندی نام آن کھورج است ...''

'چراغِ ہدایت' میں ایسے تقریباً پچھتّر الفاظ ہیں جن کے ہندوی مترادفات دیے گئے ہیں۔ یہاں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

آب دُزد: پنچوراہ؛ بستہ عیشکر: پھاندی و پولی؛ زنجیرہ: کور؛ عصای شمشیر: گپتی؛ فوطہ ربا: اچکّا

'چراغِ ہدایت' کے درج بالا خاکے سے اندازہ ہوتا ہے کہ خانِ آرزو نے 'چراغِ ہدایت' میں ادبی و شعری استناد سے کہیں نامانوس الفاظ کے نامانوس معانی و مفاہیم اور کہیں نامانوس الفاظ کے صرف معانی درج کیے ہیں اور انھیں الفاظ کو میر نے اردو اور فارسی کلام میں بخوبی برتا ہے بلکہ کہیں کہیں 'چراغِ ہدایت' میں جو شعری مثالیں بطور سند پیش کی گئی ہیں ان کا بھی اردو میں ترجمہ کردیا ہے۔ مثال کے طور پر 'چاہِ رستم' کا اندراج ملاحظہ فرمائیں :

''چاہِ رستم ـ۔ چاہی کہ شغاد او را در آن چاہ انداخت و آنرا از سنان ہاپُر کردہ بود۔ اشرف گوید :

در زنخدانی کہ باشد چاہ یوسف از صفا
پُر سنان آخر ز خط چوں چاہ رستم میشود

(ترجمہ : وہ زنخداں جو (آج) صفا کے باعث چاہ یوسف کے مانند ہے (کل) وہی زنخداں خط کے باعث تیر و سناں سے ایسا پُر ہوجائے گا گویا یہی چاہ رستم ہے۔)''

میر نے اس شعر کا ترجمہ اس طرح کیا ہے :

خط سے وہ زورِ صفائے حسن اب کم ہوگیا
چاہ یوسف تھا ذقن سو چاہِ رستم ہوگیا

(دیوانِ دوم)

اس مطالعے کا بنیادی مقصد کلامِ میر میں 'چراغ ہدایت' کے مندرجات کا جائزہ ہے تاکہ ہم اپنی زبان میں شامل لسانی اظہار کے ایسے حصے کا شعور حاصل کرسکیں جو ہرچند فارسی سے ہماری زبان میں آیا ہے لیکن اب ہم اسے ہندی الاصل سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ اس مطالعے سے اردو کے لسانی دائرے کی وسعت کے علاوہ اردو میں اخذ و

استفادے کی جو صلاحیت رہی ہے اس کے کچھ ثبوت بھی یکجا ہوسکیں گے اور اردو کی ادبی فرہنگ کا ایک خاص پہلو بھی روشن ہوسکے گا۔

راقم نے میرؔ کے کلام میں تقریباً پونے چھ سو الفاظ، تراکیب اور محاورات کی نشان دہی کی ہے جن میں 'چراغ ہدایت' کے مندرجات کا استعمال ملتا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو کلاسیکی فارسی میں مستعمل رہے ہیں اور غالباً اردو میں کوئی ایسا جامع لغت نہیں ہے جس کی مدد سے ان کی افہام وتفہیم ہوسکے۔ اسی لیے فارسی الفاظ کے اردو معنی و مفاہیم جن لغات اور فرہنگوں سے اخذ کیے گئے ہیں ان کے نام/مخففات ذیل میں دے دیے ہیں:

۱۔ چراغ: چراغ ہدایت

۲۔ آنند راج: فرہنگ جامع فارسی (معروف بہ فرہنگ آنند راج)(۲۲)

۳۔ جامع اللغات: از غلام سرور (۱۸۹۲ء) (۲۳)

۴۔ نصیر: نصیر اللغات (۲۴)

۵۔ آصفیہ: فرہنگ آصفیہ (۲۵)

۶۔ آسی: کلیات میر (فرہنگ بطور ضمیمہ)

۷۔ مسعود حسن رضوی: فیض میر (فرہنگ بطور ضمیمہ) (۲۶)

۸۔ نیر مسعود: (فرہنگ دیوان فارسی بطور ضمیمہ) (۲۷)

۹۔ نثار: نثار احمد فاروقی (فرہنگ 'ذکر میر' بطور ضمیمہ) (۲۸)

۱۰۔ فاروقی: شمس الرحمٰن فاروقی: شعر شور انگیز (جلد اول تا چہارم)

۱۱۔ نوادر الالفاظ: تصنیف: سراج الدین علی خان آرزو، مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ، انجمن ترقی اردو، پاکستان (کراچی) ۱۹۵۱ء

اس فرہنگ کی تیاری میں چراغ ہدایت کے الفاظ، تراکیب اور محاورات وغیرہ کے

خاص معنی یا استعمال کی سند کے لیے درج ذیل کلیات پیش نظر رہے ہیں :

۱۔ کلیات میر، جلد اوّل (دیوان اول تا ششم) (۲۹)

۲۔ کلیات میر، جلد دوم (مشتمل بہ قصائد، مثنویات، مراثی، رباعیات) (۳۰)

نوٹ : اس فرہنگ میں 'چراغ ہدایت' کے اندراجات کی صرف وہی مثالیں پیش کی گئی ہیں جن میں الفاظ خاص یا نامانوس معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ کسی لفظ کے معروف معنی کی مثالیں نہیں دی گئیں۔

طریق کار : سب سے پہلے 'چراغ ہدایت' کا بنیادی لفظ اور معنی درج کیے گئے ہیں۔ 'چراغِ ہدایت' میں بیشتر الفاظ، تراکیب اور محاورات کی سند میں فارسی اشعار پیش کیے گئے ہیں۔ اس فرہنگ میں فارسی اشعار حذف کردیے گئے ہیں۔ فارسی کے لیے 'چراغِ ہدایت' (مرتبہ دبیر سیاقی) کے املا کی پابندی کی گئی ہے۔

بنیادی لفظ اور اصل فارسی عبارت کے بعد نجم (asterisk) ★ کا نشان لگا کر مختلف لغات اور بالخصوص آسی (کلیات میر)، مسعود حسن رضوی (فیضِ میر)، نیّر مسعود (دیوانِ میر، فارسی)، نثار احمد فاروقی (ذکرِ میر) اور شمس الرحمٰن فاروقی (شعر شور انگیز) سے اردو کے معنی درج کیے گئے ہیں جو 'چراغِ ہدایت' میں درج شدہ معنی سے قریب ہیں یا ان کا اردو ترجمہ ہیں۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہوگا کہ میؔر نے یہ لفظ اپنی تصانیف (اردو اور فارسی) میں کہاں کہاں اور کن کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ فارسی اور اردو کے معنی درج کرنے کے بعد ہر لفظ کی سند میں میر کے کلام سے مثال/مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ کوشش یہ رہی ہے کہ ہر لفظ کی مثال تمام دواوین سے پیش کی جائے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا کیوں کہ 'چراغ ہدایت' کا کوئی لفظ کسی ایک دیوان میں استعمال ہوا ہے اور بعض الفاظ وتراکیب ایسی ہیں جو کبھی دواوین میں استعمال کی گئی ہیں۔ اس فرہنگ میں کلیات میر : جلد اول (مکمل چھ دیوان غزلیات) اور کلیات میر : جلد دوم (قصیدہ،

مثنوی، مرثیہ وغیرہ) سے کہیں کہیں بعض معروف الفاظ کی صرف ایک ایک مثال ہی پیش کی گئی ہے لیکن ان مثالوں سے کوئی قطعی نتیجہ اخذ نہ کیا جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرؔ کے کسی دیوان میں وہ لفظ موجود ہو لیکن میری نظر میں نہ آیا ہو۔

★ اس فرہنگ میں بعض اندراجات ایسے ہیں جو 'چراغِ ہدایت' میں درج شدہ بنیادی لفظ سے قواعدی حیثیت سے مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر 'چراغِ ہدایت' میں بنیادی ترکیب 'آب باز' بطور اسم فاعل درج ہے لیکن میر کے کلام میں 'آب بازی' بطور حاصل مصدر استعمال ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں کمپیوٹر کی اصطلاح میں بُلیٹ (Bullet) ● کی علامت بنا کر میرؔ کے شعر میں مستعمل لفظ یا ترکیب کی نشاندہی کر دی گئی ہے اس کے علاوہ بعض فارسی محاورات کے اردو ترجمے کی طرف اشارے بھی کیے گئے ہیں۔

★ بعض مقامات پر 'چراغِ ہدایت' میں درج شدہ بنیادی لفظ کی صورت کچھ اور ہے اور لفظ کی سند میں جو شعر دیا گیا ہے اُس کی صورت کچھ اور۔ مثال کے طور پر 'کاکلِ موی' کی سند میں جو شعر پیش کیا گیا ہے اس میں 'کاکلِ صبح' استعمال کیا گیا ہے اور میرؔ نے بھی 'کاکلِ صبح' ہی باندھا ہے۔ لغت نویسی کے اصول کے مطابق بنیادی اندراج اور اس کی سند میں جو مثال پیش کی جائے ان میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے اور غالباً میرؔ صاحب لغت نویسی کے اس اصول سے واقف تھے۔

★ میر نے 'چراغِ ہدایت' کے بعض محاورات کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ان ترجموں میں کہیں کہیں لفظی تصرف بھی نظر آتا ہے۔ محاورے یا کہاوت میں کسی قسم کے تصرف کی گنجائش نہیں ہوتی اور خود میر نے 'تذکرۂ نکات الشعرا' میں سجآد کے ایک شعر کے بارے میں لکھا ہے :

''میرا جلا ہوا دل مژگاں کے کب ہے لائق

اس آبلہ پا کو کیوں تم کانٹوں میں اینچتے ہو

ہرچند در مثل تصرف جائز نیست زیرا کہ مثل ایں چنین است کہ 'کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے ہو' لیکن چوں شاعر را قادر درسخن یافتم معاف داشتم'' (۳۱)

اور سجاد کے قادر الکلام ہونے میں بھی کوئی شک نہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ میر مستثنیات میں یقین رکھتے ہیں۔

★ 'چراغِ ہدایت' کے بنیادی لفظ کے صرف انھیں معنی کی مثال پیش کی گئی ہے جن کی وضاحت خان آرزو نے کی ہے۔

★ اس فرہنگ میں کچھ الفاظ اور تراکیب کی مثالیں ایسی بھی درج ہیں جو صرف معروف معنی پیش کرتی ہیں اور 'چراغ ہدایت' سے مختص معنی میں استعمال نہیں ہوئی ہیں۔ ان کو درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ الفاظ فارسی میں تو معروف ہیں لیکن اردو میں کم معروف ہیں۔ مثال کے طور پر پلنگ، برہ، جریدہ وغیرہ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میر نے ان الفاظ کو 'چراغِ ہدایت' میں درج شدہ معنی میں استعمال کیا ہو لیکن میری نظر سے رہ گئے ہوں۔

★ 'دیکھیے' کے لیے ← کا نشان استعمال کیا گیا ہے۔

میری ادنیٰ سی کوشش یہ ہے کہ مختلف لغات سے کلام میر کو سمجھا جائے اور اردو میں کوئی ایسی لغت موجود نہیں ہے جس کی بنیاد کلاسیکی شعر و ادب پر رکھی گئی ہو یا میر جیسے قادر الکلام شاعر کے کلام پر مبنی ہو۔ فرہنگ کلیات میر (از برکاتی) یا اردو لغت (تاریخی اصول پر) (کراچی) میں بھی میر سے مختص بہت سے الفاظ، تراکیب اور محاورات درج نہیں ہیں۔ ایسے ہی بعض استعمالات کی طرف میں نے اس فرہنگ میں اشارہ کرنے کی

کوشش کی ہے۔ پیش نظر فرہنگ کا دائرۂ کار بھی نہایت محدود ہے اور یہ فرہنگ بھی میرؔ کے کلیات یعنی تمام الفاظ کا احاطہ نہیں کرتی لیکن اس فرہنگ میں کچھ الفاظ، تراکیب اور محاورات ایسے بھی شامل ہیں جو متداول لغات اور فرہنگوں میں درج نہیں ہیں۔ اگر اس فرہنگ سے کسی کو کلام میرؔ کے صرف ایک لفظ کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے تو میں اسے اپنی کامیابی سمجھوں گا۔ بقول حالی:

> ''شیخ ابوالفیض فیضی نے جب تفسیر سواطع الالہام لکھنے کا ارادہ کیا تھا تو لغتِ عربی پر عبور حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ عربی لغات کی کتابیں خریدا کرتا تھا۔ ایک بار اُس نے کئی ہزار روپے کی کتابیں اس غرض سے خریدیں۔ اور جب ان کو اوّل سے آخر تک دیکھ چکا تو ایک روز مجلس میں کسی نے شیخ سے اُن کتابوں کا حال پوچھا۔ اُس نے کہا، الحمدللہ جو حقیر رقم میں نے اِن کتابوں کے خریدنے میں صرف کی تھی اُس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ میں نے دو لغت اِن کتابوں میں ایسے پائے جو پہلے میری نظر سے نہ گزرے تھے۔'' (۳۲)

ماخذ

۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی : تاریخ ادب اردو (جلد دوم، حصہ اول)، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۰ء، ص ۱۵۴۔۱۴۸

۲۔ فرہنگ چراغ ہدایت۔ تالیف سراج علی خاں بن حسام الدین الگوالیری اکبرآبادی مرتبہ: دبیر سیاقی، تہران، ۱۳۳۸ خورشیدی

۳۔ ذکر میر۔ ترجمہ : نثار احمد فاروقی، انجمن ترقی اردو (ہند)، دہلی، ۱۹۹۶ء

۴۔ کلیات میر۔ مرتبہ عبدالباری آسی۔ عکسی اڈیشن، عاکف بک ڈپو، دہلی، ۲۰۰۲ء

۵۔ خواجہ احمد فاروقی : 'میر تقی میر: حیات اور شاعری' ص ۹۵

۶۔ قاضی عبدالودود : 'میر' خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۵ء، ص ۳۲۷

۷۔ ڈاکٹر جمیل جالبی : 'میر تقی میر' ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۱۹۹۰ء

۸۔ قاضی عبدالودود : 'میر' ایضاً

۹۔ مسعود حسن رضوی ادیب : 'فیض میر' نسیم بک ڈپو، لکھنؤ

۱۰۔ نثار احمد فاروقی : 'ذکر میر' ایضاً

۱۱۔ نیر مسعود : دیوانِ فارسی (میرؔ)، نقوش، میر نمبر، لاہور، ۱۹۸۳ء

۱۲۔ شمس الرحمٰن فاروقی: شعر شور انگیز (جلد اول تا جلد چہارم)، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، دہلی، ۱۹۹۷ء

۱۳۔ چودھری محمد نعیم : Zikr-i-Mir :

Translated, Annotated and Introduced by C.M. Naim.

Oxford University Press, Delhi, 1990.

۱۴۔ 'میر': قاضی عبدالودود، ایضاً، ص ۸۹

۱۵۔ 'تلاشِ میر': نثار احمد فاروقی، مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ۱۹۷۴ء، ص ۱۱

۱۶۔ شمس الرحمٰن فاروقی : شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۳۳

۱۷۔ فرہنگ کلیات میر: ڈاکٹر فرید احمد برکاتی، آفسیٹ پریس، عسکر گنج، گورکھپور، ۱۹۸۸ء

۱۸۔ ایضاً، ص ۳۲

۱۹۔ دیوان میرؔ (ہندی): مرتبہ علی سردار جعفری، ہندوستانی بک ٹرسٹ، بمبئی

۲۰۔ قاضی عبدالودود، ایضاً، ص ۶۳

۲۱۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، کراچی

۲۲۔ فرہنگ جامع فارسی (معروف بہ فرہنگ آنند راج) تألیف : محمد پادشاہ متخلص بہ شاد، زیرنظر : دکتر دبیر سیاقی، ایران

۲۳۔ جامع اللغات : غلام سرور، منشی نولکشور، لکھنؤ، ۱۸۹۲ء

۲۴۔ نصیر اللغات: ترجمۂ اردو غیاث اللغات، مترجمہ محمد نصیر احمد خاں، منشی نولکشور پریس، لکھنؤ، ۱۹۰۴ء

۲۵۔ فرہنگ آصفیہ : مولوی سید احمد دہلوی، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۷۴ء
۲۶۔ فیض میر : مرتبہ مسعود حسن رضوی ادیب، نسیم بک ڈپو، لکھنؤ
۲۷۔ دیوانِ فارسی : مرتبہ نیر مسعود، فرہنگ 'دیوان فارسی' بطور ضمیمہ، نقوش ، میر نمبر
۲۸۔ 'ذکرِ میر' : مرتبہ پروفیسر نثار احمد فاروقی، فرہنگ 'ذکرِ میرؔ' بطور ضمیمہ، ایضاً
۲۹۔ کلیات میر: جلد اول (مکمل چھ دیوان غزلیات) تصحیح و اضافہ : احمد محفوظ، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی۔ ۲۰۰۳ء
۳۰۔ کلیاتِ میرؔ (جلد دوم) (مشتمل بہ قصائد، مثنویات، مراثی، رباعیات) تحقیق و ترتیب : احمد محفوظ، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی ۔ ۲۰۰۷ء
۳۱۔ تذکرۂ نکات الشعراء مصنفۂ میر تقی میر : مرتبۂ ڈاکٹر محمود الٰہی، اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ ۱۹۸۴ء، ص ۲۷
۳۲۔ مضامین حالی : مرتبہ وحید الدین سلیم، حالی پریس، پانی پت، ۱۹۰۲ء، ص ۱۵۸۔۱۵۹

●●●

فرہنگ کلام میر

(’چراغِ ہدایت‘ کی روشنی میں)

باب الالف

آب باز : شناور۔

★ آب باز : شناور۔ پیراک۔ (مسعود حسن رضوی)

★ آب بازی : پیراکی، دریا میں نہاتے وقت ایک دوسرے پر چھینٹے اڑانا۔ چھینٹوں سے کھیلنا۔ (اردو لغت)

لڑکوں نے کی زمانہ سازی ہے
خاک بازی اب آب بازی ہے

(مثنوی در مذمت برشگال ... جلد دوم، ص ۳۰۰)

آب بپوست افکندن میوه : آنست که چون میوه به پختگی رسد آب از جوهر میوه بپوست آید و پوست از خشکی بر طوبت گراید و لهذا طفلی را که بالغ شود باصطلاح رندان گویند که آبی بپوست افکنده است و مثل میوه رسیده۔

★ میوہ کا پختگی کو پہنچنا۔ لڑکے کا بالغ ہونا۔ (نصیر)

★ 'آب پوست افگندن' کا محاورہ ایسے شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ابھی تازہ طفلی سے بلوغ کی منزل میں داخل ہوا ہو۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۶۵۴)

اب کچھ مزے پر آیا شاید وہ شوخ دیدہ
آب اس کے پوست میں ہے جوں میوۂ رسیدہ

(دیوان پنجم)

آب بر آئینه ریختن : رسمیست که در قفای شخصیکه بسفر میرود آب بر آئینه ریزند تا سلامت باز آید و این شگون دانند۔

★ ایک رسم ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جاتا ہے تو اس کے پیچھے چند سبز پتے آئینہ پر رکھ کر ان پر پانی ڈالتے ہیں تاکہ سفر سے سلامت آوے۔ (نصیر)

★ یہ ایک ایرانی رسم ہے کہ جب کوئی شخص سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اس کے جانے کے وقت آئینے پر ہرے پتے رکھ کر پانی بہاتے ہیں اور اس سے یہ شگون لیا جاتا ہے کہ مسافر جلد اور بخیریت سفر سے واپس آئے گا۔ (نثار)

● آئینہ پر پانی ڈالنا:

آخر کر کے خدا کے حوالہ
آئینے پر پانی ڈالا

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۵)

آب بردن ماجریٰ : کنایت از نهایت اشکال و استعجاب و استغراب حالتی۔

★ نہایت مشکل، انوکھے اور انہونے کام کے رونما ہونے پر بولا جاتا ہے۔ (نثار)

ہمیں داغ وہ دُرِ تر دے گیا
بہت آب یہ ماجرا لے گیا

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۳)

آب برنده : آب گوارا که طعام را زود هضم کند۔

★ کھانے کو جلد ہضم کرنے والا پانی۔ (نیر مسعود):

آب شمشیر قیامت ہے برندہ اس کی
یہ گوارائی نہیں پاتے ہیں ہر پانی میں

(دیوان دوم)

تشنے ہیں اپنے خوں کے اے ہمدمو نہ آؤ
ہووے طبیب گر خضر اس کو بھی یاں نہ لاؤ
اب ٹھانی ہم سو ٹھانی گو اس میں جان جاؤ
آب برندہ اس کی شمشیر کا پلاؤ
آب حیات اپنے جی کو نہیں گوارا

(مخمس عشقیہ، جلد دوم، ص ۴۰۴)

آب داغ : (باضافت) آبی که بسیار گرم باشد و جوش داده باشند یا آنکه سنگی یا آهنی گرم کرده در آن انداخته باشند۔

★ بجھایا ہوا پانی۔ (اردو لغت)

ایک نے مارا چھڑک کر جی سے ہم کو آبِ داغ
ایک نے جیسا جلایا اب تلک مشہور ہے

(ترکیب بند، جلد دوم، ص ۶۱۵)

آب دم دار : آبی که هوا بآن نرسیده باشد و آن دیر هضم بود و این هر دو از محاوره دانان به ثبوت رسیده۔

تشنۂ خوں ہے اپنا کتنا میر بھی ناداں تلخی کش
دمدار آب تیغ کو اس کے آب گوارا جانے ہے

(دیوان پنجم)

کہ اُس آب کا ہضم دشوار تھا
کہ جوں آب شمشیر دمدار تھا

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۸)

آب دیدہ : (بی اضافت) متاع ضایع۔

★ وہ چیز جو مدت تک پانی میں رہی ہو۔ (جامع اللغات)

کب تک رہیں گے یارب ہر دم ہم آبدیدہ
ضائع ہے جیب و دامن جوں جنس آبدیدہ

(دیوان سوم)

بہت روئے ہمارے دیدۂ تر اب نہیں کھلتے
متاع آب دیدہ ہے کوئی اس کو ہوا دیوے

(دیوان سوم)

کپڑے گلے کے میرے نہ ہوں آبدیدہ کیوں
مانند ابر دیدۂ تر اب تو چھا گیا

(دیوان چہارم)

آب گردش : /بکاف فارسی/ تغییر آب و هوا و جای بیمار ... و بیماری که به سبب آب و هوای مختلف بهم رسد۔

★ بیماری جو جگہ جگہ کا پانی پینے سے خصوصاً سفر میں ہو و بمعنی روزی اور قسمت۔ (نصیر)

★ 'تغیر آب و ہوا و جائے بیمار'۔ وہ بیماری جو آب و ہوا کی تبدیلی سے پیدا ہو۔ نیز بمعنی قسمت و روزی و گردش زمانہ۔ (نثار)

ہوا آب گردش سے بیمار یہ
رہا اس سبب کوئی دن اس جگہ

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۶)

آب گیری تیغ : آب دادن تیغ۔

★ تیغ آب گیری کردہ: آب دی ہوئی تلوار۔ تیز تلوار۔ (مسعود حسن رضوی)

★ خنجر پر دھار چڑھانے کو کہتے ہیں۔ (نثار)

جوں آب گیری کردہ شمشیر کی جراحت

ہے ہر خراش ناخن رخسارہ و جبیں پر

(دیوان ششم)

★ آپ کو گم کرنا ← خود را گم کردن۔

آتش زن : مطلق روشن کنندۂ آتش و نیز آہن چقماق و صاحب اہتمام روشنی امراء و سلاطین۔

★ ایک جانور ہے کہ اُس کو ققنس کہتے ہیں اور بیان اُس کا لفظ ققنس میں لکھا ہے۔ چقماق کو بھی آتش زن کہتے ہیں۔ شرح سکندر نامہ و برہان سے (نصیر)

★ آگ لگانے والا، پھونک دینے والا۔ (اردو لغت)

عشق ہے اے گروہ آتش زن

دونوں رستے چراغ ہیں روشن

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۲)

واہ آتش زناں آتش دست

دارو پی کر پھرو ہو کیسے مست

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۳)

رحمت اے آتش زناں کیا لاگ ہے

تہِ بساطِ آبِ دریا آگ ہے

(مثنوی در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۶)

★ آتش میں اور آب میں ہونا ← در آتش و آب بودن

آثار : ؍بثای مثلثه؍جمع اثر لفظ عربی و فارسیان بمعنی بنیاد و بنای دیوار آرند۔

★ ... بہار عجم میں لکھا ہے کہ بمعنی عرض دیوار بھی کلام استادوں میں آیا ہے ...(نصیر)

★ عہد قدیم یا اسلاف کے زمانے میں وہ بقیہ (تحریر، عمارت یا ڈھانچا وغیرہ) جس سے متعلقہ زمانے کی تاریخ وتہذیب کا پتا چل سکے، باقیات، یادگاریں۔ (اردو لغت)

مر گیا میں پہ مرے باقی ہیں آثار ہنوز
تر ہیں سب سر کے لہو سے درودیوار ہنوز

(دیوان اول)

ہیں بعد مرے مرگ کے آثار سے اب تک
سوکھا نہیں لوہو درودیوار سے اب تک

(دیوان اول)

روز و شب وا رہنے سے پیدا ہے میر آثار شوق
ہے کسو نظارگی کا رخنۂ دیوار چشم

(دیوان اول)

یاں خاک سے انھوں کی لوگوں نے گھر بنائے
آثار ہیں جنھوں کے اب تک عیاں زمیں پر

(دیوان دوم)

ان اجڑی بستیوں میں دیوار و در ہیں کیا کیا
آثار جن کے ہیں یہ ان کا نہیں اثر کچھ

(دیوان دوم)

آرزو گرفتن : پیدا شدن خواهش...و این لفظ با کردن مستعمل میشود و آرزو کشیدن نیز در شعر سالک قزوینی دیده شد۔

★ کوئی خواہش پیدا ہونا۔ کسی خواہش سے مغلوب ہونا۔ (نثار)

● آرزو کش :

کوئی حیرتی طرز گفتار کے
کوئی آرزوکش بروبار کے

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۱)

کہیں عشق نے آرزوکش کیے
گئے خوش جو عاشق سو ناخوش کیے

(مثنوی در حال افغان پسر، جلد دوم، ص ۲۴۸)

● آرزو کردن = آرزو کرنا:

تنگ اس قدر نہیں ہیں اس زندگی سے ہم اب؟
جو آرزو کریں پھر اٹھنے کی حشر کو تب
ہونٹوں پہ یہ دعا ہے ہر روز اور ہر شب
یک حرف کاشکے ہو روز جزا بھی یارب
کس کو دماغ اتنا جو پھر جیے دوبارہ

(مخمس عشقیہ، جلد دوم، ص ۴۰۵)

آری : /بمد/ اسم فعل است بمعنی قبول دارم، و بدون مد کلمۂ نداست در محل تحقیر چنانکہ در ہندی، پس از توافق لسانین باشد۔

★ اور آرے بہ تخفیف یائے مجہول بمعنی بلے یعنی ہاں۔ ایجاب کا کلمہ ہے اور بدون مد کے کلمہ ندا کا ہے جیسا کہ ہندی میں ارے۔ پس یہ موافق ہونا دونوں زبانوں فارسی و اردو کا ہے۔ چراغ ہدایت سے (نصیر):

● آرے:

اک اس مغل بچے کو وعدہ وفا نہ کرنا
کچھ جا کہیں تو کرنا آرے بلے ہمیشہ

(دیوان دوم)

قبول عشق و محبت اتنا ہوا ہے اے میر سیر قابل
مدام جاتے دکھائی دوں ہوں کبھو نہ ان نے کہا کہ آرے

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ۳۷۱)

● ارے:

کیوں تری موت آئی ہے گی عزیز
سامنے سے مرے ارے جا بھی

(دیوان اول)

طالع و جذب وزاری و زر و زور
عشق میں چاہیے ارے کچھ تو

(دیوان چہارم)

مرتا تھا میں تو باز رکھا مرنے سے مجھے
یہ کہہ کے کوئی ایسا کرے ہے ارے ارے

(دیوان چہارم)

ہرچند کام ایسی جگہ کیا کرے سمجھ
اس راز کو سمجھ جو سکے تو ارے سمجھ

(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۱۵)

ارے ساقی اے غیرت آفتاب
کہاں تک ہمیں خون دل کی شراب

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۲۹)

آزاد: معروف ضد بنده و در صفت سوسن و سرو واقع شود و توجیه آن در لغات قدیمه نوشته اند و بعضی بر بید نیز اطلاق کرده، اگرچه این معنی غرابت دارد لیکن از آن ظاهر میشود که آزاد بمعنی بی ثمر باشد والله اعلم

★ وہ جو کسی ملک کا نہ ہو۔ نام ایک درخت کا جو جرجان میں اگتا ہے اور اس کو طاق بھی کہتے ہیں اگر چارپایہ اُسے کھائے مر جائے۔ راست یعنی سیدھا اور اس معنی میں اطلاق آزاد کا سرو راست قامت پر کرتے ہیں۔ مجرد۔ بے عیب۔ کامل اور 'سراج اللغات' میں 'رشیدی' سے نقل کیا ہے کہ سوسن آزاد اس سبب سے ہے کہ پتے اُس کے سیدھے ہوتے ہیں اور 'سامانی' سے نقل کیا ہے کہ سرو کو اس سبب سے آزاد کہتے ہیں کہ دست خزاں کا اُس پر نہیں پہنچتا اور سفید سوسن کو اس باعث سے آزاد کہتے ہیں کہ وہ بار رنگ سے آزاد ہے۔ (نصیر):

تعجب ہے مجھے یہ سرو کو آزاد کہتے ہیں
سراپا دل کی صورت جس کی ہو وہ کیا ہو وارستہ

(دیوان اول)

ہزار فاختہ گردن میں طوق پہنے پھرے
اسے خیال نہیں کچھ وہ سرو ہے آزاد

(دیوان سوم)

عشق پیچے کی طرح حسن گرفتاری ہے
لطف کیا سرو کی مانند گر آزاد رہو

(دیوان سوم)

آسیا: معروف و نیز یکی از آلات کشیدن روغن که عصاران دارند... و نیز بمعنی جائیکه آسیا در آن باشد... مخفی نماند که دو لفظ است که بمعنی مکین و مکان مستعمل است یکی قهوه دوم آسیا که بمعنی قهوه خانه و جای بودن آسیا استعمال یابد چنانکه از اهل محاوره بتحقیق پیوسته۔

★ مخفف آسیاب کا کہ اصل میں 'آس آب' تھا چوں کہ الف ممدودہ پر کہ حقیقت میں دو الف ہیں کوئی حرف یا کوئی لفظ آتا ہے تو پہلا الف یائے تحتانی سے بدل جاتا ہے۔

لہٰذا اول الف یے سے بدل کر آسیاب ہوا اور آسیاب پن چکی اور مطلق چکّی کو بھی کہتے ہیں ۔ (نصیر):

تازہ جھمک تھی شب کو تاروں میں آسماں کے
اس آسیا کو شاید پھر کر کنھوں نے راہا

(دیوان ششم)

آشمالی : بمد و شین معجمه / کنایه از تملق و چاپلوسی۔

★ خوشامد اور بے حمیتی یعنی بے غیرتی ۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ آشمال : خوشامدی۔ آشمالی وہ خوشامد جو اکثر شکم پرست اپنے پیٹ بھرنے اور کھانا ملنے کے لیے کرتے ہیں۔ (آسی)

★ آشمال : ا۔ نوکر چاکر، خدمت گار، ملازم ۲۔ سفلہ، کمینہ، نالائق، اوئی (آصفیہ)

راہ خدا میں ان نے دیا اپنے بھی تئیں
یہ جود منھ تو دیکھو کسو آشمال کا

(دیوان دوم)

عاجز نوازی تیری سے ہو مشت خاک زر
برسے گدا پہ ابر کرم سے ترے گہر
جور فلک نے سیر کیا جی سے رحم کر
مہماں ترے سماط پہ ہے خلق ہر سحر
حاتم یک آشمال ہے یاں معن ریزہ چیں

(مخمس در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۴۴)

ہے معن اس کے مطبخ عالی کا کاسہ لیس
دستارخواں کا اس کے ہے حاتم اک آشمال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۴۵)

آشنا زده : بمعنی کسیکه تصدیعات بسیار از آشنایان کشیده باشد از عالم خمار زده۔

ہم جانتے ہیں یا کہ دل آشنازدہ
کہیے سو کس سے عشق کے حالات کے تئیں

(دیوان اول)

بیکار مجھ کو مت کہہ میں کارآمدہ ہوں
بیگانہ وضع تو ہوں پر آشنا زدہ ہوں

(دیوان ششم)

آفتاب دادن : نگاهداشتن چیزی در آفتاب و در آفتاب افکندن نیز آمده است اول اعم است و دوم در غیر سائل و مایع و در ینصورت نهایت غرابت مشکک است۔

★ کوئی چیز دھوپ میں سکھلانا۔ کسی چیز کو دھوپ دینا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر):

★ آفتاب دینا = دھوپ دکھانا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۵۷۲)

مژگان تر کو یار کے چہرے پہ کھول میر
اس آب ختہ سبزے کو ٹک آفتاب دے

(دیوان سوم)

آفتابه : ظرفی معروف و در اصل آب تابه بود که آب بدان گرم کنند، باء بفاء مبدل شود چنانکه در لغات قدیمه نوشته شده۔

★ ٹونٹی دار لوٹا جس سے وضو کرتے ہیں۔ اصل میں آب تابہ تھا 'ب' کو 'ف' سے بدل کر آفتابہ بنایا ہے۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)۔ وہ کوزہ جس میں پانی گرم کیا جائے چونکہ صورت اس کی گول ہوتی ہے صورت و مشابہت کے لحاظ سے اس کو آفتابہ کہتے ہیں مگر اصل آبتابہ ہے یعنی برتن پانی گرم کرنے کا، کثرت استعمال سے آفتابہ

مشہور ہوگیا۔ (جامع اللغات)

★ ایک خاص طرح کا لوٹا جس سے ہاتھ منہ وغیرہ دھوتے ہیں۔ (آسی)

★ پانی استعمال کرنے کا معروف ظرف ہے۔ یہ دراصل آب و تابہ (تاب بمعنی گرمی) تھا۔ جس برتن میں پانی گرم کیا جائے اُسے کہتے ہیں۔ تابہ کی ب یہاں ف سے بدل گئی ہے۔ (نثار)

منہ دھوتے وقت اس کے اکثر دکھائی دے ہے
خورشید لے رہا ہے اک روز آفتابا

(دیوان اول)

آفتابی شدن : خشک شدن چیزی در آفتاب و اینمعنی از اهل زبان تحقیق کرده شده ... بلکه بمعنی ظاهر شدن است۔

★ آفتابی شدن : ظاہر ہونا۔ (نصیر)

★ پھل کا دھوپ سے سوکھ جانا یا داغی ہو جانا۔ (نیّر مسعود)

آفتابی ہونا:

ہے رنگ ہوا کا آفتابی
جھومیں ہیں نہال جوں شرابی

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۳)

آلت : بمعنی اوزار مشهورست و نیز بمعنی آلت تناسل که در هندوستان شهرت دارد و در ولایت هم آمده.

★ بمعنی ہتھیار کاریگری کا۔ لفظ عربی ہے جیسا کہ یہ لفظ ہندوستان میں قضیب کے معنی میں مشہور ہے ویسا ولایت میں مستعمل نہیں مگر طغرا کے کلام میں آلت مردی واقع ہوا ہے۔ بہارِ عجم سے (نصیر)

★ آلۂ تناسل، کیر، ذکر، آلۂ مردی، آلۂ نسل۔ (آصفیہ)

● بمعنی آلت تناسل :

آلت اس میں لوطیوں کی ڈال کر
موڑتے ہیں جھانٹیں اک اک بال کر

(در مذمت آئینہ دار، جلد دوم، ص ۳۱۳)

● آنکھیں غبار لانا ← غبار آوردن چشم
● آنکھ/آنکھیں دوڑنا ← دویدن چشم
● آنکھ/آنکھوں میں آنا ← بچشم آمدن

آواز کردن و دادن : صدا کردن۔

★ آواز دادن و کردن : آواز دینا، بلانا، طلب کرنا (جامع اللغات)

● آواز دینا

کوئی تو تھا طرف پر آواز دی نہ ہم کو
ہم بے قرار ہوکر چاروں طرف پکارے

(دیوان پنجم)

شادمانی سے ہو نواپرداز
دے بہار گذشتہ کو آواز

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۷)

آواز دے دے کتوں کو توڑے ہے اپنی جان
مر جائے گا یہ بھونکتے ہی بھونکتے ندان

(در ہجو عاقل ... جلد دوم، ص ۳۱۸)

● آواز کرنا :

گلوگیر ہی ہوگئی یاوہ گوئی
رہا میں خموشی کو آواز کرتا

(دیوان دوم)

کریں تو جا کے گدایانہ اس طرف آواز
اگر صدا کوئی پہچانے شرمساری ہے

(دیوان چہارم)

● آہو کے اوپر سوار ہونا ← باآہو سوار شدن

آئینہ بدن نما و آئینہ جامہ نما : آئینہ کلانی کہ تمام بدن در آن دیدہ شود و همچنین جامہ نما۔

★ آئینہ جامہ نما: بڑا آئینہ جس میں پورا بدن دکھائی دے سکے۔ (نیر مسعود)

★ 'آئینہ بدن نما' اس آئینے کو کہتے ہیں جس میں پوری شبیہہ نظر آتی ہے یعنی جسے ہم لوگ 'قد آدم آئینہ' کہتے ہیں، اس کا اصطلاحی نام 'آئینۂ بدن نما' ہے۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۴۹۹)

● آئینہ بدن نما:

بدن نما ہے ہر آئینہ لوح تربت کا
نظر جسے ہو اسے خاک خودنمائی ہو

(دیوان دوم)

گو روکش ہفتاد و دو ملت ہم ہیں
مرآت بدن نمائے وحدت ہم ہیں
بے اپنے نمود اس کی اتنی معلوم
معنی محبوب ہے تو صورت ہم ہیں

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۹۴)

● آئینہ جامہ نما:

جی تو پھٹا دیکھ آئینہ ہر لوح مزار کا جامہ نما
پھاڑ گریباں تنگ دلی سے ترک لباس کیا یاراں

(دیوان پنجم)

● آئینہ پر پانی ڈالنا ← آب بر آئینہ ریختن

آئینہ پیش نفس داشتن و بر نفس داشتن : کنایہ از حالتی است کہ در احضار و قربت موت آئینہ را در پیش نفس بیمار گذارند تا معلوم کند کہ میت است یا سکتہ دارد۔

★ حالت بے ہوشی میں آئینہ منھ کے آگے رکھ کے حال تنفس کا دریافت کرتے ہیں۔ اگر آئینہ مکدر ہو جائے تو زندہ ہے ورنہ مردہ۔ (نصیر):

★ نزع کے وقت مریض کا سانس دیکھنے کے لیے نتھنوں کے سامنے آئینہ رکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مردہ ہے یا سکتہ کے عالم میں ہے۔ (نثار)

مرے روبرو آئینہ لے کے ظالم
دم واپسیں میں تو تو شاد کیجو

(دیوان اول)

کیا وجہ کہیں خوں شدن دل کی پیارے
دیکھو تو ہو آئینے میں تم جنبش لب کو

(دیوان دوم)

حیرت میں سکتے سے بھی مرا حال ہے پرے
آئینہ رکھ کے سامنے دیکھا تو دم نہیں

(دیوان پنجم)

اگرچہ اب دم آخر ہے لیکن اے غم خوار　　بہ ہجر زندہ ام آئینہ پیش من مگذار
جدا از یار بخود روبرو شدن ستم است

(تضمین در مثلث، جلد دوم، ص ۶۲۸)

آئینۂ حبابی : آئینہ کہ برا طراف او حباب ہا برنگ آبلہ سازند برای

خوشنمائی۔ :

حبابوں میں تھی جو چراغوں کی تاب
حبابی تھا آئینہ سب سطح آب

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۹)

آئینه دار :بمعنی کسیکه آئینه را بکسی نماید و سر تراش که بعربی مزین گویند۔

★ بمعنی خادم جو آئینہ منھ کے سامنے رکھے۔ مقابل اور روبرو۔ (نصیر):

گرچہ ان کو کہتے ہیں آئینہ دار
لیک ان کا منھ نہ دیکھیں کاش یار

(در مذمّت آئینہ دار، جلد دوم، ص ۳۱۲)

● اپنے تئیں گم کرنا ← خود را گم کردن

اتو : /بضم و تشدید فوقانی و تخفیف آن هر دو آمده / و آن معروف است (مأخوذ از روسی بمعنی آلتی آهنی که بوسیلهٔ جریان برق یا آتش گرم کنند و با حرکت دادن آن آلت بر روی جامه نورد و ناصافی جامه را برطرف سازند و مجازاً بمعنی آرایش جامه ـ حاشیهٔ چراغ) و دراصل نام افزاریست که بدان عمل مذکور صورت گیرد۔

★ ایک مشہور آرائش ہے جو کپڑوں پر کرتے ہیں۔ اصل میں یہ ایک آہنی اوزار کا نام ہے جس کو گرم کرکے کپڑوں پر خط کھینچتے ہیں۔ اس کام کے کرنے والے کو اتوکش کہتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ بالضم و تشدید فوقانی و تخفیف فوقانی دونوں آیا ہے۔ وہ مشہور ہے اور اصل میں کپڑوں پر اتو کرنے کے اوزار کا نام ہے جس کو گرم کرکے کپڑوں پر نشان کرتے ہیں۔ (نصیر):

★ وہ شکنیں یا نقوش جو کسی دھات کے ٹکڑے سے کپڑے پر آرائش کے لیے ڈالے

جائیں، وہ دھات کا ٹکڑا یا آلہ جو اس کے لیے استعمال کیا جائے۔ (اردو لغت)

درویشی سے بھی اپنی نکلے ہے میرزائی
نقش حصیر تن پر ایسے ہیں جوں اتو ہو

(دیوان دوم)

لطف کیا دیوے تمھیں نقش حصیر درویش
بوریا پوشوں سے پوچھو یہ اتو نازک ہے

(دیوان دوم)

آرائش درویشی بھی اپنی نہیں بے لطف
ہے بوریے کا نقش مرے تن پہ اتو سا

(دیوان سوم)

چسپاں قبا وہ شوخ سدا غصے ہی رہا
چین جبیں سے اس کی اٹھائی اتو کی طرح

(دیوان سوم)

آرائش بدن نہ ہوئی فقر میں بھی کم
جاگہ اتو کی جاے پہ نقش حصیر تھے

(دیوان پنجم)

اجاق : لفظ ترکیست بمعنی دیگدان و دودمان و ظاهراً بمعنی ثانی مجازست از عالم دوده و دودمان۔

★ لفظ ترکی بمعنی دیگدان و خاندان ۔ چراغ ہدایت سے (نصیر):

★ اجاغ: چولھا۔ آتشدان۔ (آسی)

ساتھ کوئی چراغ لے نکلا
کوئی سر پر اجاغ لے نکلا

(در ہجو خانہ خود کہ بہ سبب شدت باراں خراب شدہ بود، جلد دوم، ص ۳۸۷)

احیا : لفظ عربیست بمعنی زنده کردن مستعمل است چنانکه بر محاوره دان ظاهرست درین صورت قابل تحریر باید شد و در بعض از جاها احیا دادن نیز آمده۔

★ (بکسر اول) زندہ کرنا۔ (جامع اللغات)

وہی احیاکنِ عظام رمیم
وہی رحماں وہی رؤف و رحیم

(مخمس ترجیع بند در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۳۴)

از چشم افتادن و در چشم افتادن : /بحذف الف/ بی اعتبار بودن در نظر کسی۔

★ رتبہ سے گرنا اور گرانا۔ بے عزت ہونا اور کرنا۔ (جامع اللغات)

● چشم سے گرنا:

اب گرا جاتا ہوں چشم خلق سے لے ٹک سنبھال
دیکھ مت اس سے زیادہ خوار و زار و خستہ حال

(مسدس ترجیع بند در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ۱۰۵)

از چشم فلان دور : عبارتیست که در محل دعا استعمال کنند، از عالم چشم بدور۔

حفظ ابھی بلّوں سے ان کا ہے ضرور
رہیو ان دونوں سے چشم شور دور

(موہنی بلّی، جلد دوم، ص ۳۲۹)

از سر نو و از نو : معروف (یعنی دوباره۔ مجدداً۔ : حاشیۂ چراغ) هر دو لفظ آمده است.

● نئے سرے:

نئے سر سے جواں ہوا ہے جہاں
عیش و عشرت کے محو خردوکلاں

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہؒ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۷)

● از سر نو:

از سر نو جواں ہوا ہے جہاں
کدخدائی بشن سنگھ ہے یہاں

(مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۷۸)

از عهده بر آمدن : سر انجام دادن کاری دلخواه و آن معروف است۔ و از عهده در آمدن بلفظ 'در' نیز به همین معنی آمده۔

★ عہدہ سے بر آنا: کسی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا اور اس کو انجام تک پہونچانا۔ (آسی)

آہ جو نکلی مرے منہ سے تو افلاک کے پاس
اس کے آشوب کے عہدے سے بر آیا نہ گیا

(دیوان اول)

ایسی ہی زباں ہے تو کیا عہدہ بر آ ہوں گے
ہم ایک نہیں کہتے تم لاکھ سناتے ہو

(دیوان دوم)

پاک اب ہوئی ہے کشتی ہم کو جو عشق سے تھی
عہدے سے اس بلا کے کب ناتواں بر آئے

(دیوان سوم)

استادگی : /بکسر/ معروف (یعنی مقاومت۔: حاشیۂ چراغ) و نیز کنایه از توقف و نکردن کاری۔

★ (لفظاً) کھڑے ہونے کی حالت، (مراداً) قیام، قرار۔ (اردو لغت)

کریں استادگی آیا تھا جی پہ قتل ہونے میں
یہ اپنا کام ہے قاتل یہ اس کو دیر کیا کریے

(دیوان اول)

قدم کے چھونے سے استادگی مجھی سے ہوئی
کبھو وہ یوں تو مرے ہاتھ بھی لگا کرتا

(دیوان دوم)

ہوگئی گر خرس سے استادگی
درمیاں آ جائے گی افتادگی

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۴)

استخوان شکستن : کنایه از کمال محنت کشیدن۔

★ کمال محنت و مشقت کرنا۔ (جامع اللغات) ★ نہایت محنت کرنا۔ (نیر مسعود):

★ استخواں شکنی: محنت برداشت کرنا۔ (آسی)

★ استخوان شکستن: کنایہ ہے کمال محنت و مشقت سے۔ (نثار)

جن کی خاطر کی استخواں شکنی
سو ہم ان کے نشان تیر ہوئے

(دیوان اول)

دتکارو کتے کو تو لہو اپنا وہ پیے
ہے اس کی استخواں شکنی کتوں کے لیے

(در ہجو عاقل ... جلد دوم، ص ۳۱۷)

اشاره : معروف (یعنی بسوی چیزی یا کسی دیدن۔بادست یا سر یا انگشت یا چشم بجانب آن چیز یا کسی را نمودن و نشان دادن او را: حاشیۂ چراغ) و آن بابرو و چشم و دست و انگشت و لب و سر و کمر باشد۔

غیروں سے وے اشارے ہم سے چھپا چھپا کر
پھر دیکھنا ادھر کو آنکھیں ملا ملا کر

(دیوان اول)

غیر سے بولے نہ یاروں ہی سے
بات کہے تو اشاروں ہی سے

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۲)

پاتے ہی ابرو کا اشارہ
غمزے نے اک خنجر مارا

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۳)

اشک ریزان : جمع اشک ریز، بمعنی ریختن اشک نیز، چنانچہ گلریزان و آب ریزان بمعنی ریختن گل و آب۔

★ آنسو جاری اور رونے والا۔ (جامع اللغات)

اشک ریزاں سر پہ اس کے رو رکھا
خوف طعن خلق کا یک سو رکھا

(مورنامہ، جلد دوم، ص ۲۵۶)

اصول : لفظ عربیست و باصطلاح موسیقیان بمعنی ایقاع (۱) است کہ عبارت از زدن است و فارسیان بمعنی حرکت موزون و خوش آیندہ استعمال کنند۔

★ ...اصول کے معنی تال کے ہیں۔ (نصیر)

---

(۱) راگ یا نغمے کی لہراتی ہوئی آواز جو گویے کے گلے سے گھٹ کر نکلتی ہے اور توالی ہمزہ سے مشابہ ہوتی ہے، سُروں کی موزونیت، گٹکری۔ (اردو لغت)

★ اصول : راگ کے بندھے ہوئے سُر یا تال، موسیقی کی ایک پوری گت، دھُن؛ ساز، باجا خصوصاً طبلہ۔ (اردو لغت)

نوبتی اب طبیعتوں کو رجھاؤ
چل سواری کا تک اصول بجاؤ

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۸)

آ سواری کا تک اصول بجاؤ
طبع موزون اہتزاز میں لاؤ

(مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۷۹)

افتادگی : کنایہ از افلاس و پریشانی۔

★ گرنا۔ مفلس و نادار ہونا۔ (جامع اللغات)

★ ذلّت۔ حقارت۔ (مسعود حسن رضوی)

★ ۱۔ (لفظاً) گرنے پڑنے کی حالت، (مراداً) خاکساری، انکسار۔ ۲۔ بے چارگی، ناتوانی، زبوں حالی۔ ۳۔ شکست، ہار، ہار مان کر پیچھے ہٹنا۔ (اردو لغت)

لازم پڑی ہے کسل دلی کو فتادگی
بیمار عشق رہتا ہے اکثر پڑا گرا

(دیوان سوم)

افتادگی پر بھی نہ چھوا دامن انھوں کا
کوتاہی نہ کی دلبروں کے ہم نے ادب میں

(دیوان پنجم)

افشان : آنچه بر کاغذ کنند از طلا و نقره و نیز کاغذ و آنچه بدان ماند که بر افشان کرده باشند۔

★ طلائی یا نقرئی اوراق کا برادہ جو ماتھے کی خوب صورتی کے واسطے معشوق لوگ چھڑکا کرتے ہیں۔ طاؤسی پوڈر یا کوئی خوش نما رنگ جس سے ماتھے کو رنگ لیتے ہیں۔ اس کا دستور ایران میں بہت ہے۔ (آصفیہ)

★ ۱۔ مقیش یا بادلے کے باریک کترے ہوئے ریزے یا ذرّے جو بیشتر آرائش کے لیے عورتیں خاص کر دلھنوں کے بالوں پر چھڑکتی اور ماتھے نیز چہرے پر جماتی ہیں۔
۲۔ وہ کپڑا یا کاغذ یا کسی اور شے کی سطح جس پر رنگ چھڑکا ہوا ہو یا رنگین چتیاں یا بندکیاں ہوں، چھڑکا ہوا۔ (اردو لغت)

وارد گلشن غزل خواں وہ جو دلبر یاں ہوا
دامن گل گریۂ خونیں سے سب افشاں ہوا

(دیوان دوم)

ملا یارب کہیں اس صید افگن سربسر کیں کو
کہ افشاں کیجیے خون اپنے سے اس کے دامن زیں کو

(دیوان دوم)

خط افشاں کیا خون دل سے تو بولا
بہت اب تو رنگین انشا کرے ہے

(دیوان دوم)

● افغان ← فغان

اقامت : لفظ عربی است بمعنی معروف (یعنی درنگ کردن و ماندن و ایستادن در جایی ۔ حاشیۂ چراغ) و فارسیان بمعنی ضیافت شخصی که جایی وارد شود آرند۔ (۱)

● بمعنی ضیافت : ● اقامت بھیجنا :

---

(۱) اقامت : ...و بمعنی ضیافت شخصی که از جای وارد شود بالفظ فرستادن استعمال نمایند۔ (آنندراج)

یاں آن کے جانا تھا ہوگی تری عزت بھی
حیدر کا خلف ہے تو ہے تجھ کو امامت بھی
خاطر کریں گے تیری بھیجیں گے اقامت بھی
سو قوم سیہ دل نے کیا خوب کی مہمانی

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۵۴)

التماس کردن : در محل شفاعت مستعمل میشود۔

★ درخواست کرنا۔ آرزو کرنا۔ (جامع اللغات)

★ التماس: وہ کاغذ جس پر چھوٹے اپنا احوال لکھ کر بزرگوں کے سامنے پیش کریں۔ عرضی۔ درخواست۔ شفاعت اور سفارش کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ (نثار)

صبح تک شمع سر کو دھنتی رہی
کیا پتنگے نے التماس کیا

(دیوان اول)

بعد از نماز وسجدہ کرے در پہ التماس
کاے شاہ بندہ پرور و قدر گداشناس
مقصود میر یہ ہے کہ اب ترک کر لباس
جوں زائران چاک گریبان کربلا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۱۰)

الف داغ : داغیکہ بصورت الف سوزند و در دفاتر سلاطین ہندوستان داغی باشد کہ بر اسپان امراء کنند۔

★ نشانی، علاج، سزا کے طور پر اظہار غم کے لیے بدن کو داغنے کا لمبا نشان۔ (نیر مسعود):

الف داغ کھینچے کہیں جائیں گے
کہیں نعل سینوں پہ جڑوائیں گے

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۲۸)

نعل سینوں پر جڑیں گے اور سر پھوڑیں گے لوگ
کھینچیں گے کتنے الف داغ اور کتنے لیں گے جوگ

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۳۶)

النگ : بضم الف و فتح لام و سکون نون و کاف فارسی / صحرا۔

★ اُلنگ : سبزہ زار و گلزار۔ (جامع اللغات، نصیر)

★ ''اُلنج: کلام میر میں یہ لفظ ایک ساقی نامہ میں آیا ہے:

جوش لالہ سے تا النگ و سنگ
شفقی ہوگیا ہوا کا رنگ

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

لیکن 'اُلنج' لغت میں مجھے نہیں ملا۔ غالباً یہ النگ بر وزن کلنگ کا بدل ہے جو مرغزار اور سبزہ زار کے معنی میں ہے اور یہ یہاں موزوں اور درست ہے۔ اسی طرح اونج، اورنگ کا بدل ہے نیز النگ اس دیوار کے معنی میں ہے جو لشکر کی محافظت کو بناتے ہیں''۔ (آسی)

الهی : کلمہ است کہ در محل مناجات و دعا آرند چنانکہ مشهورست و گاهی محض از راہ یمن و از راہ کمال شوق حصول مطلب آرند۔

★ یہ لفظ مرکب ہے لفظ الہ سے کہ نام اللہ تعالیٰ کا ہے اور یائے متکلم ہے یعنی میرے خدا اور بعض جگہ یائے اس لفظ بزرگ کی واسطے نسبت کے مضموم بھی ہوتی ہے۔ (نصیر)

اس عہد میں الٰہی محبت کو کیا ہوا
چھوڑا وفا کو ان نے مروت کو کیا ہوا

(دیوان اول)

کس کنے جاؤں الٰہی کیا دوا پیدا کروں
دل تو کچھ دھنکا ہی جاتا ہے کروں سو کیا کروں

(دیوان دوم)

تقی پاک کا آکر علم جس وقت برپا ہو
الٰہی ہم سیہ کاروں کی اس کے سائے میں جا ہو

(مخمس در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۱۳)

امن : بی خطر شدن و بعضی بی خطر و بی هراس چنانکه راه امن است۔

★ بفتح اول وسکون ثانی بمعنی بے ہراس ہونا۔ بے خوف ہونا۔ جو لوگ بفتحتین پڑھتے ہیں غلط ہے۔ (نصیر)

سارے عالم سے کرے ہے کج روی چرخ نژند
قافیہ ہے تنگ از بس امن کی راہیں ہیں بند

(مسدس ترجیع بند در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۰۶)

انتخاب آلوده :معروف (یعنی برگزیده۔حا چراغ) و بمعنی انتخاب زده۔

لگا نہ ایک بھی میر اس کی بیت ابرو کو
اگرچہ شعر تھے سب میرے انتخاب زدہ

(دیوان اول)

انتظاری : مصدریست عربی که یائی در آن زیاده کرده اند و این قاعدهٔ فارسیان است که گاهی بدون لحاظ معنی اصلی در فارسی یاء زیاده کنند چنانکه نقصانی وغیره که در کتب دیگر نوشته ام ... و معنی منتظر نیز۔

★ 'انتظاری' زیادتی یاء مصدری سے خطا ہے مگر فارسیوں کے نزدیک جائز ہے۔ (ذیل 'انتظار'، نصیر)

سر راہ چند انتظاری رہے
بھلا کب تلک بے قراری رہے

(دیوان ششم)

اندیشه : فکر و خیال و مجازاً بمعنی ترس و بیم۔

★ بمعنی ہراس۔خوف۔فکر وتامل۔(نثار):

غلط ہے عشق میں اے بوالہوس اندیشہ راحت کا
رواج اس ملک میں ہے درد و داغ و رنج وکلفت کا

(دیوان اول)

اندیشہ کی جاگہ ہے بہت میر جی مرنا
در پیش عجب راہ ہے ہم تو سفروں کو

(دیوان دوم)

سحر جلوہ کیوں کر کرے کل ہو کیا
یہ اندیشہ ہر رات ہر دم رہا

(دیوان چہارم)

آنا سن ناداری سے ہم نے جی دینا ٹھہرایا ہے
کیا کہیے اندیشہ بڑا تھا اس کی منھ دکھلائی کا

(دیوان پنجم)

کیا عشق جس دن سے مرتے رہے
جیوں ہی کا اندیشہ کرتے رہے

(مثنوی در حال افغان پسر، جلد دوم، ص ۲۴۷)

انگشتر پا : /ببای فارسی/ کنایہ از چیز بی اعتبار۔

★ پیر کی انگلی کا چھلا۔حقیر اور بے وقعت چیز۔(مسعود حسن رضوی)

★ چیزے بے اعتبار۔(نثار)

ہم جاہ وحشم یاں کا کیا کہیے کہ کیا جانا
خاتم کو سلیماں کی انگشترپا جانا

(دیوان دوم)

●●●

باب الباء التازی

باهو سوار شدن : کنایه از کمال دویدن۔

★ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا، عجلت کرنا۔ (نثار)

● آہو کے اوپر سوار ہونا:

گیا دشت در دشت شورِ شکار
ہوئے گرگ آہو کے اوپر سوار

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص۳۴۴)

باب : در عربی در و در فارسی بمعنی رایج ضد کشاد و بمعنی در خور و لائق چنانکه گویند فلانی باب این کارست عربی است۔

★ ... اور ترکی و فارسی میں بمعنی لائق و برابر و شایستہ و سزاوار و بارہ و حق۔ جیسا کہ اکثر کہتے ہیں در باب فلاں یعنی فلانے کے حق میں۔ منتخب اور برہان و لطائف سے (نصیر)

★ باب: حق۔ بارہ۔ معاملہ۔ متعلق۔ لائق۔ قابل۔ دروازہ۔ (آسی)

جا کر در طبیب پہ بھی میں گرا ولے
جز آہ ان نے کچھ نہ کیا میرے باب میں

(دیوان اول)

رونا آنکھوں کا رویئے کب تک
پھوٹنے ہی کے باب ہیں دونوں

(دیوان اول)

نہیں میر مستانہ صحبت کا باب
مصاحب کرو کوئی ہشیار سا

(دیوان دوم)

بیٹھے ہو میر ہو کے در کعبہ پر فقیر
اس روسیہ کے باب میں بھی کچھ دعا کرو

(دیوان سوم)

دیار حسن میں دل کی نہیں خریداری
وفا متاع ہے اچھی پہ یاں کے باب نہیں

(دیوان چہارم)

رو چاہیے اس کے در پر بھی بیٹھنے کو
ہم تو ذلیل اس کے ہوں میر باب کیونکر

(دیوان پنجم)

ٹھہریں میر کسو جاگہ ہم دل کو قرار جو ٹک آوے
ہو کے فقیر اس در پر بیٹھیں اس کے بھی ہم باب نہیں

(دیوان پنجم)

شہر میں در بدر پھرے ہے عزیز
میر ذلت کا باب ہے سو ہے

(دیوان پنجم)

جایئے کس کے در اوپر کون ہے
ملیے کس سے کون ملنے کا ہے باب

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۰)

یک جرعہ شراب ہی میں واعظ
ہر مسخرگی کا باب نکلا

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۳)

تجھی سے دلِ عاشقاں ہے کباب
تجھی سے ہے پروانہ آتش کا باب

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۲۹)

دوا عشق کی سخت نایاب ہے
سرِ عاشقاں سنگ کا باب ہے

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۴۸)

بادلیج : /بلام بیاء رسیده و جیم/ نوعی از توپ که آلت جنگ است۔

★ بدال مہملہ و یائے معروف وجیم عربی ۔ توپ کہ لڑائی کا ایک ہتھیار مشہور ہے۔ چراغ ہدایت سے ۔ ظاہرا بادلیج معرب بادلش ہے اور بادلش دال مہملہ اور شین معجمہ سے ترکی میں توپ کو کہتے ہیں جیسا کہ لغات ترکی میں لکھا ہے ۔ (نصیر)

★ توپ کی ایک قسم۔ (نثار)

کہتا ہے کوئی ملّہ کا خرما ہے اس کا بیج
اک کہتے ہیں فرنگ میں ہے ایک بادلیج

(در ہجو شخصے ... جلد دوم، ص ۳۱۰)

بارانی : جامۂ سقرلاط که برای محافظت از باران پوشند۔

★ نمدہ یا بانات یا اور کوئی اونی کپڑا بارش میں اوڑھنے کا۔ (نصیر)

★ برساتی۔ وہ کپڑا جو برسات میں بارش کا بچاؤ کرے۔ (آصفیہ)

ابر کرتا ہے قطرہ افشانی
پانی پانی رہے ہے بارانی

(مثنوی در مذمت برشگال ... جلد دوم، ص ۳۰۰)

بارگیر : /برای مهمله و کاف فارسی بباء رسیده و رای مهمله/ حرفی که در کلام بی تأمل و خواه مخواه آید و اکثر بر زبان جاری شود در اثنای گفتن و آنرا تکیه کلام گویند۔

★ حرف بارگیر: وہ حرف جو بعض کا تکیہ کلام ہوتا ہے اور بے ارادہ اس کی زبان سے نکل جاتا ہے۔ بولنے کے وقت بار بار وہی حرف اس کی زبان سے سرزد ہوتا ہے۔ (جامع اللغات)

★ وہ حرف جو کسی کا تکیہ کلام ہو۔ (نصیر)

جھوٹا سوار دولت ابھی کا ہے یہ امیر
ورنہ قسم کسو کی بھی تھی حرف بارگیر

(مثنوی در بیان کذب، جلد دوم، ص ۲۸۲)

کرتا ہو بحث نحو میں جس دم وہ مارگیر
ہر نحو کا ہے لفظ فقط حرف بارگیر

(مثنوی در ہجو شخصے ... جلد دوم، ص ۳۰۷)

بازی گوش : /بزای معجمۂ بیاء رسیده / بمعنی طفلی که گوش بر آواز بازی طفل دیگر داشته باشد و آن کنایه است از طفلی که شوق بازی بسیار داشته باشد ـ بدانکه بعضی از فارسی زبانان هندوستان این را من حیث القیاس بکاف تازی خوانند و آن خطاست صحیح بکاف فارسی است چنانکه از اکثر اهل زبان بتحقیق پیوسته و حل بمعنی ترکیبی کرده اند۔

★ وہ لڑکا جو کھیل کی طرف راغب ہو (جامع اللغات)

★ بکاف فارسی ۔ وہ لڑکا جو دوسرے لڑکوں کے کھیل کی آواز پر کان رکھے ۔ بیباک اور چالاک ۔ اس لفظ کا کاف عربی سے پڑھنا خطا ہے ۔ برہان اور چراغ ہدایت اور چہار شربت سے ۔ (نصیر)

ہم نہ جانا اختلاط اس طفل بازی گوش کا
گرم بازی آگیا تو ہم کو بھی بہلا گیا

(دیوان دوم)

ہجر میں اس طفل بازی گوش کے رہتا ہوں جب
جا کے لڑکوں میں تک اپنے دل کو بہلاتا ہوں میں

(دیوان دوم)

باغات : جمع باغ و نیز نام محله ایست از صفاهان که از ساکنانش اکثر اوباش و رنودند۔

★ جمع باغ کی اور نام اصفہان کے ایک محلّہ کا کہ وہاں کے رہنے والے اکثر رند اور اوباش ہیں۔ (نصیر)

★ (ذیل رند باغاتی) باغات، اصفہان کا ایک محلّہ ہے۔وہاں کے اکثر لوگ رنود و اوباش ہوتے ہیں۔ میر نے بھی اپنے دیوان میں ایک جگہ بلبل کو 'رند باغاتی' بطریق

ایہام کہا ہے۔ (آسی)

★ رندان باغاتی : باغوں میں پھرنے والے آزاد منش لوگ۔ (مسعود حسن رضوی)

ہے حزیں تالیدن اس کا نغمۂ طنبور سا
خوش نوا مرغ گلستاں رند باغاتی ہے میاں

(دیوان سوم)

باغ باغ : بمعنی بسیار شگفته و خوش۔ اگرچه سابق معلوم بود که این لفظ فارسی هندوستانست لیکن الحال به ثبوت پیوست که فارسی صحیح اصل است۔

★ بہت خوش، مسرور، شاداں و فرحاں۔ (اردو لغت)

کیا منھ لگے گلوں کے شگفتہ دماغ ہے
پھولا پھرے ہے مرغ چمن باغ باغ ہے

(دیوان ششم)

غزل میر یاں کہہ اگر ہو دماغ
رکے دل ہمارے بھی ہوں باغ باغ

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۵۹)

باغ سبز نمودن : وعده های دروغ کردن از راه فریب و این هر دو از اهل زبان به تحقیق رسیده۔

★ فریب دینا۔ چہار شربت سے۔ اور چراغ ہدایت اور بہار عجم میں جھوٹ اور دروغ وعدوں سے فریب دینا۔ (نصیر) ★ سبز باغ دکھانا: کوئی امید دلا کر دھوکا دینا۔ (آسی)

تیرا ہی منھ تکے ہے کیا چاہیے کہ تو خط
کیا باغ سبز تو نے آئینے کو دکھایا

(دیوان اول)

باغ نظر : باغی است مشهور در صفاهان۔

★ نام باغ کا جو کرمان میں ہے نہ کہ اصفہان میں۔ مصطلحات سے۔ (نصیر)

باغ نظر ہے چشم کے منظر کا سب جہاں
ٹک ٹھہرو یاں تو جانو کہ کیسا دکھاؤ ہے

(دیوان اول)

زرد رخسار پہ کیوں اشک نہ آوے گل رنگ
آگے سے آنکھوں کے وہ باغ نظر جاتا ہے

(دیوان سوم)

پھول گل آویں نظر دیکھو جدھر
لالہ و صد برگ سب باغ نظر

(در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۵)

باقی داستان بفرداست : مثل است و در مقامی استعمال کنند که کاری کنند و تتمۂ از آن موقوف بر آینده دارند و این در اشعار سلیم و عبارت اهل محاوره وارد ست۔

★ یہ مثل ایسے موقع پر بولی جاتی ہے کہ قصۂ ناتمام چھوڑ کر باقی کے لیے آئندہ وعدہ ہو۔ (جامع اللغات) ★ باقی پھر کبھی۔ (نیر مسعود)

باقی یہ داستان ہے اور کل کی رات ہے
گر جان میری میر نہ آ پہنچے لب تلک

(دیوان اول)

موقوف غم میر کی شب ہو چکی ہمدم
کل رات کو پھر باقی یہ افسانہ کہیں گے

(دیوان اول)

پھر آج یہ کہانی کل شب پہ رہ گئی ہے
سوتا نہ رہتا تک تو قصہ ہی مختصر تھا

(دیوان دوم)

دماغ اب نہیں ہے جو تمہید کریے
کہ کل رات ہے اور یہ داستاں ہے

(قصیدہ در مدح بادشاہ جم جاہ... جلد دوم، ص ۱۵۵)

بال : بازوی جانوران و گاهی بمعنی پر که بعربی ریش گویند نیز مجاز آمده چنانچه بال مگس و بال پروانه۔

★ کاندھے سے سر ناخن تک اور بعضے کہتے ہیں کہ شانہ سے کہنی تک۔ پرندوں کے بازو کو کہتے ہیں... (نصیر)

صد گلستاں تہ یک بال تھے اس کے جب تک
طائر جاں قفس تن کا گرفتار نہ تھا

(دیوان اول)

ناتوانی سے نہیں بال فشانی کا دماغ
ورنہ تا باغ قفس سے مری پرواز ہے ایک

(دیوان اول)

خط لکھتا ہے اس مضموں سے
تر ہو بال کبوتر خوں سے

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۵)

مرغ قبلہ نما کو وحشت ہے
بال کھولے ہیں پر نہ طاقت ہے

(مثنوی در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۲)

بالا : بمعنی قد و تحقیق آن در لغات قدیمه گذشت و نیز بمعنی مقدار چنانکه پیل بالا و نیزه بالا۔

★ بمعنی اوپر وقد وقامت واونچائی ولمبائی...(نصیر)

کوئی دم میں دریا پہ آیا فرود
ہوا نیزہ بالا سبھوں کو نمود

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۶)

کیا کہوں کیسا قدِ بالا ہے
قالب آرزو میں ڈھالا ہے

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۳)

صحن میں آب نیزہ بالا ہے
کوچۂ موج ہے کہ نالہ ہے

(در ہجو خانۂ خود کہ بہ سبب شدت باراں خراب شدہ بود، جلد دوم، ص ۳۸۶)

پھر اس مظلوم کو بھی مار ڈالا
کیا سر معرکہ میں نیزہ بالا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۹۷)

اسے بیکس جو پایا مار ڈالا
رکھا میداں میں سر کو نیزہ بالا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۳۹)

بالا چاق : مقابل زیر چاق بمعنی بالادست۔

★ بمعنی غالب و حاکم و زبردست و اوپر و صاحب بلندی ۔ بالا چاق مقابل زیر چاق کا ہے کہ معنی مغلوب ومحکوم وفرمانبردار کے ہیں ۔ چراغ ہدایت اور چہار شربت سے (نصیر)

فرط خجلت سے گرا جاتا ہے سرو
قد دلکش اس کا بالا چاق ہے

(دیوان سوم)

بچشم آمدن : بزرگ و عظیم نمودن در نظر کسی و برین قیاس بچشم آوردن۔

● چشم میں آ جانا:

پھوڑا تھا سر تو ہم نے بھی پر اس کو کیا کریں
جو چشم روزگار میں فرہاد آ گیا

(دیوان دوم)

● آنکھ/آنکھوں میں آنا(۱)۔

کچھ اپنی آنکھ میں یاں کا نہ آیا
خزف سے لے کے دیکھا دُرِّ تر تک

(دیوان اول)

کچھ نہ دیکھا تھا ہم نے پر تو بھی
آنکھ میں آئی ہی نہ دنیا کچھ

(دیوان دوم)

ایک ہے عہد میں اپنے وہ پراگندہ مزاج
اپنی آنکھوں میں نہ آیا کوئی ثانی اس کی

(دیوان دوم)

(۱) ''آنکھوں میں آنا۔۔۔: چچنا۔ سمانا۔ نظر پر چڑھنا۔ نگاہ پر چڑھنا۔ خیال میں آنا۔ دھیان میں آنا:

نہیں آتے کسو کی آنکھوں میں
ہوئے عاشق بہت حقیر ہوئے''

میرؔ (آصفیہ)

آنکھوں میں ہم کسو کی نہ آئے جہان میں
از بس کہ میر عشق سے خشک و حقیر تھے

(دیوان پنجم)

تنگ دل سے آؤ آنکھوں میں ہے دید کی جگہ
بہتر نہیں مکان کوئی اس مکان سے

(دیوان ششم)

بحث کردن : /بثای مثلثه معروف/ و بمجاز نزاع و جنگ نمودن۔

★ بحث کرنا۔ تکرار کرنا۔ آپس میں جھگڑنا کسی امر پر۔ (جامع اللغات)

بحث کرتا ہوں ہو کے ابجد خواں
کس قدر بے حساب کرتا ہوں

(دیوان اول)

اے مخالف بحث مت کر نابکار
بات ایسے سے ہے مجھ کو ننگ و عار

(مخمس ترجیع بند در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۳۱)

کرتا ہو بحث نحو میں جس دم وہ مارگیر
ہر نحو کا ہے لفظ فقط حرف بارگیر

(در ہجو شخصے ... جلد دوم، ص ۳۰۷)

بد نمود : چیزیکه بدنماید، و بدنما مرادف آنست۔

زردی عشق سے ہے تن زار بدنمود
اب میں ہوں جیسے دیر کا بیمار بدنمود

بے برگی بے نوائی سے ہیں عشق میں نزار
پائیز دیدہ جیسے ہوں اشجار بدنمود

ہرچند خوب تجھ کو بنایا خدا نے لیک
اے ناز پیشہ کبر ہے بسیار بدنمود

ہیں خوش نما جو سہل مریں ہم ولے ترا
خونریزی میں ہماری ہے اصرار بدنمود

پوشیدہ رکھنا عشق کا اچھا تھا حیف میر
سمجھا نہ میں کہ اس کا ہے اظہار بدنمود

(دیوان چہارم)

کاسہ لیس و مایۂ خبث و حسود
قلیۂ دہ روز سے بھی بدنمود

(مثنوی در ہجو نا اہل ... جلد دوم، ص ۳۰۳)

وہی جنگلہ دو طرف بدنمود
مقام اس طرح کے بھی ہیں یادبود

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۵)

کہیں دوں لگی ہے تمامی ہے دود
کہیں دو شجر ہیں سو کیا بدنمود

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۲)

برخاستن شور : بلند شدن شور مشهورست و بمعنی برطرف و دور شدن

شور نیز پس گویا از اضدادست۔

● شور اٹھنا:

نالہ سر کھینچتا ہے جب میرا
شور اک آسماں سے اٹھتا ہے

(دیوان اول)

شور اک مری نہاد سے تجھ بن اٹھا تھا رات
جس سے کیا خیال کہ یہ آسماں گرا

(دیوان دوم)

یہ شور دل خراش کب اٹھتا تھا باغ میں
سیکھے ہے عندلیب بھی ہم سے فغاں کی طرح

(دیوان دوم)

شور بازار سے نہیں اٹھتا
رات کو میر گھر گئے شاید

(دیوان دوم)

سیر کرنے جو چلے ہے کبھو وہ فتنہ خرام
شہر میں شور قیامت اٹھے ہے ہر گھر سے

(دیوان دوم)

اس کے رنگ چمن میں شاید اور کھلا ہے پھول کوئی
شور طیور اٹھتا ہے ایسا جیسے اٹھے ہے بول کوئی

(دیوان پنجم)

اٹھا عشق کا شور عزلت گزیں
گئے دشت گردی کو کر ترک دیں

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۴۸)

نہ پڑتی مری آنکھ گر اس کی اور
تو اٹھتا نہ سر سے جنوں کا یہ شور

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۵۱)

مختلط رہنے سے بعد از چند روز
شور بدنامی اٹھا اک سینہ سوز

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۵)

اٹھا بیبیوں میں سے یک بار شور
کہ ٹک دیکھ عابد ہماری بھی اور

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۳۱)

● شور اٹھانا:

جاتے نہیں اٹھائے یہ شور ہر سحر کے
یا اب چمن میں بلبل ہم ہی رہیں گے یا تو

(دیوان اول)

اخلاص و ربط اس سے ہوتا تو شور اٹھاتے
لب تشنہ اپنے تب ہیں دلبر سے جب نہیں کچھ

(دیوان سوم)

پری دار سا آنے جانے لگا
جنوں کرتے شور اک اٹھانے لگا

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۷)

برخود و خویش چیدن : مغرور و متکبر بودن.

★ برخویش چیدہ : وہ شخص جس کی وضع اپنی حیثیت و مقدور سے زیادہ ہو۔ مغرور و متکبر۔ (آسی)

لے لے کے منہ میں تنکا ملتے ہیں عاجزانہ
مغرور سے ہمارے برخویش چیدہ مردم

(دیوان ششم)

بغل میں کبھو آرمیدہ رہے
کبھو اپنے برخویش چیدہ رہے

(خواب و خیال، جلد دوم، ص ۲۴۱)

برخوردن : ملاقات کردن و دوچار شدن۔

★ برخوردن : ملاقی ہونا۔ ملاقات کرنا۔ فائدہ پانے والا ہونا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ برخورد: ملاقات۔ (آسی)

★ اگر با او برخوری : اگر اس سے تیری ملاقات ہو۔ برخوردنخست: پہلی ملاقات۔ (مسعود حسن رضوی) ★ برخوردن : ملاقات کرنا، نفع یاب ہونا، فائدہ اٹھانا۔ (نثار)

کی اشارت سدِ رہ کوئی نہ ہو
قصد ہے برخورد کا تو آنے دو

(تنبیہ الجہال، جلد دوم، ص ۲۷۷)

بر رو کشیدن : کسی را حریف کسی ساختن ازینجاست کہ گویند فلانی روکش فلانست۔

★ حریف کے روبرو کھینچ کر لے جانا۔ (جامع اللغات)

● روکش :

★ خودرا برروے آنہا کشید : خودکو ان کے سامنے کردیا یعنی اُن کا مقابلہ کیا۔ (مسعود حسن رضوی)

بھاگے پھرے پلنگ نمر ہاپنے لگے
روکش جو ہونے کو تھے سو منہ ڈھاپنے لگے

(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۲۳)

جل زربفت کی ہے ساری شب
روکشِ انجمِ فلک ہیں سب

(در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۸)

روکش میر ہوتے ناشاعر
جب انھیں ویسی آبرو بھی ہو

(در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۸۱)

نہ ان چار شانوں کا روکش ہے شیر
نہ سو فیل دو چار رکھتے ہیں گھیر

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۸)

● روکشی:

منھ دیکھو بدر کا کہ تری روکشی کرے
تو یوں ہی نام لے ہے کسو ناتمام کا

(دیوان سوم)

یعنی تخریب ایک آن میں ہے
روکشی اس کی کسر شان میں ہے

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۵)

برشکال: موسم برسات مخصوص بارش که چهار ماه مقرریست نزدیک اهل هند و آنکه بمعنی مطلق موسم بارش نوشته خطا کرده و فارسیان برسات که بسکون دوم است بحرکت آرند۔

★ ...بمعنی برسات ... (نصیر)۔

گرمی سے برشکال کی پروا ہے کیا ہمیں
برسوں رہی ہے جان کے رکنے کی یاں مروڑ

(دیوان اول)

کیا کیا ہوائیں دیدۂ تر سے نظر پڑیں
جب رونے بیٹھ جاتے تھے تب برشگال تھا

(دیوان سوم)

برطاق بلند : کنایہ از مشہور گردانیدن ... و نیز کنایہ از داشتن و گذاشتن و ترک کاری۔

★ برطاق بلند گذاشتن و برطاق بلند نہادن : اعلیٰ رتبہ پر پہنچانا۔ کسی چیز کو کمال نمائش دینا۔ کسی چیز کو اونچی جگہ رکھنا کہ اُس تک ہاتھ نہ پہنچے۔ ترک کرنا۔ بھول جانے کے بھی معنی ہیں۔ برہان اور بہارِ عجم سے (نصیر)۔

● طاق (بلند) اوپر پر اٹھا رکھنا :

کشتے کو اس ابرو کے کیا میل ہو ہستی کی
میں طاق بلند اوپر جینے کو اٹھا رکھا

(دیوان اول)

حلقہ ہوئی وہ زلف کماں کو چھپا رکھا
طاق بلند پر اسے سب نے اٹھا رکھا

(دیوان دوم)

داشت کی کوٹھری میں لا رکھا
گھر کا غم طاق پر اٹھا رکھا

(در ہجو خانۂ خود، جلد دوم، ص ۳۸۵)

برگ بندی : اصطلاح قلندران (۱) است چنانچہ طاہر نصیر آبادی در

---

(۱) برگ : ورق و پوستی است کہ قلندران آن را مانند لنگ بر کمر بندند و ازین جہت قلندران را برگ بند گویند و نیز کنایہ از سازوسامان چنانکہ گویند برگ و نوا سازوبرگ۔ (آنند راج)

احوال لطیفا نوشته که در اوائل حال در لباس قلندران برگ بند بوده بعد از آن شال پوشی اختیار نموده و برگ بندی لباس قلندرانست از چرم و پوست۔

★ برگ بند: درویش۔ بے سروساماں۔ (نثار)

★ قلندرانِ برگ بند: بدن کو پتوں سے ڈھانپنے والا قلندر، بے سروسامان درویش۔ (نثار)

● برگ بند:

شہر میں زیرِ درختاں کیا رہوں میں برگ بند
ہو نہ صحرا نے مری گنجائش اسباب ہو

(دیوان سوم)

میں برگ بند اگرچہ زیرِ شجر رہا ہوں
فقر مُکِب سے لیکن برگ و نوا نہیں ہے

(دیوان ششم)

برگردن بستن چیزی یا کاری : بزور بذمۂ شخصی مقرر نمودن، و بگلوبستن مرادف اینست۔

● گلے باندھنا:

یوں تو کہتا تھا کوئی ویسے کو باندھے ہے گلے
پر وہ پھندنا سا جو آیا میر بھی پھندلا گیا

(دیوان دوم)

● گلے بندھنا:

اب تو گلے بندھا ہے زنجیر و طوق ہوتا
عشق و جنوں کے اپنے ناموس دار ہیں ہم

(دیوان سوم)

● گلے بندھانا:

اسیر زلف کو اس بت کے کیا قید مسلمانی
تمنا ہے گلا زنار سے اپنا بندھاؤں میں

(دیوان سوم)

برندہ: معروف و نیز آب گوارا و ھاضم و این معنی از اھل زبان بتحقیق پیوستہ۔

آب شمشیر قیامت ہے برندہ اس کی
یہ گوارائی نہیں پاتے ہیں ہر پانی میں

(دیوان دوم)

بز آویز: /بضم زای معجمہ و الف ممدودہ/ دراصل آویختن است چنانچہ بز را قصاب برقنارہ آویزد وارونہ... و نام فنی است از کشتی۔

★ کشتی گیروں کے ایک جوڑ کا نام ہے اور ایک قسم کی تعذیب اور الٹا لٹکانا، سر نیچے پاؤں اوپر جس طرح قصاب بکرے کی کھال اتارنے کے وقت لٹکا دیتا ہے۔ (جامع اللغات)

★ بضم ۔ نام کشتی کے ایک داؤ کا کہ اپنے ہمکار کو مثل ذبیحہ بکری کے اوندھا لٹکاتے ہیں۔ (نصیر)۔ ★ بز آویزی: الٹا لٹکانا، مراد سزا سے۔ (آسی)

★ بُز آویزی: ظلم، ایذا دہی، الٹا لٹکا کر تکلیف دینا۔ (نثار)

وزد ہے شائستہ خوں ریزی کا یاں
بلکہ بابت ہے بزآویزی کا یاں

(در بیان بز، جلد دوم، ص ۳۲۳)

بزگیری: /بضم و بزای معجمہ و کاف فارسی بیاء رسیدہ/ عبارت از امتحان و امتیاز۔

★ مکر و حیلہ کرنا و بمعنی چوری ۔ مصطلحات سے (نصیر)

★ کنایتاً چوری۔ (آسی)

شعر زور طبع سے کہتا ہوں چار
وزدی بزگیری نہیں اپنا شعار

(در بیان بز، جلد دوم، ص ۳۴۳)

سرزنی میں شہرۂ آفاق ہیں
لوگ بزگیری کے سب مشتاق ہیں

(در بیان بز، جلد دوم، ص ۳۴۳)

بزن گاہ : /بکسر و فتح زای معجمہ و سکون نون و کاف فارسی بالف کشیدہ و ھای ملفوظ / جای مخوف و محل دزدان و راھزنان۔

★ وہ مقام جہاں رہزن یعنی ڈاکو ڈاکہ مارتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ بکسر اول۔ وہ جگہ جہاں لٹیروں کا ڈر ہو۔ مصطلحات سے (نصیر) ★ قتل گاہ۔ (آسی) ★ قتل گاہ، جہاں سزا دی جائے، چوروں اور ڈاکوؤں کا علاقہ (نثار)

بزن گاہ اس کشندے کی گلی ہے
وہی جاوے جو لوہو میں نہاوے

(دیوان پنجم)

کیا عشق بے محابا ستھراؤ کررہا ہے
میداں بزن گہوں کے کشتوں سے بھر رہا ہے

(دیوان ششم)

بعصا راہ رفتن مور و موش : کنایہ از صعوبت راہ و کار کہ احتیاط بسیار در آن باید۔

★ بعصا راہ رفتن : پھونک پھونک کر قدم رکھنا، احتیاط سے چلنا، راستے کا دشوار ہونا۔ (نثار)

★ مار بہ عصا راہ رود : سانپ لاٹھی پکڑ کے راستہ چلے یعنی دشوار گذار راہ طے کرے۔ (مسعود حسن رضوی)

● مارومور (کا) عصا سے راہ چلنا:

گو کہ ہو وہ بادیہ پُر شر و شور
راہ چلتے ہوں عصا سے مار و مور

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۱)

جہاں میں ہوں وہ جا ہے پُر شر و شور
عصا سے چلے راہ واں مار و مور

(اژدر نامہ، جلد دوم، ص ۳۳۷)

پکڑ لائے چیتے گوزن اور گور
عصا سے چلے راہ یاں مار و مور

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۵)

بقال: فروشندہ غلہ چنانکہ متعارف ہندوستان است و صحیح بدین معنی بدال است و فارسیان بمعنی کسیکہ میوۂ مثل بہ و انار و گردکان و پنیر فروشند آرند ...و اھل کشمیر بمعنی شخصی کہ سود و سودا کند استعمال کنند۔

★ بمعنی ترہ فروش یعنی ترکاری و ساگ بیچنے والا۔ اس لیے کہ بقل بالفتح بمعنی ترہ یعنی ترکاری وغیرہ کے ہیں۔ ہندوستان میں بقال غلہ فروش کو کہتے ہیں مگر صحیح بدال ہے۔ (نصیر)

ہم کو کھانے ہی کا تردّد ہے
صبح بقال کا تشدّد ہے

(مثنوی تسنگ نامہ، جلد دوم، ص ۲۹۵)

جو تھا باقی رہا سو تھا کنگال
ناؤں کو کہتے تھے اسے بقال

(مثنوی تسنگ نامہ، جلد دوم، ص ۲۹۷)

زندگانی ہوئی ہے سب پہ وبال
کنجڑے جھینکیں ہیں روتے ہیں بقال

(در حال لشکر، جلد دوم، ص ۳۹۱)

بگرد سر رفتن : بمعنی قربان شدن مرادف بگرد سر گردیدن۔

★ سر کے گرد پھرنا۔ تصدق ہونا۔ (جامع اللغات)

★ 'گرد سر پھرنا' یعنی اس پر خود کو نچھاور کرتے رہنا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۲۹۹)

اب اٹھا جاتا نہیں مجھ پاس پھر ٹک بیٹھ کر
گرد اس کے جو پھرا سر کو مرے چکر ہوا

(دیوان دوم)

اب گرد سر پھروں ترے ہوں میں فقیر محض
رکھتا تھا ایک جان سو تجھ پر نثار کی

(دیوان دوم)

لگا میں گرد سر پھرنے تو بولا
تمھارا میر صاحب سر پھرا ہے

(دیوان دوم)

گرد سر رفتہ ہیں اے میر ہم اس کشتے کے
رہ گیا یار کی جو ایک ہی تلوار کے بیچ

(دیوان سوم)

گرد سر یار کے پھریں پھیروں
ہم جو ہوں اس کے آس پاس کہیں

(دیوان سوم)

گرد سر اس کے جو پھرا میں بہت
رفتہ رفتہ مجھے دوار ہوا

(دیوان ششم)

گرد سر پھر کے کرتے پہروں پاس
سو تو ہم لوگ اس کے آس نہ پاس

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۷)

بلا : لفظ عربیست بمعنی معروف (یعنی زحمت و مکروہ۔ حاشیۂ چراغ) و فارسیان بمعنی بسیار نیز آرند چنانچہ لفظ چہ بلا۔

★ بالفتح تکلیف دے کر یا آرام دے کر کسی کا امتحان کرنا شروح نصاب سے اور صراح میں بمعنی رنج و سختی ... اور محاورہ فارسیوں میں بمعنی بہت دکھ۔ اور بہار عجم میں بمعنی اس کام کے جو نہایت عجیب ہو اور کار عمدہ زیادہ طاقت سے۔ (نصیر)

فصل خزاں تلک تو میں اتنا نہ تھا خراب گرد
مجھ کو جنون ہوگیا موسم گل میں کیا بلا

(دیوان اول)

اے گرد باد مت دے ہر آن عرض وحشت
میں بھی کسو زمانے اس کام میں بلا تھا

(دیوان اول)

ڈرتے ہیں تیری بے دماغی سے
کیوں کہ پھر یار جی بلا ہیں ہم

(دیوان اول)

سینہ سپر کیا تھا جن کے لیے بلا کا
وے بات بات میں اب تلوار کھینچتے ہیں

(دیوان اول)

تھا بلا ہنگامہ آرا میر بھی
اب تلک گلیوں میں اس کا شور ہے

(دیوان اول)

بلا آشوب تھا گو جان پر آغاز الفت میں
ہوا سو تو ہوا اندیشۂ انجام کریے اب

(دیوان دوم)

غضب کچھ شور تھا سر میں بلا بے طاقتی جی میں
قیامت لحظہ لحظہ تھی مرے دل پر جہاں میں تھا

(دیوان سوم)

خوب ہے چہرۂ پری لیکن
آگے اس کے ہے کیا بلا صورت

(دیوان سوم)

صحبت کسو سے رکھنے کا اس کو نہ تھا دماغ
تھا میر بے دماغ کو بھی کیا بلا دماغ

(دیوان سوم)

کریں خواب ہمسائے کیونکر کہ یاں
بلا شور و فریاد و زاری رہے

(دیوان ششم)

بلبل طنبور : چوبکی باشد که بر کاسۂ طنبور وغیره نهند و آنرا خر طنبور و خرک نیز گویند لفظ اصلی خر بود و اهل خرابات بسبب کراهیت آنرا بلبل گویند لهذا در هندی نام آن کهورج (۱) است۔

ا۔ کھرج، گھرج۔ (فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں، جلد چہارم تالیف : مولوی ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، انجمن ترقی اردو (ہند)، دہلی۔ ۱۹۴۱ء ص ۱۵۶، ۱۶۵

★ وہ ساز جو طنبور کے کاسہ کے اوپر لگا کر اس پر تار رکھتے ہیں۔ خرک طنبور و خر طنبور بھی اس کو کہتے ہیں۔ ہندی میں کھورج بولتے ہیں۔ (جامع اللغات)

قدغن ہوا جو رفع کا بدعت کی ایک بار
پردوں میں مطربوں نے رکھے دف طمانچے مار
نغمہ یہ سن کے یاروں نے چھیڑا کبھو نہ تار
نالہ ہوا نہ بلبلِ طنبور سے دوچار
آواز نے کی بند ہوئی ہوگئی حزیں

(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۲۴)

بلکہ : کلمۂ اضراب است و در ترقی نیز مستعمل شود و مرکب است از لفظ عربی و فارسی پس فارسی الاصل نباشد و متاخرین بمعنی شاید نیز آرند۔

★ بدون کاف کے یعنی بل لفظ عربی ہے ترقی اور اضراب کے واسطے آتا ہے۔ فارسی داں کاف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اور ظن گمان کے مقام پر بھی لاتے ہیں۔ بہار عجم سے (نصیر)

بات شکوے کی ہم نے گاہ نہ کی
بلکہ دی جان اور آہ نہ کی

(دیوان اول)

بلند : اکثر آنچہ درازی بسوی فوق داشتہ باشد و گاهی درازی جهت تحت نیز اعتبار کردہ اند مثلاً دامن بلند و زلف بلند، بمعنی زلف دراز کہ بپا رسد ... لیکن حق آنست کہ بلند بمعنی مطلق درازی مستعمل شود چنانکہ شبها و روزهای بلند همچنین شبگیر بلند و گاهی بمعنی بسیار آید چنانکہ گویند تغافل بلند زدم و این لفظ در همین موارد دیدہ شد و نواب وحید الزمانی عمر بلند بمعنی عمر دراز بر آوردہ۔

★ بحرکات ثلثہ یعنی 'بے' کے زبروزیر و پیش سے بمعنی اونچا لیکن زبر فصیح زیادہ ہے برہان قاطع سے اور مدار اور رشیدی اور جہانگیری میں لکھا ہے کہ بلند بفتحتین بمعنی چوتھی لکڑی دروازے کی جس کو اوترنگ کہتے ہیں اور بہار عجم میں لکھا ہے کہ بلند بفتح وضم با، ہر چیز لمبی کو کہتے ہیں خواہ نیچے کی طرف خواہ اونچے کی طرف ہو جیسے زلف بلند یعنی زلف لمبی اور بمعنی عظیم الشان اور بزرگ بھی مجازاً آتا ہے جیسے رائے بلند و قیمت بلند و دولت بلند و شہریار بلند اور سراج اللغات اور چراغ ہدایت میں لکھا ہے کہ بلند بالفتح ضد ہے پست کی اور بعضوں کے لہجے میں بضم اول بمعنی لمبے کے بھی آیا ہے جیسے کہ شب ہائے بلند، عمر بلند، دامن بلند اور بمعنی بسیار اور بہت کے بھی آیا ہے جیسے تغافل بلند۔ (نصیر)

بسکہ ہیں اس غزل میں شعر بلند
یہ زمین آسمان ہے گویا

(دیوان دوم)

بات بنانا مشکل سا ہے شعر سبھی یاں کہتے ہیں
فکر بلند سے یاروں کو ایک ایسی غزل کہہ لانے دو

(دیوان سوم)

کیا کرے بخت مدعی تھے بلند
کوہکن نے تو سر بہت پھوڑا

(دیوان سوم)

گل باد صبا کے تا کمر ہے
دامان بلند ابر تر ہے

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۳)

ہوئی آتش عشق آخر بلند
جگر دل ہوئے اس کے دونوں سپند

(مثنوی در حال افغان پسر، جلد دوم، ص ۲۵۱)

مستی نہ کر اے میر اگر ہے ادراک
دامان بلند ابر نمط رکھ تو پاک
ہے عاریتی جامۂ ہستی تیرا
ہشیار کہ اس پر نہ پڑے گردوخاک

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۹۰)

بلند پروازی : خود ستائی و عرض تجمل۔
★ لاف وخودنمائی۔ (جامع اللغات)

کریں نہ کیونکہ یہ ترکاں بلند پروازی
انھوں کا طائر سدرہ نشیں شکار ہوا

(دیوان دوم)

بندر صورت : /بصاد مہملہ/ نام مشہور بندر، ہر چند سورت بسین مہملہ است این ہندی را فارسیان متأخر ازراہ تصرف یا غلط بصاد نویسند.

★ بندر: بفتح اول: وہ موقع جہاں سمندر کے کنارے کشتیاں و جہاز ٹھہرتے ہیں۔ مثل۔ بندر سورت و بندر بمبئی وغیرہ۔ (جامع اللغات)

سیر کی ہم نے اٹھ کے تا صورت
ویسی دیکھی نہ ایک جا صورت

(دیوان سوم)

اس خوب صورتی سے نہ صورت نظر پڑی
سورت تلک تو سیر کی وہ بے نظیر ہے

(دیوان پنجم)

بوریا پوشی : کنایہ از کمال افلاس کہ برای پوشیدن غیر بوریا نباشد۔

● بوریا پوش:

داغ ہوں کیونکر نہ میں درویش یارو جب نہ تب
بوریا پوشوں ہی میں وہ شعلہ خو پاتا ہوں میں

(دیوان دوم)

لطف کیا دیوے تمھیں نقش حصیر درویش
بوریا پوشوں سے پوچھو یہ اتو نازک ہے

(دیوان دوم)

نہ درگیر کیونکر ہو آپس میں صحبت
کہ میں بوریا پوش وہ آتشیں خوں

(دیوان ششم)

ان دنوں آگیا ہے ازبس پیش
آج کم بھی ہے اس کا سب سے بیش
شان میں اپنی گوہر بدکیش
بوریاپوش گرسنہ درویش
پشم جانے ہے یہ قبا و شال

(در ہجو بلاس رائے، جلد دوم، ص ۴۱۰)

بوزده : بمعنی مضر و ضرر رسیده از بو، چنانکه فلک زده و شراب زده۔

★ بوزدگی: مہک سے متاثر ہونے کی کیفیت (اردولغت):

بچتے نہیں ہیں بو زدگی سے گلوں کی میر
گو طائران خستہ جگر ہوں ہزار الگ

(دیوان پنجم)

بوزنه : /به تخفیف نون/ بمعنی کپی که حمدونه نیز گویند. بدانکه این لفظ دراصل ابوزنه است بالف و تشدید نون، لفظ عربی چنانچه در صراح وغیره آمده۔

★ بندر۔ (نصیر)

بوزنہ یا کوئی تحفہ دہر کا
عزت افزا بندرابن شہر کا

(کپی کا بچہ، جلد دوم، ص ۳۲۴)

طنز ہے یہ بات اگرچہ ہے کہی
جو کرے انسان تو بوزینہ بھی

(کپی کا بچہ، جلد دوم، ص ۳۲۴)

بوکشیدن : کسب بو کردن۔

● بوکش:

کام ہے مشکل الفت کرنا اس گلشن کے نہالوں سے
بوکش ہو کر سیب ذقن کا غش نہ کرے تو سزا ہے عشق

(دیوان چہارم)

● بوکشی:

یک بوکشی بلبل ہے موجب صد مستی
پر زور ہے کیا دارو غنچے کی گلابی کی

(دیوان اول)

ہے گل کی ہوا سبو کشی میں
بلبل کا دماغ بوکشی میں

(ساقی نامہ، جلد دوم ص ۱۸۳)

بہاری : منسوب بہار و در ھندی بکسر اول دو معنی دارد یکی منسوب ببہار کہ شھریست بشرق رویہ ھند کہ مزار فایض الانوار شیخ شرف الدین بہاری صاحب مکانیست مشھور قدس سرہ در آنجاست و دیگر منسوب بہ عیش کردن و خوشی نمودن و بازی کردن و اھل ایران درین لفظ غلط کردہ بفتح اول خوانند و در اشعار آرند۔

★ منسوب بہ بہار جیسے باد بہاری وموسم بہاری۔ (جامع اللغات)

بہ کیے عمر ہوئی ابر بہاری کو ولے
لہو برسا رہے ہیں دیدۂ خوں بار ہنوز

(دیوان اول)

آنکھیں لگی رہتی ہیں اکثر چاک قفس سے اسیروں کی
جھونکا باد بہاری کا گل برگ کوئی یاں لاوے گا

(دیوان چہارم)

رخ زرد پر اشک سرخ آگئے ہیں
ادھر بھی اک ابر بہاری سماں ہے

(قصیدہ در مدح شاہ عالم بادشاہ، جلد دوم، ص ۱۵۴)

ہر دم ہو ہر سمت کو جاری
خوں باری سے سیل بہاری

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۱)

بی کہ : /بیای مجھول و فتح فوقانی و ھای ملفوظ / بی حوصلہ و برین قیاس

بی تہی بمعنی بی حوصلگی۔

★ بے حوصلہ۔ سبک مزاج۔ (جامع اللغات)

★ بے اصل۔ بے حوصلہ۔ معمولی لیاقت والا۔ بات کی اصل کو نہ پہنچنے والا۔ (آسی)

فرش مستاں کرو سجادۂ بے تہ کے تئیں
مے کی تعظیم کرو شیشے کا اکرام کرو

(دیوان اول)

یہ فن عشق ہے آوے اسے طینت میں جس کی ہو
تو زاہد پیر نابالغ ہے بے تہ تجھ کو کیا آوے

(دیوان اول)

اس فن میں کوئی بے تہ کیا ہو مرا معارض
اول تو میں سند ہوں پھر یہ مری زباں ہے

(دیوان اول)

مواج آب سا ہے ولیکن اڑے ہے خاک
ہے میر بحر بے تہ ہستی سراب سا

(دیوان دوم)

جب کچھ تھی جہت مجھ سے تب کس سے ملتے تھے تم
اطراف کے یہ بے تہ اب تم سے آ ملے ہیں

(دیوان چہارم)

آگے زمیں کی تہ میں ہم سے بہت تھے تو بھی
سر پر زمین اٹھا لی ہم بے تہوں نے آ کر

(دیوان چہارم)

جاتا ہے کیا کھنچا کچھ دیکھ اس کو ناز کرتا
آتا نہیں ہمیں خوش انداز بے تہ دل

(دیوان چہارم)

ملتے ہی آنکھ ملی اس کی تو پر ہم بے تہ
خاک میں آپ کو فی الفور ملا دیتے ہیں

(دیوان چہارم)

جاگہ سے بے تہ جاتے ہیں دعوے وے ہی کرتے ہیں
ان کو غرور و ناز نہ ہوگا جن کو کچھ آتا ہوگا

(دیوان پنجم)

دل کا راز کیا میں ظاہر بلبل سے گلزار میں لیک
اس بے تہ نے صحن چمن میں جان دی چلا چلا کر

(دیوان پنجم)

تھوڑے سے پانی میں بھی چل نکلے ہے اپھرتا
بے تہ ہے سر نہ کھینچے اک دم حباب کیونکر

(دیوان پنجم)

حیف وہ بے تہ نہ رکھے جو کہ تیری دوستی
اک ولا کے ضمن میں تیری ہزاروں ہیں ثواب

(ہفت بند در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۹۰)

آسمان بے تمیز و بے تہ و دشمن کمال
دوستی کے پردے میں کرتا ہے مجھ کو پائمال

(مسدس ترجیع بند در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۰۶)

جور انواع دشمنوں کے سہ
پر نہ کر یار گفتگو بے تہ
(مخمس ترجیع بند در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۳۴)

کیسے کیسے چمکتی ہے بے تہ
جگ ہنسائی کرے ہے اپنی یہ
(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۴)

حوصلہ کتنا اس بے تہ کا
منھ دیکھو آئینہ مہ کا
(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۳)

کوئی بے تہ گو نہ جانے میری قدر
پائیں ہے پائین آخر صدر صدر
(مثنوی در ہجو نا اہل... جلد دوم، ص ۳۰۲)

آیا جو ایک روز وہ بے تہ چلا ہوا
کتا ازار اس کے سے نکلا بندھا ہوا
(در ہجو عاقل ... جلد دوم، ص ۳۱۷)

فرات اوپر کسو کا تھا کنایہ
کہ اے بے تہ نہ تھا کیا اتنا پایہ
حسین ابن علی پیاسا کھپایا
گیا تو بیچ میں سے کر کنارہ
(مرثیہ ۲۰، جلد دوم، ص ۵۰۰)

★ بے تہی: بات کی تہہ کو نہ پہنچنا۔ (آسی) ★ چھچھلا پن۔ (فاروقی۔ شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۳۱۳)

داماں دشت سوکھا ابروں کی بے تہی سے
جنگل میں رونے کو اب ہم بھی چلا کریں گے

(دیوان اول)

کام کے جو لوگ صاحب فن ہیں سو محسود ہیں
بے تہی کرتے رہیں گے حاسدان نابکار

(دیوان دوم)

نادردمند بلبل نالاں ہے بے تہی سے
دل ہم کو بھی خدا نے درد آشنا دیا ہے

(دیوان سوم)

شوق مفرط نے بے تہی کی سخت
ناشکیبی نے دل سے باندھا رخت

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۴)

بے تہی سے وہ پیش جنگی کر
دانتی دے دے گرے ہراول پر

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۵)

ولے وہ مالک ملک حقیقت
رہا تھا بیٹھ کر ترک خلافت
ابا جدا جنھوں نے کی خصومت
انھوں نے ابتدا پھر بے تہی کی

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۹۶)

بے تہی دریائے ہستی کی نہ پوچھ
یاں سے واں تک سو جگہ ساحل ہے میاں

(دیوان دوم)

کب گفتگو انھوں سے ہے جن میں ہے بے تہی
کاہے کو اس طریق پہ ہیں محو گمرہی
ختم رسلؐ کو قدر سے ہے اس کی آگہی
قربان اس کے در کے گدا پر سے کی شہی
خورشید چرخ عزت و شان مرتضی علیؑ

(مخمس در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۱۶)

بی چشم و رو : (بی حیا) و بیحیائی دوم شهرت دارد۔

★ بے لحاظ و بے حیا آدمی۔ (جامع اللغات) ★ بے چشم و روے نادرست : بے مروت، بے حیا۔ (نثار) ★ بے شرم ۔ (فاروقی شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۶۷)

مارا تڑپھتے چھوڑا فتراک سے نہ باندھا
بے چشم و رو کسو کے شاید شکار ہیں ہم

(دیوان سوم)

کیا دیکھو ہو آگا پیچھا عشق اگر فی الواقع ہے
ایک دم اس بے چشم و رو کی تیغ تلے بھی جا بیٹھو

(دیوان چہارم)

بے چشم و رو ہو بیٹھے ہو وجہ نہیں ہے ظاہر کچھ
کام کی صورت بگڑی ہماری منھ کیوں تم نے بنایا ہے

(دیوان پنجم)

عشق میں اس بے چشم و رو کے طرفہ رویت پیدا کی
کس دن اودھر سے اب ہم پر گالی جھڑکی مار نہیں

(دیوان ششم)

جب دیکھو آئینے کو تب روبرو ہے اس کے
بے چشم و رو اسے کچھ شرم و حیا نہیں ہے

(دیوان ششم)

بیحضور شدن : /بحای مهمله و ضاد معجمه / بیمار شدن۔

★ بے حضوری: بیماری و ناتوانی۔ اس واسطے کے (کہ) بیماری میں عبادت قضا ہو جاتی ہے۔ (جامع اللغات ص ۱۹۷)

★ بے حضوری: پراگندہ دلی و پریشانی وفکر و اندیشہ۔ (جامع اللغات ص ۲۴۱)

★ بمعنی بیمار ہونا بہار عجم سے اور چراغ ہدایت میں بمعنی بے نماز ہونا۔ (نصیر)

★ بے حضور: بے ہوش، بیمار۔ (نثار)

مجلس میں رات ایک ترے پرتوے بغیر
کیا شمع کیا پتنگ ہر اک بے حضور تھا

(دیوان اول)

بیدولت : معروف (یعنی بی اقبال و نگون بخت۔ حاشیۂ چراغ) و بمعنی ناقابل و بد وضع۔

ناموس اس کے بے سیرتوں میں
دولت سرا وہ بے دولتوں میں
وے اہل غیرت بے غیرتوں میں
کیسا رہا تو آنکھیں چھپا کر

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۵۰)

بیزار : /بیای مجهول/ نفرت کننده مستفاد شود چنانچه در محاوره است۔

عجب شیخ جی کی ہے شکل و شمائل
ملے گا تو صورت سے بیزار ہوگا

(دیوان اول)

الفت کہاں کلفت ہے یاں یہ بھی عجب صحبت ہے میاں
بیزار وہ اس مرتبہ جس سے ہمیں پیار اس قدر

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۶)

بیستون : کوهی مشهور و بعضی گویند بمعنی فرهاد مجاز آمده۔ جلال اسیر گوید :

بیستون معدن الماس خجالت گردید
شبنم گل بتراشید دم تیشهٔ ما

و بهتر آنست که بجای الماس لفظ یاقوت بود که درین صورت طرف خجالت پیدا میشود الحمرة الخجل و الصفرة الوجل۔ مؤلف گوید: نه بیستون اینجا کنایه از فرهادست و نه مراد از الماس خجالت پس از خجالت نامناسب بود و مناسب خجالت سرخ است لیکن بی ستون بمعنی حقیقی خود است و مراد از الماس خجالت عرق شرم پس معنی بیت آن بود : دم تیشهٔ ماکه فرهادیم بسبب ضعف شبنم را از روی گل دور نتواند کرد ازین جهت در آن بیستون که مائیم معدن الماس خجلت شدن یعنی سر چشمهٔ عرق خجالت عرق می باید گردید بسبب نارسائی و ناکارگی ما و هذا لا ریب فیه ولکن لمن کان له قلب سلیم و فهم جدید۔

پوشیدہ کیا رہے ہے قدرت نمائی دل
دیکھی نہ بے ستوں میں زور آزمائی دل

(دیوان دوم)

طور پر جا کے شعلہ پیشہ رہا
بے ستوں میں شرار تیشہ رہا

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۱۹۹)

بیضهٔ فولاد : معروف و آن فولادست که بصورت بیضه ها ساخته از معدن آرند چنانکه مشهورست و بمعنی نوعی از اسلحه که برای محافظت سر دارند(۱).

---

(۱) مرغ بیضۂ فولاد : مرغ کی تصویر جولوہے کی بنا کر فولاد کے خود پر نصب کرتے ہیں کیونکہ بیضہ کے معنی خودفولادی کے ہیں۔ (نصیر)

ایک پرواز کو بھی رخصتِ صیاد نہیں
ورنہ یہ کنجِ قفس بیضۂ فولاد نہیں

(دیوان اول)

●●●

باب الباء الفارسیه

پا از وضع بیرون گذاشتن : وضع قدیم خود گذاشتن و کردن کاری نه که در خور خود باشد۔

★ اپنی وضع وطرز و عادت سے پاؤں بڑھانا۔ (جامع اللغات)

● وضع سے پاؤں باہر رکھنا:

رہے سامنے اس طرح پر کبھو
رکھے وضع سے پاؤں باہر کبھو

(خواب وخیال، جلد دوم، ص ۲۴۱)

پا بپا رفتن : مساوات در سیر و سفر و نیز کنایه از مساوات در مرتبه۔

★ قدم بہ قدم چلنا۔ پاؤں پاؤں چلنا۔ برابر برابر چلنا کسی کے ساتھ۔ (جامع اللغات)

★ کسی کی برابری کرنا۔ (نیر مسعود) ★ پا بہ پا: پاؤں پاؤں۔ پیدل۔ (مسعود حسن رضوی)

● پا بہ پا پہنچنا/ جانا:

وقت نزدیک تھا جو آ پہنچا
تا سر آب پا بہ پا پہنچا

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۵)

رنڈی گت ناچے یہ اس کا منھ دکھائیں
پا بہ پا مشعل لیے مجلس میں جائیں

(در مذمت آئینہ دار، جلد دوم، ص ۳۱۳)

پا چناری : مردم اجلاف و بی اعتبار ... و در اصل پا چناری بمعنی مردم بیجان و فرومایه است که معیشت در پای چناری تواند کرد و بمعنی نامقید و اجلاف آمده ... و بعضی گویند ... بمعنی واقف و باشندۂ قدیم مستفاد میشود :

حدیث عهد گل و دور لاله از من پرس
که همچو آب روان پا چناری چمنم

و اینکه بمعنی محله ای نوشته اند که ساکنانش نا مقید باشند اصلی ندارد۔

★ کمین۔ کم قدر۔ خدمت گار۔ ہمیشہ حاضر رہنے والا۔ ایران میں ایک مقام کا نام ہے اور وہاں کمین لوگ رہتے ہیں۔ (نصیر)

★ پاے چنار = مستعد ملازم ۔ (فاروقی ۔ شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۴۷)

★ پاے چناریاں = بے حیثیت لوگ، اجلاف۔ (پاچنار ایران میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں کے لوگ عموماً بے قید اور فرومایہ ہیں اس لیے ہر بے قدر انسان کو پاچناری کہتے ہیں۔ (مصطلحات) (نثار)

مدت پاے چنار رہے ہیں مدت گلخن تابی کی
برسوں ہوئے ہیں گھر سے نکلے عشق نے خانہ خرابی کی

(دیوان ششم)

پادشاه : /ببای فارسی معروف/ و تحقیق آن در لغات قدیمه نوشته آمده و اینکه در هندوستان ببای تازی شهرت دارد ظاهراً از جهت استکراه حرف اول از کلمهٔ مذکور که بزبان هندی قبیح است و بمعنی سردار و عمده مطلقاً مجازاً۔

★ بمعنی خداوند تخت ۔ تخت کا مالک ۔ باء فارسی سے صحیح ہے نہ باء عربی سے جو کہ ہندوستان میں باء عربی سے مشہور ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ لفظ 'پاد' مکروہ اور قبیح ہے اور اصل میں یہ لفظ 'پات' ہے بمعنی تخت ۔ تاء فوقانی کو دال سے بدل کیا اور لفظ 'پاد' کے معنی پاسبانی اور پائیدن کے بھی آئے ۔ لفظ شاہ بمعنی خداوند، لہٰذا خداوند تخت اور مل کر ان کو پادشاہ کہتے ہیں ۔ (نصیر)

افیوں ہی کے تو دل شدہ ہم روسیاہ ہیں
ہو تخت کچھ دماغ تو ہم پادشاہ ہیں

(دیوان سوم)

میر کیا ہے فقیر مستغنی
آوے اس پاس بادشاہ تو کیا

(دیوان پنجم)

پادشاه خود و پادشاه وقت خود : کنایه از نهایت فارغ بال و صاحب جمعیت دوم شهرت دارد۔

★ اپنے عہد کا فرمان فرما ۔ (جامع اللغات)

بادشاہ وقت تھا میں تخت تھا میرا دماغ
جی کے چاروں اور اک جوش گل تریاک تھا

(دیوان پنجم)

پاک شدن کشتی : /بضم کاف دوم/ عملی معروف که بعربی مصارعت گویند بمعنی تمام شدن معرکهٔ کشتی است۔

★ کشتی پاک ہونا: کشتی ختم ہو جانا۔ (آسی)

● کشتی پاک ہونا:

پاک اب ہوئی ہے کشتی ہم کو جو عشق سے تھی
عہدے سے اس بلا کے کب ناتواں بر آئے

(دیوان سوم)

عشق بلا پر شوروشر نے جب میدان میں خم مارا
پاک ہوئی کشتی عالم کی آگے کن نے دم مارا

(دیوان پنجم)

کشتی زبردستوں کی اس سے پاک ہوئی تو کیا ہے عجب
رستم سامنے ہوجاتا تو راہ بچا کر ٹل جاتا

(دیوان پنجم)

کشتی ہماری عشق میں کیا تھی ہاتھ ملاتے پاک ہوئی
پاے ثبات نہ ٹھہرا دم بھر اس میدان میں رستم کا

(دیوان پنجم)

عشق عجائب زورآور ہے کشتی سب کی پاک ہوئی
ذکر میر ہے کیا پیری میں حرف وسخن ہے جواتوں پر

(دیوان پنجم)

عشق سے ہاتھ کیا ملاوے کوئی
یاں زبردستوں کی ہے کشتی پاک

(دیوان پنجم)

پاک ہی ہوتی رہی کشتی خلق
ہر زبردست اس جواں کا زیر ہے

(دیوان پنجم)

عشق زورآور سے سب ہیں ترس ناک
کشتی اس کی ہوگئی عالم سے پاک

(مثنوی در حال عشق، جلد دوم، ص ۲۴۶)

زبردستوں کی کشتی ہوگئی پاک
نکالا عشق زورآور نے کیا بند

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۷)

پای گیر : پابند و مقید۔

★ پابند ومقید ومتعلق۔ (جامع اللغات)

پاے گیر اس کے نہ ہوں کیوں دردمند
حلقہ حلقہ زلف وہ زنجیر ہے

(دیوان ششم)

شور جن کے سروں میں عشق کا تھا
وے جواں سارے پاے گیر ہوئے

(دیوان ششم)

نہال اور سرو اس کے حیراں کھڑے ہیں
کیا پاے گیر ان نے آزادگاں کو

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۷)

پُر : / بضم / نقیض خالی است و سبب آن اکثر به ظرف است چنانکه گویند شیشه از شراب پُرست و خانه از مردم و صحرا از سبزه و گاهی بمظروف۔

★ بھرا ہوا حوض ہو یا پیالہ یا برتن پانی یا کسی اور چیز سے یا گھر آدمیوں سے۔ (جامع اللغات)

چمن کی وضع نے ہم کو کیا داغ
کہ ہر غنچہ دل پُر آرزو تھا

(دیوان اول)

دیکھا جو اوس پڑتے گلشن میں ہم تو آخر
گل کا وہ روئے خنداں چشم پُر آب نکلا

(دیوان اول)

دلِ پُر کو خالی کریں گے ہم
پھریں گے ترے ساتھ خوش کوئی دم

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۵)

پروا کردن : بمعنی توجه و التفات و بصلۂ از بمعنی ترسیدن و اندیشیدن۔

★ پروا : بالفتح بمعنی فرصت۔ التفات۔ توجہ۔ فراغت۔ میل۔ رغبت۔ قوا سی نے کہا ہے بمعنی بیم۔ خوف۔ احتیاج۔ التجا اور بہار عجم میں لکھا ہے کہ نفی لفظ پروا کی 'نا' اور 'بے' دونوں سے آئی ہے۔ (نصیر)

گلستاں میں ہم غنچہ ہیں دیر سے
کہاں ہم کو پروا کہ پروا کریں

(دیوان چہارم)

گرچہ ہم پر بستہ طائر ہیں پراے گل ہائے تر
کچھ ہمیں پروا نہیں ہے تم اگر پروا کرو

(دیوان پنجم)

پس انداز : آنچه که بعد از صرف نگاهدارند۔

نہ ہوتا میں حسرت میں محتاج گریہ
جو کچھ آنسوؤں کو پس انداز کرتا

(دیوان دوم)

پشت چشم نازک کردن : ناز کردن۔ اغماض نمودن و تغافل کردن۔

★ روپوشی کرنا۔ آنکھ چھپانا۔ غفلت کرنا۔ ناز کرنا۔ آزردگی ناز آمیز۔ اظہار بے

دماغی اور رنجش کا۔ بہار عجم میں ناز اور غرور کے ساتھ دیکھنا۔ (نصیر)

★ پشت چشم نازک کناں: مراد ناز و غرور سے نگاہ کرتی ہوئی۔ (مسعود حسن رضوی)

★ غرور کرنا۔ تغافل۔ (نیر مسعود)

★ اظہار ناخوشی کرنا، تغافل کرنا، آنکھ بچانا۔ (نثار)

★ غمزہ و ادا دکھانا۔ (فاروقی: شعر شور انگیز جلد دوم، ص ۱۴۱)

● پشت چشم نازک کرنا:

کرنے لگا پشت چشم نازک
سوتے سے اٹھا جو چونک کر رات

(دیوان اول)

دل نہ ایسا کر کہ پشت چشم وہ نازک کرے
سو بلائیں ہیں یہاں ان ابروؤں کے خم کے بیچ

(دیوان ششم)

پلنگ: جانور معروف و در هندی چیزیست که موضوع است برای خوابیدن و چار پایه نیز گویند و آن چار چوب پایه دار است که اکثر میان آن ریسمانی است معروف که در هند از گیاهی که بعربی خیزران گویند و عوام هند بدال خوانند بافند۔

★ بفتحتین نام ایک درندہ کا ہے جو لوگ پے کو مکسور اور لام کو مفتوح پڑھتے ہیں اور اس کے معنی چیتا سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیوں کہ چیتا دوسرا درندہ ہے جس کو 'یوز' کہتے ہیں اور پلنگ وہ جانور ہے جس کو عربی میں 'نمر' کہتے ہیں اور چارپائی چوبین اس معنی میں لفظ ہندی ہے لیکن اشعار بعض اہل ولایت میں واقع ہوئی ہے۔ (نصیر)

اب خاک سے نہنگ کی واں اک نہال ہے
شیر و پلنگ کا وہ سدا پائمال ہے

(در ہجو شخصے ... جلد دوم، ص ۳۱۰)

نکلتے نہ تھے اس طرف ہو کے شیر
پلنگ و نمر واں نہ رہتے تھے دیر

(اژدر نامہ، جلد دوم، ص ۳۴۷)

روانہ ہوئی فوج دریا کے رنگ
لگا کانپنے ڈر سے شیر و پلنگ

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۳)

پنجۂ گل و لاله : چند گل از یک شاخ رسته و در غنچگی به پنجۂ انگشت ها ماند۔

★ پھول کی پتّی۔ (جامع اللغات)

★ پھولوں کا گچھا۔ نیز پورا کھلا ہوا پھول۔ (نیّر مسعود)

پنجۂ گل کی طرح دیوانگی میں ہاتھ کو
گر نکالا میں گریباں سے تو دامن میں رہا

(دیوان اول)

خون خمیازہ کشِ عاشق و پنجۂ گل
دونوں نکلے ہیں تہِ خاک سے اب دست و بغل

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۱)

● پہلا داؤ ← داو اوّل

پیدا و پنہان : معروف و بمعنی پیدایی و پنهانی نیز۔

★ موجود ظاہر، سب کے سامنے۔ مقابل لفظ پنہان کے۔ (جامع اللغات)

پیدا ہے کہ پنہاں تھی آتش نفسی میری
میں ضبط نہ کرتا تو سب شہر یہ جل جاتا

(دیوان اول)

کیا اے سایۂ دیوار تو نے مجھ سے رو پنہاں
مرے اب دھوپ میں جلنے ہی کا آثار پیدا ہے

(دیوان اول)

ظاہر میں خورشید ہوا وہ نور میں اپنے پنہاں ہے
خالی نہیں ہے حسن سے چھپنا ایسے بھی پیدائی کا

(دیوان چہارم)

دائر سائر ہے یہ جہاں میں جہاں تہاں متصرف ہے
عشق کہیں ہے دل میں پنہاں اور کہیں پیدا ہے عشق

(دیوان پنجم)

ایک طرف جبریل آتا ہے ایک طرف لاتا ہے کتاب
ایک طرف پنہاں ہے دلوں میں ایک طرف پیدا ہے عشق

(دیوان پنجم)

عشق اپنا آپ ہی شیدا ہوا
تھا جو پنہاں پردے میں پیدا ہوا

(مثنوی در حال عشق، جلد دوم، ص ۲۴۵)

پیر گرگ بغل زن : از بعضی مسموع است که گرگ بنحوی راه میرود که میگویند بغل میزند لهذا مرغی را که بال ها برهم میزند بغل زن گویند۔

★ گرگ بغل زن: گھاگ۔ آزمودہ کار۔ (نثار)

منھ اگر گرگ بغل زن آگیا
دیکھیو پیٹھ اک جہاں دکھلا گیا

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۴)

دبی چپ لگا چلنے بھیڑوں کی چال
پریشاں ہے گرگِ بغل زن کا حال

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۶)

پیرو : بمعنی تابع و متبوع شهرت دارد بمعنی تتبع و پیروی نیز آمده۔

ایک میرے طرز پر کہنے لگا
دوسرا پیرو مرا رہنے لگا

(مثنوی در ہجو نا اہل ... جلد دوم، ص ۳۰۲)

پیسه : /بفتح و سکون تحتانی و سین مهمله / بمعنی زر و در هندی بمعنی فلس معین است و بمعنی مطلق زر مجازاً مستعمل شود بس از توافق لسانین باشد۔

★ بفتح وسین مہملہ بمعنی زر نقد اور اس معنی میں ہندی اور فارسی میں مشترک ہے۔ (نصیر)

کیا چیز ہے تو پیارے مفلس ہیں داغ تیرے
پیسے لیے پھرے ہیں زردار تیری خاطر

(دیوان دوم)

پیسوں پر رکھتے ہیں یہ لڑکے
عشق سیمیں تناں کو زر ہے شرط

(دیوان پنجم)

نائی نے پوچھا کہ پیسہ یا ٹکا
دمڑی یہ کیسی ہے میں قرباں گیا

(در مذمت آئینہ دار، جلد دوم ص ۳۱۳)

پیشانی : مأخوذست از پیشان و آنه که عبارت است از جبههٔ حیوان و یای

نسبت که بعضی از معانی آن در لغات قدیمه نوشته شده و بعضی بمعنی نشانه گاه و حوصله و استعداد آورده و قسمت و نصیب نوشته اند۔

★ ماتھا ۔ پیشانی ۔تختی ۔ بے شری لطائف سے اور مصطلحات میں بمعنی لیاقت ۔ شائستگی ۔ بہارعجم میں بمعنی وسعت ۔کشادگی ۔ نصیب ۔ قسمت ۔ (نصیر)

جو لکھی قسمت میں ذلت ہو سو ہو
خط پیشانی کوئی کیوں کر مٹائے

(دیوان پنجم)

پیش پیش و از پیش پیش : بزیادت حروف از بمعنی پیش که ترجمۂ قدام است۔ اول مشهور است۔

★ آگے آگے ۔ اہل فارس کبھی اس لفظ کے ساتھ از کا لفظ بھی ملا لیتے ہیں ۔(جامع اللغات)

جُل زربفت پوش فیل نشاں
کوہ زر سا ہے پیش پیش رواں

(مثنوی درجشن ہولی وکتخدائی، جلد دوم، ص۱۷۳)

پیش جنگ : کسی که در جنگ پیش از همه بکارزار آید۔

★ جو شخص لشکر سے آگے بڑھ کر لڑے ۔ (جامع اللغات)

★ میدان جنگ میں لڑنے کے لیے سب سے پہلے نکلنے والا ۔ (نیر مسعود)

● پیش جنگی :

بے تہی سے وہ پیش جنگی کر
دانتی دے دے گرے ہراول پر

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۵)

پیش خیز : بمعنی خادم و شاگرد و توجیه که اول بکشتی خیزد، و مقابل این پس خیز و این از محاورۂ مأخوذ ست۔

★ شاگرد۔ خادم۔ اردلی جو سواری کے وقت آگے آگے چلتا ہو۔ (جامع اللغات)

★ چالاک خدمت گار۔ گانا۔ بلند آواز سے شعر پڑھنا۔ (نصیر)

کج خرامی کا ہے فتنہ پیش خیز
چلنا اس کا جوں چلے شمشیر تیز

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۷)

رواں تھا کسو کی طرف تندوتیز
ہوا اس کے چلنے کی تھی پیش خیز

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۲)

پیش رو : خادم۔

★ خدمت گار جو سواری کے آگے ہو اور موسیقیوں کی اصطلاح میں راگ کا الاپنا اور شروع کرنا۔ (جامع اللغات)

دست کش نالہ پیش رو گریہ
آہ چلتی ہے یاں علم لے کر

(دیوان اول)

پیش رو دست دعا ہے وہی شے خواہش ہے
اور سب چیز سے ہم ہاتھ اٹھا بیٹھے ہیں

(دیوان پنجم)

نہیں آتا میسر لاش اٹھانا
کہ ہے درپیش یاں سے جلد جانا
کرے ہے عابدیں گر کچھ بہانہ
اٹھاتے ہیں گے اس پر تازیانہ
کہاں مقدور یہ اس ناتواں کا
کہ ہووے پیش رو اُس کارواں کا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۲۴)

شب ابر کہ پیش رو ہو دریا جس کا
آیا دل داغ کرگیا جس تس کا
اس سے ناگاہ ایک بجلی چمکی
کیا جانیے ان نے گھر جلایا کس کا

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۸۷)

لیکن اتنا بھی بر آشفتہ نہ ہوجانا کہیں
پیش رو رکھتے ہیں سارے خاطر واماندگاں

(ترکیب بند، جلد دوم، ص ۶۱۴)

پیش قبض (۱) : / بیای مجھول و قاف / فنی است از کشتی۔

★ نام ایک ہتیار کا جو چھرے کے قسم سے ہوتا ہے۔ نام کشتی کے داؤ کا جس کو کیلی کہتے ہیں بہار عجم سے (نصیر)

● ہتھیار:

آج رکھ آیا کمر میں پیش قبض
سو ہی کھینچی مجھ پہ گھر میں پیش قبض

(دیوان سوم)

پیشکش : آنچہ بزرگان را بگذارند۔

★ نذر، نیاز، تحفہ جو کسی کو دیا جائے۔ (جامع اللغات)

★ بمعنی نذرانہ۔ (نصیر)

دل نذر و دیدہ پیشکش اے باعث حیات
سچ کہہ کہ جی لگے ہے ترا کس مکان میں

(دیوان اول)

(۱) نوعی از اسلحہ معروف و نام فنی از کشتی۔ (آنند راج)

نیک نامی و تقاوت کو دعا جلد کہو
دین و دل پیشکش سادۂ خود کام کرو

(دیوان اول)

صید افگنوں سے ملنے کی تدبیر کریں گے
اس دل کے تیئں پیشکش تیر کریں گے

(دیوان اول)

مصروف یار چاہیے مرغ چمن سا ہو
دل نذر و دیدہ پیشکش و جاں فدائے گل

(دیوان سوم)

اس وقت ہے دعا و اجابت کا وصل میر
یک نعرہ تو بھی پیشکش صبح گاہ کر

(دیوان پنجم)

یہ کہہ کے آپھی بولا ہاں ریش اور فش
آتا ہے جو کہ اپنے تیئں سو ہے پیشکش

(در ہجو شخصے... جلد دوم، ص ۳۱۰)

نہ دعویٰ کروں گا قیامت کو بھی
کیا پیشکش میں امامت کو بھی

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۲۳)

پیش مصرع : بعضی مصرع دوم بیت گفته اند۔ صائب گوید :

باندک فرصتی از هم خیالان پیش می آید

تواند هر که صائب پیش مصرع را رسانیدن

و این خطاست چرا که پیش مصرع، مصرع اول بیت را گوید :

از تـو قبیـلـه ای بـه نـکویـی مثل شـود
چون پیـش مـصرعی کـه زمیـن غزل شود

و این رسم اهل سخن است که چون خواهند زمین تازه طرح کنند دیوان تـازه طرح کـنـنـده دیوان شخصی می بینند و پیش مصرع های غزلی را مـلاحـظـه مـی نمایند هرچه خوش آمد آن مصرع را ردیف و قافیه ساخته غـزل میگویند و آنچه میرزا صائب گفته سرش آنست که شاعر اول فکر ردیف و قـافـیـه میـکـنـد و میـخـواهد که لطف در مصرع دوم باشد چون مصرع مذکور گفته شود بعضی در رسانیدن مساهله۔ می نمایند لهذا می فرماید که پیش مصرع خوب و چست به مصرع دوم باید رسانید و پیش مـصـرع گفتن این مـصرع را من حیث الکنایت اگرچه از چست گفتن مؤخرست چنانکه بر شاعر ظاهرست۔

★ پہلا مصرع ہر ایک شعر کا۔ (جامع اللغات)

★ اگر دوسرا مصرع پہلے سے موجود ہو اور اس پر پہلا مصرع لگایا جائے تو اسے 'پیش مصرع' کہتے ہیں۔ (فاروقی: شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۳۸۸)

سرو تو ہے سنجیدہ لیکن پیش مصرع قد یار
ناموزوں ہی نکلے ہے جب دل میں اپنے تولیں ہیں

(دیوان چہارم)

●●●

باب التاء الفوقانیه

تا خون همراه و تا کشتن همراه و تا قتل همراه بودن : کنایه از کمال عداوت و دشمنی

★ انتہائی دشمنی رکھنا (غیر مسعود)

● تاخون همراه بودن = خون تلک رتک رتیں ہمراہ رہنا رہونا:

ہمراہ خوں تلک ہو ٹک پاؤں کے چھوٹے سے
ایسا گناہ مجھ سے وہ کیا ہوا کبیرا

(دیوان دوم)

رہا تھا خوں تیئں ہمرہ سو آپھی خون ہے حیف
رفیق تجھ سا ملے گا کہاں دلا مجھ کو

(دیوان دوم)

تری دوستی سے جو دشمن ہیں سب
انھوں کے بھی خوں تک میں ہمراہ ہوں

(دیوان ششم)

● تا قتل همراه بودن = تا قتل ساتھ رہمراہ ہونا:

ہم نہیں ملتے وگرنہ یار ہے تا قتل ساتھ
لوہو پی جاوے ہمارا ہم کو اب جو پائے وہ

(دیوان سوم)

جہاں جس کسو سے اسے چاہ ہے
وہیں اس کے تا قتل ہمراہ ہے

(مثنوی در حال افغان پسر، جلد دوم، ص ۲۴۷)

نکلتی نہ پلکوں سے کم راہ تھی
نگہ لیک تا قتل ہمراہ تھی

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲٦۷)

● قتل تک ہمراہ رہنا:

کہیں بیٹھے ہے جی میں ہوکر چاہ
کہیں رہتا ہے قتل تک ہمراہ

(دریاے عشق، جلد دوم، ص ۱۹۹)

تاریک : در اکثر استعمالات خاص است بمعنی نسبت تیرہ مثلا ہر چہ تاریک باشد آنرا تیرہ گویند بخلاف آنچہ تیرہ باشد ہمۂ آنرا تاریک نمیتوان گفت و در بعض جاھا غیر ازین بنظر آمدہ۔

★ یہ لفظ خاص اور لفظ تیرہ عام ہے۔ (نصیر)

عرق گرتا ہے تیری زلف سے اور دل سہمتا ہے
کہ شب تاریک ہے اور ٹوٹتے ہیں دم بدم تارے

(دیوان اول)

میں سودائی اس زلف تاریک کا
ہر اک مو سبب رنج باریک کا

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۴)

کبھو اس کی رہ میں جو اٹھتا غبار
تو وہ دشت تھا ایک تاریک غار

(اژدر نامہ، جلد دوم، ص ۳۳۸)

گھر کہ تاریک و تیرہ زنداں ہے
سخت دل تنگ یوسفِ جاں ہے

(درہجو خانۂ خود، جلد دوم، ص ۳۸۱)

تحریر : لفظ عربیست بمعنی نوشتن و فارسیان بمعنی خطوطیکه بر گرد خط و تصویر کشند نیز آرند۔

★ ...لکھنا۔ پاکیزہ بات کہنا۔ تنکری۔ باریک خطوط جو تصویروں پر بال کے قلم سے کھینچتے ہیں ...(نصیر)

نامے پہ لوہو رو رو خط کھینچ ڈالے سارے
یہ میر بیٹھے بیٹھے تحریر کیا نکالی

(دیوان دوم)

حیرت افزا ہے حسن ہر تحریر
مشق اس کی ہے قطعۂ تصویر

(درتعریف آغا رشید کہ خطاط بود... جلد دوم، ص ۲۸۷)

تحفه : لفظ عربیست بمعنی ارمغان و معنی غریب و عجیب مجازاً نیز آمده چنانکه گویند فلان چیز بسیار تحفه است و بمعنی تحفگی نیز۔

★ ارمغان۔ سوغات۔ اچھی چیز و عجب و غریب و عمدہ۔ (جامع اللغات)

آن میں کچھ ہیں آن میں کچھ ہیں
تحفۂ روزگار ہیں ہم بھی

(دیوان اول)

کیا سہل گذرتی ہے جنوں سے
تحفہ ہم لوگوں کا چلن ہے

(دیوان دوم)

طرہ ہائے زری و بادلہ تاس
تختہ ہائے دوشالہ تحفہ لباس

(در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۴)

بوزنہ یا کوئی تحفہ دہر کا
عزت افزا بندرابن شہر کا

(کپی کا بچہ، جلد دوم، ص ۳۲۴)

تخت حیران و تخت داود : نام دو کوہ ... و تخت لفظ عربیست بمعنی سریر و فارسیان بمعنی بکمال رسیدن دماغ مطلقاً و رسیدن افیون خصوصاً آرند چنانکہ (گویند) افیون فلانی تخت شدہ۔ (۱، ۲، ۳)

● دماغ تخت ہونا:

افیوں ہی کے تو دل شدہ ہم روسیاہ ہیں
ہو تخت کچھ دماغ تو ہم پادشاہ ہیں

(دیوان سوم)

تخت کیونکر نہ ہو دماغ خاک
دشت در دشت ہے گل تریاک

(در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

---

(۱) تخت شدن دماغ: چاق شدن دماغ از نشہ و مطلق رسیدن دماغ۔ (آنند راج)

(۲) تخت شدن افیون و تریاک: کنایہ از کمال نشہ مند شدن بامنھا گویند افیون فلانی تخت شدہ۔ (آنند راج)

(۳) تخت شدن دماغ: چاق ہونا دماغ کا۔ (جامع اللغات)

تخفیفه : ؍ بهر دوفا ؍ لفظ عربیست بمعنی دستار خردی که هنگام خلوت و جلوت بسر پیچیده آید و چون نسبت بعمامه سبک باشد او را تخفیفه خوانند و این از اهل زبان به ثبوت رسیده۔

★ چھوٹی پگڑی جو انسان سونے کے وقت سر پر باندھے۔ (جامع اللغات)

★ ایک قسم کی چھوٹی پگڑی۔ (آسی)

ابر سیہ قبلے سے آیا تم بھی شیخو پاس کرو
تخفیفے تک لٹ پٹے باندھو ساختہ ہی مدھ ماتے رہو

(دیوان پنجم)

تخفیفے شملے پیرہن و کنگھی اور کلاہ
شیخوں کی گاہ ان میں کرامات ہو تو ہو

(دیوان پنجم)

تخلص : لفظیکه شاعر برای خود مقرر کند چنانکه مشهورست و هر بیتی که شاعر تخلص خود در آن آرد۔

★ خلاصہ کرنا۔ کم کرنا اور وہ نام جو شاعر اپنی نظم میں مقرر کرے۔ (جامع اللغات)

ہم مرثیہ دل ہی کا اکثر کہا کرتے ہیں
اب کریے تخلص تو شائستہ ضمیری ہے

(دیوان سوم)

کر سگ تخلص اپنا جو آیا بروئے کار
اکراہ سگ لوند سے کرنے لگا دیار

(درہجو عاقل ... جلد دوم، ص ۳۱۷)

تخم حرام : حرام زاده و ولد الزنا۔

★ حرامی۔ حرام کا بچہ۔ ولد الزنا۔ حرام کا۔ (جامع اللغات)

سنیو اے اہل سخن بعد از سلام
چھیڑتا ہے مجھ کو اک تخم حرام

(در ہجو نا اہل ... جلد دوم، ص ۳۰۲)

تر تمائل خشک و بمعنی خجل و بی دماغ و آزردہ و برین قیاس تر آمدن۔
▲ بالفتح تفضیل کے واسطے آتا ہے بمعنی بہت۔ تازہ۔ آبدار۔ صاف۔ پاکیزہ جیسے شربت تر۔ شکر تر۔ کباب تر۔ بوسۂ تر۔ شعر تر۔ نغمہ تر۔ کافور تر۔ وسمۂ تر اور بمعنی نادم اور شرمندہ بھی آیا ہے۔ (نصیر)

★ تر آمدن: شرمندہ ہونا (غیر مسعود) ★ تر آمدن: شرمانا، خجل ہونا۔ (نثار)

● تر بمعنی خجل:

جل گیا یاقوت اس کے لعل لب جب ہل گئے
گوہر خوش آب انداز سخن سے تر ہوا

(دیوان دوم)

● تر آنا: شرمندہ ہونا:

یہ آنکھیں گئیں ایسی ہو کر در افشاں
کہ دیکھے سے آیا تر ابر گہر بار

(دیوان اول)

کھلنے میں ترے منہ کے کلی پھاڑے گریباں
ہلنے میں ترے ہونٹوں کے گل برگ تر آوے

(دیوان اول)

گل برگ ہی کچھ تنہا پانی نہیں خجلت سے
جنبش سے ترے لب کی یاقوت بھی تر آیا

(دیوان دوم)

وسعت بیاں کروں کیا دامان چشم تر کی
رونے سے میرے کیا کیا ابر سیہ تر آئے

(دیوان سوم)

سیل بلا جوشاں تھا لیکن پانی پانی شرم سے تھا
ساحل دریا خشک لبی دیکھے سے میری تر آیا

(دیوان پنجم)

یہ لہر آئی گئی زور کالے پانی تک
محیط اس مرے رونے کو دیکھ تر آیا

(دیوان ششم)

سن کے اس بات کو تر آئے ہم
بارے اک بھائی کے گھر آئے ہم

(درہجو خانۂ خود کہ بہ سبب شدت باراں خراب شدہ بود، جلد دوم، ص ۳۸۸)

جا کے ٹک سامنے اس کے تو بہت تر آوے
عرق شرم میں ڈوبا ہوا سب گھر آوے

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۸)

ترازو شدن تیر : عبارت است از برون رفتن یک سر تیر از چیزی، بہمین معنی شہرت دارد و گاهی بر گذشتن شاخ گاو وغیرہ بوضع مذکور نیز آمده۔

★ ٹل جانا تیر کا کمان میں یعنی چل جانا اور گذر جانا نشانہ سے۔ (جامع اللغات)

★ نصف تیر و نیزہ کسی چیز میں داخل ہونا اور نصف کماندار کی طرف رہنا۔ مقابل ہونا۔ برابر ہونا۔ چراغ ہدایت وغیرہ سے (نصیر)

★ تیر ترازو ہونا: تیر کا آدھا اندر آدھا باہر ہونا، تیر کا پورے طور پر پار نہ ہونا۔ (اردو لغت)

ہم پلہ اپنا کون ہے اس معرکے کے بیچ
کس کے ترازو یار کا تیر نگہ ہوا

(دیوان اول)

ٹل کر سامنے یوں بھی اب جو تیر ترازو ہو اس کا
کیا کیا لوہو پی کر دل کو اس پلّے پر لائے ہیں

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۴)

ترسل : لفظ عربیست و آن چیزیست که پارهٔ از نظم و نثر بهم آورده بخطوط مختلف بنویسند و اطفال دبستانرا برای خواندن دهند تا از هر قسم خط و عبارت مطلع شوند و در هندوستان مرسوم است که مکاتیب مختلف الخطوط را بهم چسپانیده باطفال دہند برای سواد روشن کردن و آنرا ملاطفه گویند و از شعر استادان همین معلوم میشود۔

★ مجموعہ خطوں کا جو لڑکوں کے مطالعے کے واسطے جمع کر رکھتے ہیں تا کہ ان کے پڑھنے سے لڑکوں کا ملکہ بڑھے۔ (جامع اللغات)

★ انشاء ۔ مختلف خطوں میں لکھی ہوئی نظموں اور نثر کی عبارتوں کا مجموعہ جس سے مدرسے کے بچوں کو ہر طرح کی تحریریں اور عبارتیں پڑھنے اور سمجھنے کی مشق ہو جائے۔ (مسعود حسن رضوی)

★ نظم و نثر کی کچھ عبارتیں مختلف خطوں میں لکھ کر بچوں سے پڑھوائی جاتی ہیں تا کہ انھیں ہر طرح کے خط کی شناخت ہو جائے ۔ اسے ملاطفہ بھی کہتے ہیں۔ (نثار)

★ مکتوب ۔ وہ کاغذ جس میں بہت سے خط جوڑے جاتے ہیں اور شکستہ خط پڑھنے کی مشق کے لیے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ (آسی)

شرم آتی ہے پھونچتے اودھر
خط ہوا شوق سے ترسّل سا

(دیوان دوم)

طول رکھتا ہے درد دل میرا
لکھنے بیٹھوں تو خط ترسّل ہو

(دیوان دوم)

کیا بات رہ گئی ہے مرے اشتیاق سے
رقعہ کے لکھتے لکھتے ترسّل لکھا گیا

(دیوان ششم)

تسمہ بازی: نوعی از قمار که مردم بسیار در آن فریب خورند و ظاهراً دوال بازی نیز همانست۔

★ دغا و فریب ۔ ایک قسم کا جوا ۔ مصطلحات سے (نصیر)

نہ رہ مطمئن تسمہ باز فلک سے
دغا سے یہ بہتوں کی کھینچے ہے تسمیں

(دیوان پنجم)

تقلید: لفظ عربیست بمعنی پیروی دیگری کردن و این مقابل تحقیق است و در فارسی بمعنی تقلید کردن در کردار و گفتار شخصی یا خود را نمودن به هیئت او از راه ظرافت یا خصومت که مردم از آن در تعجب و خنده در آیند چنانکه فارسی در گلدسته اندیشه در تعزیت نامۀ تقی معرف نوشته بنابرین حجت معرف عباس آباد اصفهانی مولانا محمد نقی تبریزی از جمیع تباهی و کافۀ معاصی قولا و فعلا خصوصاً استهزاء عیب مسلمانان و استخفاف و تقلید مؤمنان نادم و پشیمان گشت۔

★ گردن بند گردن میں ڈالنا ۔ کوئی کام کسی کے ذمے کرنا ۔ کسی کام کے ذمہ دار ہونا ۔ مجازاً کسی کی پیروی بغیر دریافت حقیقت اُس کی کے کرنا ۔ منتخب اور کنز سے (نصیر)

مطرب آکر جو کرے چنگ نوازی تو تم
پیرہن مستوں کی تقلید سے انعام کرو

(دیوان اول)

جس کی تقلید کی سو ویسی طرح
اصل ہوتی نہیں ہے ایسی طرح

(مثنوی در جشن ہولی وکتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۲)

دیکھ کر ان کی خرامی پاے سرو
ایک کوّے نے کی تقلید تدرو

(مثنوی در ہجو نا اہل... جلد دوم، ص ۳۰۵)

تک تک : / بفتح هر دو فوقانی و هر دو کاف تازی / آواز پای وقت دویدن و تک تک پا رفتن کنایه از ترسانیدن است۔

★ تک تکِ پا: ادنیٰ اشارہ، ٹٹکاری، چلنے کی آواز، ڈرانے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ (نثار)

عشق اگر ہے مرد میداں مرد کوئی عرصے میں لائے
یکسر ان نامردوں کو جو ایک ہی تک تک پا میں اٹھائیں

(دیوان پنجم)

تکیه : لفظ عربیست بمعنی متکا نیز آمده و بمجاز پناه را گویند و بمعنی مکان بودن فقیران را چنانکه تکیۂ میرزا صائب ... بهرحال بمعنی متکا بسیار آمده است...

★ عربی لفظ ہے کسی چیز پر پیٹھ رکھنا۔ پیٹھ کا سہارا۔ پیٹھ کا ٹیکن۔ فقیروں کے رہنے کا مکان۔ چراغ ہدایت سے اور بہار عجم میں لکھا ہے کہ تکیہ بمعنی بالش یعنی سر کے نیچے رکھنے کی چیز اور وہ چیز کہ جس پر تکیہ کریں۔ (نصیر)

اس پہ تکیہ کیا تو تھا لیکن
رات دن ہم تھے اور بستر تھا

(دیوان اول)

بے مے و مغبچہ اک دم نہ رہا تھا کہ رہا
اب تلک میر کا تکیہ ہے خرابات کے بیچ

(دیوان اول)

اب کے بگڑے گی اگر ان سے تو اس شہر سے جا
کسو ویرانے میں تکیہ ہی بنا بیٹھیں گے

(دیوان اول)

بید سا کانپتا تھا مرتے وقت
میر کو رکھیو مجنوں کے تکیے

(دیوان اول)

دریوزہ کرتے گذری گلیوں میں عمر اپنی
درویش کب ہوئے ہم تکیہ کہاں بنایا

(دیوان دوم)

میں تو بستر پہ دل شکستہ اداس
چاند سا منھ انھوں کا تکیے پاس

(معاملات عشق، جلد دوم ص ۲۱۷)

ایک تکیہ نہ جس میں فرش کاہ
حال درویش قابل صد آہ

(مثنوی تنگ نامہ، جلد دوم، ص ۲۹۸)

تل : / بفتح و تخفیف لام شہرت دارد و بتشدید نیز آمده ... (بمعنی پشته

و کوه خرد و جز آن۔ حاشیۂ چراغ) :

★ بالفتح وتخفیف لام و نیز بالتشدید بمعنی بلند زمین۔ ٹیکرا۔ ٹیلہ۔ (نصیر)

★ زمین بلند اور پشتہ اور ریگ کا تودہ۔ (جامع اللغات)

★ ریت وغیرہ کا ٹیلہ۔ (آسی)

نکلے ہے لالہ زبس چاک کر اب سینۂ تل
آتش گل سے جلا کرتا ہے سارا جنگل

(در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۱)

تماشا : در کتب دیگر نوشته ام که این لفظ عربیست بمعنی باهم رفتن، بمعنی دیدن مستعملست چنانکه لفظ سیر و با لفظ کردن و دیدن مستعمل شود۔

★ آپس میں پیادہ چلنا۔ فارسی میں سیر کرنا۔ دیکھنا و ہنگامہ (جامع اللغات)

★ عربی لفظ ہے ۔ مصدر ہے باب تفاعل سے ۔ اصل میں تماشی ہے ۔ فارسی داں ایسے مصدروں میں یا الف سے بدل کرتے ہیں ۔ اصل لغت میں تماشا بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ پیدل جانا ۔ چونکہ اکثر یار دوستوں کے ساتھ سیر و تماشے کو پیدل جاتے ہیں اس لیے عرف میں بمعنی سیر۔ شوق سے کوئی چیز دیکھنا مستعمل ہے اور اسی سبب سے دیکھنے سے منسوب ہے اور تماشا ساتھ لفظ کردن کے مستعمل ہے اور بمعنی ہنگامہ یعنی انبوہ کے بھی آیا ہے اور بہار عجم میں لکھا ہے کہ تماشا ساتھ لفظ داشتن ، کردن، نمودن، دیدن کے مستعمل ہے۔ (نصیر)

● تماشا:

ساکن کو ترے کب ہے تماشے کا دماغ
آئی فردوس بھی چل کر نہ ادھر کو جھانکا

(دیوان اول)

ہوتا ہے یاں جہاں میں ہر روز و شب تماشا
دیکھا جو خوب تو ہے دنیا عجب تماشا

ہر چند شور محشر اب بھی ہے در پہ لیکن
نکلے گا یار گھر سے ہووے گا جب تماشا

(دیوان اول)

جس طرف دیکھو معرکہ سا ہے
شہر ہے یا کوئی تماشا ہے

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۰)

عشق پردہ در نہ ہو رسوا کرے
پھر تماشا ہے جو کچھ پردہ کرے

(مثنوی در حال عشق، جلد دوم، ص ۲۴۵)

● تماشا دیدن = تماشا دیکھنا:

بھڑکے ہے آتش غم منظور ہے جو تجھ کو
جلنے کا عاشقوں کے آ دیکھ اب تماشا

(دیوان اول)

طالع جو میر خواری محبوب کو خوش آئی
پر غم یہ ہے مخالف دیکھیں گے سب تماشا

(دیوان اول)

تماشے دیکھتے ہنستا چلا آ
کرے ہے شیشہ بازی میرا رونا

(دیوان اول)

ہر روز نیا ایک تماشا دیکھا
ہر کوچے میں سو جوان رعنا دیکھا
دلّی تھی طلسمات کہ ہر جاگہ میر
ان آنکھوں سے ہم نے آہ کیا کیا دیکھا

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۸۷)

● تماشا نمودن = تماشا دکھانا:

ان نے تو تیغ کھینچی تھی پر جی چلا کے میر
ہم نے بھی ایک دم میں تماشا دکھا دیا

(دیوان اول)

یاں فقط ریختہ ہی کہنے نہ آئے تھے ہم
چار دن یہ بھی تماشا سا دکھایا ہم نے

(دیوان اول)

● تماشا کردن = تماشا کرنا:

تجھے گر چشم عبرت ہے تو آندھی اور بگولے سے
تماشا کر غبار افشانی خاک عزیزاں کو

(دیوان اول)

ابھرا ے نقش شیریں بے ستوں اوپر تماشا کر
کہ کارستانیاں تیرے لیے فرہاد کرتا ہے

(دیوان دوم)

تمیز : لفظ عربیست بمعنی شناختن و دریافتن، بوزن تفعیل، و یک یاء را حذف نمایند بنا بر تخفیف چنانکه در لفظ تغیر که آن نیز بروزن تفعیلست و عجب از مردم زباندانی که به تخفیف هر دو لفظ قائل

نیستند و آن از کمال عدم تبیعت است و نیز در کتب دیگر نوشته ام مصدر عربیست که تصریف آن بطریق فارسی است درست مثل فهمیدن و رقصیدن و طلبیدن و بلعیدن و غلونیدن و در شعر میر یحیی کاشی طلوعیدن نیز دیده شده درینولا در شعر سالک یزدی تمیزد مأخوذ از تمیز نیز دیده شده و این تصرف نه از قسم تصرفات طرزی و فوقی در امثال آنهاست که آنها عمداً تصرف جائز داشته اند مثل مدینندم بمعنی طواف مدینه کردم۔

★ تمیز بروزن تجویز، تمیز بروزن عزیز: فرق کرنا۔ جدا کرنا۔ الگ کرنا۔ (جامع اللغات)

کہیے جو تمیز اس کو کچھ اچھے برے کی ہو
دل جس کسو کا پایا چٹ ان نے اڑا رکھا

(دیوان اول)

تنک رو : /بضمتین/ صاحب شرم و خجالت۔

★ ۱۔ شرمیلا۔ ۲۔ ذرا سے اصرار پر راضی ہوجانے والا۔ (نیّر مسعود)

دعوائے قیامت کا مرے خوف اسے کیا
اک لطف میں وہ مجھ سے تنک رو کو منا لے

(دیوان اول)

تنگ : ضد گشاد و بمعنی کم یاب ضد ارزان نیز مخلص کاشی گوید :

ز تقویم خطش آگہ نیم لیک اینقدر دانم
کہ در این ماہ مشک ارزان و شکر تنگ خواهد شد

خط آیا ہے گرد اس لب کے
شاید شکر تنگ ہو اب کے

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۳)

تنگ : بمعنی مشهور سابق هم نوشته شده که جامه در بر تنگ و بر بالا
تنگ هر دو درست است۔

★ بفتح اول جو چیز فراخ نہ ہو، سکڑا ہوا، بھچا ہوا مثلاً جامہ تنگ و کفش تنگ و قبائے
تنگ۔ (جامع اللغات)

تنگ قبائی کا سماں یار کی
پیرہن غنچہ کو تہ کر گیا

(دیوان اول)

لطف قبائے تنگ پہ گل کا بجا ہے ناز
دیکھی نہیں ہے ان نے تری چولی چس رہی

(دیوان اول)

تنگ چولی سو جگہ سے کسماتے ہی چلی
تنگ درزی سے کبھی ملتا نہیں وہ تنگ پوش

(دیوان پنجم)

شیخ کو اس بھی سن میں ہے گی ہوس
تنگ پوشی سے چولی چاہے چس
ہوگا سن شریف ساٹھ برس
دانت ٹوٹے گیا ہے کلہ دھس
دیکھ رنڈی کو بہہ چلے ہے رال

(در بیان دستخطی فرد، جلد دوم، ص ۴۱۴)

ہوگیا مجھ سے جو مانوس تو مرزا ہوگا
پوشش تنگ کا مصروف مہیا ہوگا

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۱)

اپنی بج دیکھنے سے تجھ کو رہائی نہ ہوئی
اک بلا جی کی ہوئی تنگ قبائی نہ ہوئی

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۸۱)

تنگ درزی : / بفتح و سکون نون و کاف فارسی و فتح دال مهمله و سکون رای مهمله و زای معجمهٔ بیاء رسیده / چسپان اختلاطی(۱)۔

★ بمعنی جوڑنا۔ ملانا۔ اختلاط۔ چراغ ہدایت سے اور بعضے کہتے ہیں بمعنی پیوستگی۔ دو یا کئی چیزوں کا وصل کرنا کہ جوڑ غور کرنے سے معلوم ہو۔ (نصیر)

★ جوڑوں کا ایسا ملاپ کہ بظاہر نظر آئیں، باریک سلائی، چست سلائی۔ (اردو لغت)

تنگ پوشی تنگ درزی اس کی جی میں کھب گئی
کیا ہی وہ محبوب خوش ترکیب خوش پوشاک تھا

(دیوان پنجم)

تنگ چولی سو جگہ سے کسمساتے ہی چلی
تنگ درزی سے کبھی ملتا نہیں وہ تنگ پوش

(دیوان پنجم)

تنگ چولی نے تو مارا تنگ درزی سے ہمیں
خاک بھی برباد کی دامن درازی خوب کی

(دیوان ششم)

ته بازار : / باضافت و بی اضافت / عبارت از بازار و ته بازاری مردم اهل حرفه مثل طباخ و کبابی و نانبای و پالان دوز وغیرهم که در بازار دکان

۱۔ چسپاں اختلاطی :

رنگ صحبت دیکھ کر رنگ اور لائے　　　اس کو چسپاں اختلاطی خوش نہ آئے

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۴)

داشته باشند و لهذا اجلاف را ته بازاری گویند۔

★ تہ بازار، تہ بازاری: بازار میں پھرنے والے لوگ جو دوکان دار نہ ہوں مثل دلال و مردم اجلاف وفرومایہ اور وہ محصول جو سرکار راستہ پر بیٹھنے والوں سے وصول کرے۔ (جامع اللغات)

★ سڑک پر لگنے والا بازار۔ پینٹھ، کبابی، نان بائی، پالان دوز وغیرہ۔ (نثار)

کہا میں شوق میں طفلان تہ بازار کے کیا کیا
سخن مشتاق ہیں اب شہر کے پیر و جواں میرے

(دیوان دوم)

میر کو طفلان تہ بازار میں
دیکھو شاید ہو وہیں وہ دل فروش

(دیوان سوم)

جوانی میں نہ رسوائی ہوئی تا میر غم کھینچا
ہوئے اطفال تہ بازار گاہک جی کے پیری میں

(دیوان پنجم)

طفل تہ بازار کا عاشق ہوں میں
دل فروشی کوئی مجھ سے سیکھ جائے

(دیوان پنجم)

بیچتا سر کیوں نہ گلیوں میں پھروں
میں ہوں خواہاں طفل تہ بازار کا

(دیوان ششم)

ته داشتن : داشتن معنی دقیق و غامض۔ یکی از متاخرین گوید :

بیت

ز حرف من بگذر سرسری که ته دارد

● تہ دار:

بلا تہ دار بحر عشق نکلا
نہ ہم نے انتہا لی ابتدا میں

(دیوان دوم)

وہ زلف نہیں منعکس دیدۂ تر میر
اس بحر میں تہ داری سے زنجیر پڑی ہے

(دیوان دوم)

سیل سے ہلکے عاشق ہوں تو جوش وخروش بھریں آویں
تہ پائی نہیں جاتی ان کی دریا سے تہ دار ہیں ہم

(دیوان پنجم)

غزل بحر کامل میں تہ دار کہہ
کہ اڑ جائے میر اس بکھیرے کی تہ

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۷)

● تہ داری:

تہ داری کچھ دیدۂ تر کی میر نہیں کم دریا سے
جوشاں شور کناں آجاوے یہ شعلہ سیلاب نہ ہو

(دیوان پنجم)

● تیر ترازو ہونا ← ترازو شدن تیر

تیر روی ترکش : تیر خوب و برگزیده که بروی ترکش جای سازند و در آن گذارند۔

★ جو تیر ترکش کے سب تیروں سے اچھا اور بہتر ہو۔ (جامع اللغات) ★ بہت اچھا

تیر کہ جس کو ترکش سے باہر رکھتے ہیں۔ چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ سب سے عمدہ اور چنا ہوا تیر جس کے لیے ترکش پر الگ جگہ بنائی جاتی ہے۔ (غیر مسعود)

ادھر مت کر نگاہ تیز جا بیٹھ
نہ تیر روے ترکش یوں چلا بیٹھ

(دیوان سوم)

تیشه : / بیای مجهول / اوزار نجاران و سنگتراشان که سنگ را بدان کنند و آن پاره آهنی باشد بشکل انگشت آدمی و سر تیزی دارد و به هندی آنرا تانگی گویند ... و نیز تیشهٔ نجاری که آنرا به هندی بسبوله (۱) گویند و بدینمعنی در فارسی آمده که : اره باش تیشه مباش ... برین تقدیر هر دو تیشه جدا باشد و غالباً تیشهٔ سنگتراشی در ولایت بصورت تیشه نجاری باشد چنانکه تیشهٔ گلکاران که تعمیر از خشت سازند و تیشه ایشان بشکل تیشه نجاری بود غایتش خرد تر از آن است.

فرہاد ہاتھ تیشے پہ ٹک رہ کے ڈالتا
پتھر تلے کا ہاتھ ہی اپنا نکالتا

(دیوان اول)

طور پر جا کے شعلہ پیشہ رہا
بے ستوں میں شرار تیشہ رہا

(دریاے عشق، جلد دوم، ص ۱۹۹)

● تیغ بیٹھنا ← نشستن تیغ

●●●

(۱) بسولا

باب الجیم تازی

جاده : / بتشدید دال / لفظ عربیست بمعنی راه و فارسیان بمعنی خطی که در راه از آمد و رفت راهروان پیدا شود استعمال کنند و اکثر به تخفیف خوانند و گاهی بتشدید که اصل است نیز۔

★ پاؤں کے نقش جو راستہ چلنے والوں سے زمین پر پڑ جاتے ہیں عموماً راہ کے معنی میں استعمال کیے جاتے ہیں (جامع اللغات)

★ راہ باریک اور سیدھی جو جنگل میں لوگوں کی آمدورفت سے نمود ہو۔ پگڈنڈی۔ فارسی میں تخفیف دال سے مستعمل ہے۔ کنز وغیرہ سے (نصیر)

اس جنوں پر میر کوئی بھی پھرے ہے شہر میں
جادۂ صحرا سے کر سازش جو تجھ سے راہ ہے

(دیوان اول)

صدرنگ جلوہ گر ہے ہر جادہ غیرت گل
عاشق کی ایک پاوے کیونکر قرار خواہش

(دیوان دوم)

گھاس ہے میخانے کی بہتر ان شیخوں کے مصلے سے
پاؤں نہ رکھ سجادے پہ ان کے اس جادے سے راہ نہ کر

(دیوان چہارم)

پامالی میں مثل جادہ
نقش قدم سا خاک افتادہ

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۱)

جارو : /مخفف جاروب/ و در ہندوستان نیز بھمین معنی مستعمل است لیکن ہندی جھارو (۱) بجیم مخلوط التلفظ بہاء است و لفظ فارسی مخفف جاروب پس یکی نباشد و این از اتفاقا تست نہ از توافق لغات۔

★ مخفف جاروب جس کے معنی جھاڑو کے ہیں جس سے گھر صفا کرتے ہیں۔ (جامع اللغات)

لے جھاڑو ٹوکرا ہی آتا ہے صبح ہوتے
جاروب کش مگر ہے خورشید اس کے ہاں کا

(دیوان اول)

اکھڑی دہلیز سب منڈیر گری
لہر پانی کی جھاڑو دیتی پھری

(در ہجو خانۂ خود کہ بہ سبب شدّت باراں خراب شدہ بود، جلد دوم، ص ۳۸۷)

جامہ از مصحف پوشیدن : کنایہ از غایت قسم خوردن۔

★ قرآن کا جامہ پہن کر آنا: مراد یقین دلانے کی بہتر سے بہتر تدبیر کرنا۔ (آسی)

● جامۂ مصحف پہننا:

خط سے آگے مہر و وفا کا دعوئ سب کچھ صادق تھا
جامۂ مصحف گو پہنے وہ کون کرے ہے باور آج

(دیوان چہارم)

(۱) جھاڑو۔

● قرآن کا جامہ پہننا:

مت مانیو کہ ہوگا یہ بے درد اہل دیں
گر آوے شیخ پہن کے جامہ قرآن کا

(دیوان اول)

جامۂ ببری: جامه که نقش های آن پولک پولک مثل پوست شیر و ببر بود۔

★ ببری لباس: مراد ببر کی کھال کا لباس۔ ایسے لباس اکثر فقرا پہنتے ہیں۔ (آسی)

★ ایسا کپڑا جس پر شیر کی کھال کے سے نقش بنے ہوں۔ (مسعود حسن رضوی)

جو درویش پہنے ہے ببری لباس
تو پھر عینہٖ شیر ہے ببر ہے

(دیوان پنجم)

پہن بیٹھے ہیں شیر ببری لباس
کریں لوگ شاید فقیری کا پاس

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۵۸)

جامه در خون کشیدن: رنگ کردن جامه بخون۔

★ کسی کو مارنا۔ قتل کرنا۔ (جامع اللغات) ★ خون میں لت پت ہونا۔ (نثار)

● جامہ خون میں کھنچنا:

کھنچتے ہیں جامے خوں میں کن کن کے میر دیکھیں
لگتی ہے سرخ اس کے دامن کے تئیں سنجاف اب

(دیوان سوم)

● جامہ خون میں کھینچنا:

اپنی تیغ ستم جو اینچے عشق
جامے بہتوں کے خوں میں کھینچے عشق

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۱)

● جامیں لوہو میں کھینچنا:

کفن میں ہی نہ پہنا وہ بدن دیکھ
کھنچے لوہو میں بہتیروں کے جامیں

(دیوان دوم)

کفن کیا عشق میں میں نے ہی پہنا
کھنچے لوہو میں بہتیروں کے جامیں

(دیوان سوم)

● کپڑے خون میں بھرنا:

لڑکا ہی تھا نہ قاتل ناکردہ خوں ہنوز
کپڑے گلے کے سارے مرے خوں میں بھر چلا

(دیوان دوم)

جامہ گذاشتن : کنایہ از مردن۔

★ لباس چھوڑنا یعنی مرجانا۔ (جامع اللغات) ★ مرنا اولیا اور سلاطین کا۔ چہار شربت وغیرہ سے (نصیر) ★ مرجانا۔ (نیر مسعود، نثار)

★ جامہ گذاری: مرجانا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۵۸۸)

زخم دامن دار جگر سے جامہ گذاری ہو نہ گئی
ظلم نمایاں اب کوئی جو ایجاد کرو تو بہتر ہے

(دیوان چہارم)

● جامۂ مصحف پہننا ← جامہ از مصحف پوشیدن.

جان در یک قالب : / بکسر نون / کنایہ از کمال اخلاص کہ باتحاد و یگانگی کشد اگرچہ در عرف یک جان دو قالب مشہور ست۔

★ یعنی کمال محبت و اخلاص و اتحاد و یگانگت جو دو شخصوں میں ہو اور جو جملہ یک جان

دو قالب مشہور ہے اُس کی کوئی سند پائی نہیں گئی۔ (جامع اللغات)

سگ و گربہ ہیں دو ہمارے ہاں
دو ہیں قالب اور ان کی ایک ہے جاں

(در تعریف سگ و گربہ ... جلد دوم، ص ۳۳۰)

جاویدن لب : بمعنی (خائیدن لب) و بمجاز گزیدن لب۔

● ہونٹھ چبانا:

جو ہوتے میر سو سر کے نہ کرتے اک سخن ان سے
بہت تو پان کھاتے ہونٹھ غصے سے چباتے تم

(دیوان پنجم)

جای دندان : گوشتی که دندانها از آن روید و بعربی لثه خوانند۔

ہنسوں کیونکے ہستی میں دنداں نما
کہ ہے جاے دنداں ہی دنداں نما

(مثنوی در بیان دنیا، جلد دوم، ص ۲۷۸)

زانو پہ قد خم شدہ سر کو لایا
جاے دنداں کو ہم نے خالی پایا
آنکھوں کی بصارت میں تفاوت آیا
پیری نے عجب سماں ہمیں دکھلایا

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۸۷)

جای فلانی خالی و جای فلانی پیدا : هر دو در مقام یاد شخصی گویند بلکه از جهت یمن ترکیب دوم اولی است۔

★ یہ فقرہ کسی کی یاد کی جگہ بولتے ہیں یعنی اس جگہ وہ چاہیے۔ مصطلحات سے (نصیر)

نہ خالی رہے گی مری جا گہ گر میں
نہ ہوں گا تو اندوہ بسیار ہو گا

(دیوان اول)

آئی بہار و گلشن گل سے بھرا ہے لیکن
ہر گوشۂ چمن میں خالی ہے جائے بلبل

(دیوان اول)

اتنی تو جا خالی رہی ہے بزم خوش میں تمھارے سوا
جن کو کہیں جا گہ نہیں ملتی پہلو میں ان کے جا دو ہو

(دیوان پنجم)

اے تازہ نہال عاشقی کے مالی
یہ تونے طرح ناز کی کیسی ڈالی
سب تجھ سے جہاں بھرا ہے تس کے اوپر
دیکھیں ہیں کہ جاے ہے گی تیری خالی

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۹۳)

جراحت : در عربی بمعنی مطلق زخمست و در فارسی بمعنی زخم کہنہ و ناسور نیز استعمال کنند۔

★ بالکسر۔ زخم اور گھاؤ اور بالفتح خطا ہے۔ بہار عجم وغیرہ سے (نصیر)

دل میں ناسور پھر جدھر چاہے
ہر طرف کوچۂ جراحت ہے

(دیوان اول)

کب مشت نمک سے ہوئی تسکین جراحت
لب چش ہے نمک سار مرے زخم کہن کا

(دیوان پنجم)

جرہ : /بضم و تشدید رای مهمله/ جانور معروف و تحقیق آن در لغات قدیمه نوشته و بمعنی جدولی کوچک که از جدول بزرگ بریده آرند۔

★ بالضم ورائے مہملہ مشدد بمعنی دلیر و شجاع۔ گھوڑا سواری کا اور بمعنی مطلق نر عموماً اور باز نر خصوصاً۔ نر کو جرہ کہتے ہیں اور مادہ کو باز بولتے ہیں اور بہ نسبت باز کے جرہ چھوٹا ہوتا ہے اور کم شکار اور ضعیف اور اس معنی میں ترکی ہے۔ بہار عجم وغیرہ سے (نصیر)

● بمعنی معروف:

بٹیر اور تیتر کا ہے کیا شمار
کہ باز آ گئے جرے کرتے شکار

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۷)

اڑے ہاتھ دو چار جرے کہاں
رہے مرغ آبی جہاں کے تہاں

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۵۸)

جریدہ : لفظ عربیست بمعنی معروف (یعنی : نامه، نبشته، روز نامه ۔حاشیۂ چراغ) و بمعنی چوبی که در هر دو بغل موتی گزارند موافق مذهب امامیه۔

★ بمعنی تنہا۔ شاخ درخت بے برگ کی۔ دفتر لکھنے والوں کا۔ منتخب وغیرہ سے (نصیر) ★ دفتر۔ (مسعود حسن رضوی) ★ دفتر۔تنہا۔ (آسی)

● بمعنی معروف:

مانند حرف صفحۂ ہستی سے اٹھ گیا
دل بھی مرا جریدۂ عالم میں فرد تھا

(دیوان اول)

علاقہ دل کا لکھوائے گا دفتر ہاتھ سے تیرے
تجرد کے جریدوں میں قلم سا فرد ہو گا تو

(دیوان دوم)

سائے سے اپنے وحشت ہم کو رہی ہمیشہ
جوں آفتاب ہم بھی کیسے رہے جریدہ

(دیوان دوم)

ممکن نہیں کہ وصف علیؓ کوئی کر سکے
تفرید کے جریدے میں وہ پہلی فرد ہے

(دیوان دوم)

دفتر اعمال میرا بھول جاویں میر کاش
ہے قیامت اس جریدے کو جو دیکھیں فرد فرد

(دیوان سوم)

کر ٹک دل کا راز نہانی
ثبت جریدہ میری زبانی

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۰)

اپنی تو بدزبانی نہ تھی خامے کا شعار
پر یہ بھی ہے جریدۂ عالم میں یادگار

(در ہجو شخصے... جلد دوم، ص ۳۱۱)

جعبه : / بضم اول و به سکون عین مهمله و فتح بای موحده / لفظ عربیست بمعنی ترکش و سر پوش تیر چنانکه جعبه و طبق باشد۔

★ ترکش تیروں کا اور چھوٹا جھابہ یا ٹوکرا جس میں میوہ رکھتے ہیں اور سر پوش طبق کا (جامع اللغات) ★ بروزن کعبہ بمعنی ترکش۔ بہار عجم وغیرہ سے (نصیر)

لطف کے ساتھ نعمتوں کا وفور
زیر ہر جعبہ قاب ہے پر نور

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۴)

کس کو اسباب یہ میسّر ہیں
ظرف سیمین بعبۂ زر ہیں

(ایضاً)

جگر کردن : جرأت کاری کردن۔

★ حوصلہ کرنا۔ جرأت دلیری کرنا۔ (جامع اللغات)

● جگر کرنا:

دل زخمی ہو کے تجھ تئیں پہنچا تو کم نہیں
اس نیم کشتہ نے بھی قیامت جگر کیا

(دیوان اول)

خوباں کا کیا جگر جو کریں مجھ کو اپنا صید
پہچانتا ہے سب کوئی تیرے شکار کو

(دیوان اول)

بارے کل ٹھہر گئے ظالم خونخوار سے ہم
منصفی کیجیے تو کچھ کم نہ جگر ہم نے کیا

(دیوان دوم)

پھر وہیں سے دے صلہ رخصت کیا
اک مصاحب نے جگر کر کر کہا

(مثنوی تنبیہ الجہال، جلد دوم، ص ۲۷۷)

جمع افکنی : نوعی از تیر اندازی که تیرهای بسیار در یکجا زنند۔

★ ایک قسم کا کمال تیر اندازی کا کہ بہت سے تیر ایک جگہ ماریں۔ چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ ایک نشان پر بہت سے تیر مارنا (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۷۵)

اس پریشان کو نشانہ کر
یار نے جمع افگنی کی ہے

(دیوان ششم)

جمع افگنی سے ان نے ترکش کیے ہیں خالی
کس مرتبے میں ہو گی سینوں کی خستہ حالی

(دیوان ششم)

جملگی : / بضم و فتح لام و کاف فارسی بیاء رسیده / بمعنی همه . . .
مخفی نماند که حرف 'گی' کلمۂ مصدرست در اواخر کلماتی که های مختفی یا آنچه بدان ماند ملحق شود پس درین صورت هر جملگی زائد خواهد بود۔

★ سب۔ سب کے۔ تمام۔ (جامع اللغات)

★ بکاف فارسی بمعنی تمام اور اس لفظ میں (یے) مصدری ہے بمعنی جملہ ہونا اور جو 'ہا' کے آخر جملہ کے ہے حالت نسبت میں کاف فارسی سے بدل ہوا ہے جیسا کہ پردگی اور خانگی میں اور بعض محققین نے لکھا ہے کہ ہوسکتا ہے اگر جملگی ہو اصل جیسے بتمامی کہ بدون یا کے مستعمل ہے۔ بہار عجم سے (نصیر)

درد فراق دلبر دے ہے فشار بے ڈھب
ہو جائے جملگی خوں شاید شتاب اب دل

(دیوان پنجم)

سر تا قدم ثبات دل و جملگی ادب
صورت پکڑ کے سامنے آیا تھا لطف رب

(مخمس در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۰۹)

سنگ سے پھر لعل نکلا بے بہا
یعنی وہ دل جملگی خوں ہوگیا

(مثنوی در حال عشق، جلد دوم، ص ۲۴۵)

غالباً صبح آج کل ہووے
برطرف جنگی خلل ہووے

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۴۷۷)

کیا تپ نے تن میں چھوڑا، خوں جمنگی نچوڑا
خالی پدر کا گھوڑا دکھلاویں غیر کوڑا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۷۶)

جمنه : / بفتح نون / نام دریای معروف در هند که زیر شاه جهان آباد و دهلی و اکبر آباد جاریست قدما مثل امیر خسرو علیه الرحمه وغیره چون بواو آورده اند چنانکه از کتب ایشان به ثبوت میرسد که دراصل هندی جمناست بالف۔

★ جمنہ و جمنا: نام ایک دریا کا ہے جو دہلی اور آگرہ کے نیچے بہتا ہے۔(جامع اللغات)

تمثیل اس کی ڈھونڈنے اب جایئے کہاں
جمنا کے پاس جیسے ہے ہنڈن تمھارے ہاں

(در ہجو شخصے ... جلد دوم، ص ۳۰۹)

جناغ : / بفتح و غین معجمه / گروی که دو کس باهم بندند بوضع معهود و از غایت اشتهار حاجت شرح ندارد و آنرا جناب بباى موحده نیز گویند چنانکه در لغت قدیمه نوشته اند و این لغت در جهانگیری وغیره بغین معجمه مسطورست و در اشعار بعضی نیز همچنین دیده شد اما آنچه بتحقیق پیوسته بقاف است و ظاهراً ترکیست چه قاف در فارسی اصل نیامده۔

★ جناغ و جناق: بفتح اول وہ شرط جو دو کس آپس میں باندھیں۔(جامع اللغات)

★ جناغ و جناق: بفتح بمعنی شرط اور عہد و پیمان درمیان دو آدمیوں کے ... اور

مصطلحات میں لکھا ہے کہ بمعنی گرد کہ آپس میں باندھیں جس کو میرا یاد تیرا فراموش کہتے ہیں۔ (نصیر) ★ زناخ مرغ یا کبوتر کے سینے کی ہڈی جو دو شاخ ہوتی ہے۔ اسی سے زناخ توڑنا بولا جاتا ہے۔ دو عورتیں سینہ مرغ کی ہڈی کو باہم مل کر توڑتی ہیں اور وہ دونوں ایک دوسری کو زناخی کہتی ہیں۔ زناخی سے مراد ہم راز، ہم نوالہ و ہم پیالہ سہیلی ہوتی ہے۔ (آسی)

نابخردی سے مرغ دل ناتواں پہ میر
اس شوخ لڑکے سے مجھے باہم جناغ ہے

(دیوان ششم)

جنبان :/ بضم اول / اسم فاعل جنبیدن و آن لازمست لیکن اسم فاعل جنبانیدن که متعدی آنست نیز آمده چنانکه سلسله جنبان۔

★ ہلنے والا اور ہلانے والا چنانچہ سلسلہ جنباں۔ (جامع اللغات)

میری زنجیر کی جھنکار نہ کوئی سنتا
شور مجنوں نہ اگر سلسلہ جنباں ہوتا

(دیوان دوم)

جنت در بسته : کنایه از دولت بر کمال... اما غالب که در بسته بمعنی تام و کمالست۔

★ در بست بہشت یعنی تمام بہشت۔ (جامع اللغات)

کیا کریں اس کی کہیے جنت در بستہ دی
ورنہ مفلس غم زدوں کے کچھ نہ تھے کردار خوب

(دیوان ششم)

جنون کردن : یعنی دیوانه شدن.

● جنوں کرنا:

میر اب بہار آئی صحرا میں چل جنوں کر
کوئی بھی فصل گل میں نادان گھر رہے ہے

(دیوان اول)

مجنوں کو عبث دعوی وحشت ہے مجھی سے
جس دن کہ جنوں مجھ کو ہوا تھا وہ کہاں تھا

(دیوان دوم)

کرتا جنوں جہاں میں بے نام و ننگ آیا
اک جمع لڑکوں کا بھی لے لے کے سنگ آیا

(دیوان سوم)

ہنگامے سے جہاں میں ہم نے جنوں کیا ہے
ہم جس طرف سے نکلے ساتھ ازدحام نکلا

(دیوان چہارم)

خوش ہیں دیوانگی میر سے سب
کیا جنوں کرگیا شعور سے وہ

(دیوان ششم)

دوا چھوڑی غیرت سے وحشت ہوئی
جنوں کرنے کی اس پہ تہمت ہوئی

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۷)

پری دار سا آنے جانے لگا
جنوں کرتے شور اک اٹھانے لگا

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۷)

یہ عہد جنوں ہے جنوں کیجیے
جگر کو غزل کہتے خوں کیجیے

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۱)

جوش کردن و زدن : معروف (یعنی جوشیدن ۔حاشیۂ چراغ) دوم شهرت دارد۔ اول وحید گوید :

آن تند خو بدرد دلش گوش میکند
اظهار حال هر که فراموش میکند
از یک نگاه گرم که کردم بروی تو
تا حشر خون دیدۂ من جوش میکند

★ شور کرنا دل کا۔ (نصیر)

● جوش کردن = جوش کرنا:

لوہو جبیں کے زخم سے جاوے گا کر کے جوش
فرق مبارک اس کے میں مطلق نہ ہوگا ہوش

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۳۱)

● جوش زدن = جوش مارنا:

جوش مارا اشک خونیں نے مرے دل سے زبس
گھر میں ہمسایوں کے شب لوہو کے پرنالے پڑے

(دیوان اول)

جوشن : از مستعملات بمعنی زره میاید اما بتحقیق پیوست که غیر زره است ... و از نصاب مستعار معلوم میشود اما صاحب فرهنگها جوشن را مرکب از جوش بمعنی حلقه و نون نسبت گفته اند و ازین بمعنی زره ظاهر میگردد بهرحال در صورت اول از عالم چار آئینه بود والله اعلم۔

★ زرہ یعنی چلتہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں اور ایک قسم کا لباس لڑائی کا سوائے زرہ کے کہ اس میں حلقے اور لوہے کے پتر ہوتے ہیں اور زرہ میں فقط حلقے ہوتے ہیں۔ (نصیر)

کیا تجھ سے سپہ گری جتاویں
گر خود و زرہ نہ ہو نہ جوشن

(ترکیب بند، جلد دوم، ص ۶۱۰)

جہان آباد : نام دارالخلافت حضرت دہلی از عہد شاہ جہان پادشاہ حرسہا اللہ تعالی عن الآفات والفساد نام اصلی این شہر کرامت بہر شاہ جہان آبادست اما مردم ایران بنا بر تعصب جہان آباد گویند و چون بعضی از عوام ہندوستان از مغلانی بہ ہندوستان آمدہ چنین شنیدہ اند ہمین گویند خصوصاً ساکنان شہر کہنہ دہلی کہ اینہا را نیز تعصب گونہ ای باہل شہر نو ہست۔

★ شہر دہلی کا نام اگرچہ شاہ جہاں بادشاہ نے شاہجہاں آباد رکھا تھا مگر اہل فارس اس کو جہان آباد کہتے تھے۔ (جامع اللغات)

اب خرابہ ہوا جہان آباد
ورنہ ہر اک قدم پہ یاں گھر تھا

(دیوان اول)

لڑکے جہان آباد کے یک شہر کرتے ناز
آ جاتے ہیں بغل میں اشارہ جہاں کیا

(دیوان سوم)

جیغہ : / بیای معروف و غین معجمہ / آنست کہ بر سر زنند و شہرت دارد و بمعنی فریاد نیز آمدہ و بدین معنی مزید علیہ جیغ است کہ بمعنی مذکور آمدہ و این معنی از اہل زبان بتحقیق پیوستہ جیغہ جیغہ چیزی

میسازند که آنرا با سودهٔ طلق آمیخته زنان ولایت به پیشانی و ابرو چسپانند مثل مقیش ریزه که موسوم بعضی از زنان هندست۔

★ ایک قسم کی چمک دار چیز مثل ابرک کے کہ ولایت کی عورتیں پیشانی اور بھوؤں پر لگاتی ہیں مانند مقیشی افشاں کے۔ (نصیر)

★ جیغہ جیغہ ابرو: مقیش در افشاں کی طرح ایک چیز ہوتی ہے کہ اسے ملک فارس کی عورتیں ابرو اور پیشانی وغیرہ پر چھڑکتی ہیں۔ (آسی)

جیغہ جیغہ اس کی سی ابرو دلکش نکلی نہ کوئی یاں
زور کیے لوگوں نے اگرچہ نقش و نگار کمانوں پر

(دیوان پنجم)

●●●

باب الجیم الفارسیه

چار شانه : / بشین معجمه / تنومند و بعضی گویند بمعنی بسیار فربه و بد اندام است۔

★ تنومند یعنی قوی جثہ۔ قوی ہیکل۔ موٹا۔ ناموزوں قد۔ بد اندام۔ سراج وغیرہ سے (نصیر) ★ بہت فربہ، تنومند۔ (نثار)

نہ ان چار شانوں کا روکش ہے شیر
نہ سو فیل دو چار رکھتے ہیں گھیر

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۸)

چاک آستین : / باضافت / چاکی که در آستین بود و آن دو نوع باشد یکی در طول و آن نیز دو قسم است : یکی آنکه چاک تا سر آستین باشد و بسبب آن آستین گشاده شود و این رسم مردم ولایت است و دوم آنکه درمیان آستین چاک طولانی بود و اینّ در آستین هائیست که دراز باشد؛ و دوم در عرض که در هند آنرا قلابه خوانند و بعضی قرابه

برای مهمله، و این هر دو مخصوص هندوستانست از جهت درازی آستین۔

★ وہ چاک جو آستین میں رکھتے ہیں۔ (جامع اللغات)

گریباں پھاڑ ڈالیں دیکھ کر دامن کشاں اس کو
پھٹے خرقے بہت جو چاک کی وہ آستیں دیکھی

(دیوان سوم)

کیا سفیدی دیکھی اس کی آستیں کے چاک سے
جس کے آگے رو نہ تھا کچھ پرتو مہتاب کو

(دیوان ششم)

آیا دلہن سے حشر کا وعدہ جو درمیاں
کہنے لگی کہ ڈھونڈھوں تو واں پاؤں میں کہاں
بولا کہ پیش فاطمہ، بولی کہ کچھ نشاں
چاک آستیں کا ہاتھ اٹھا کر دکھادیا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۸۱)

آستینوں میں نہ تھے چاک نہ زہ دامن میں
تکمے کاہے کے تئیں لگتے تھے پیراہن میں
یہ طرح کب تھی دوپٹے کے تلے چتون میں
پھرتے کس روز تھے یوں کپڑے پہن آنگن میں
بند ہلتے ہوئے ہر دم نہ کھڑے رہتے تھے
پیچ پگڑی کے گلے میں نہ پڑے رہتے تھے

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۶)

چاہ رستم : چاهی که شغاد او را در آن چاه انداخت و آنرا از سنانها پر

کرده بود۔ اشرف گوید :

در زنخدانی که باشد چاه یوسف از صفا
پُر سنان آخر زخط چون چاه رستم میشود

★ وہ کنواں جس میں رستم کو شغاد اس کے بھائی نے مکر اور فریب سے گرا کر قتل کر دیا تھا۔ اگرچہ رخش، رستم کے گھوڑے نے باہر نکلنے کے لیے بہت سی جست کی مگر نہ نکل سکا اور چاہ میں جو نیزے اور برچھیاں استادہ تھیں وہ رستم اور رخش دونوں کے جسم میں گھس گئیں۔ (جامع اللغات)

خط سے وہ زور صفاے حسن اب کم ہو گیا
چاہ یوسفؑ تھا ذقن سو چاہ رستم ہو گیا

(دیوان دوم)

● چراغ گل ہونا ← گل شدن چراغ

چشم : معروف و نیز چشم زخم چنانکه گویند چشمش مرساد و نیز دارونی که بکار چشم آید و آنرا چاکسو گویند.

★ آنکھ۔ امید۔ بھروسہ۔ خواہش قبول ہونا۔ نقصان جو بدنظری سے ہو۔ دانہ سیاہ جس کو چاکسو کہتے ہیں۔ (نصیر)

● چشم زخم بمعنی چشم بد:

ٹپکتے درد ہیں آنسو کی جاگہ
الٰہی چشم یا زخم کہن ہے

(دیوان اول)

دل کی آبادی کو پہنچا اپنے گویا چشم زخم
دیکھتے ہی دیکھتے یہ شہر سب ویراں ہوا

(دیوان دوم)

چشم بد دور :مشهور و چشم گزند دور نیز بہمین معنی درین غرابت دارد۔

چشم بد دور کہ کچھ رنگ ہے اب گریہ پر
خون جھمکے ہے پڑا دیدۂ گریان کے بیچ

(دیوان اول)

جھک گیا دیکھ کے میں میر اسے مجلس میں
چشم بد دور طرحدار جواں ہے شیشہ

(دیوان اول)

چشم بد دور چشم تر اے میر
آنکھیں طوفان کو دکھاتی ہیں

(دیوان اول)

چشم بد دور ایسی بستی سے
یہی مقصد ہے ملکِ ہستی سے

(مثنوی در جشن ہولی وکتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۰)

آؤ ساقی کہ بزمِ عشرت ہے
چشم بد دور خوب صحبت ہے

(مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۷۸)

چشم بند : افسونیکہ ساحران برای بستن چشم خوانند و نیز چیزیکہ بر چشم گاوخراس و امثال آن بندند۔

★ وہ منتر یا تعویذ جس سے لوگوں کی نظر کو باندھ لیں (جامع اللغات)

★ منتر۔ نیند باندھنے کا عمل۔ عمل خواب بندی کا۔ (نصیر)

● چشم بندی:

گو چشم بندی شیخ کی ہو آخرت کے واسطے
لیکن نظر اعمیٰ نمط پردے میں دنیا پر بھی ہے

(دیوان سوم)

کہے چشم بندی کو ہر یار و غیر
و لے منزل دل میں اس مہ کی سیر

(خواب وخیال، جلد دوم، ص ۲۴۰)

- چشم دوڑنا ← دویدن چشم
- چشم سے گرنا ← از چشم افتادن

چشم سیاہ : / بلا اضافت / بتوصیف معروف و آنرا اکثر نسبت بمعشوق کنند و گاهی نسبت بخود نیز و این نادرست۔

★ اطلاق اس کا معشوق کی آنکھ کی طرف ہوتا ہے اور جب اپنی طرف نسبت کریں تو مراد چشم بے نور سے ہو۔ (نصیر)

کیا کہیے کہ خوباں نے اب ہم میں ہے کیا رکھا
ان چشم سیاہوں نے بہتوں کو سلا رکھا

(دیوان اول)

اس کی چشم سیہ ہے وہ جس نے
کتنے جی مارے اک نگاہ کے بیچ

(دیوان ششم)

دیکھتا گر کہیں وہ چشم سیاہ
دل سے بے اختیار کرتا آہ

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۰)

- چشم میں آجانا ← بچشم آمدن

چشمہ : / بجیم فارسی / لفظ مشترک است که بالفظ آفتاب و عینک وغیره استعمال کنند چنانکه شهرت دارد و گاهی چشم دام نیز گویند بمعنی حلقه۔

لے زمیں سے ہے تا فلک غرقاب
چشمۂ آفتاب ہیں گرداب

(مثنوی در مذمت برشگال ... جلد دوم، ص ۳۰۰)

چکمۂ مرحاج : کنایه از چیز بسیار زبون و ضائع و بعضی بمعنی فراخ و گشاده گفته اند و ظاهراً مرحاج مخفف میرحاج است که قافله سالار حاجیان باشد۔

★ بفتح اول و کسر میم دوم ۔ چکمہ بمعنی موزہ، مرحاج مخفف میرحاج کا بمعنی قافلہ سالار حاجیاں کے اور میرحاج ایک شخص کا لقب تھا کہ اس کے بڑے بڑے ہاتھ پاؤں تھے۔ اکثر موزہ اس کا پارہ پارہ رہتا تھا۔ لوطیوں میں یہ مثل مقرر ہوئی کہ اپنے حریف سے کہتے ہیں اس جگہ سے چلا جا ورنہ تیری کون کو چکمۂ مرحاج کروں گا یعنی پارہ پارہ۔ (نصیر)

جوں چکمہ میرحاج کا ہے خوار جانماز
بت خانے میں جو آئے ہیں چل کر حرم سے ہم

(دیوان سوم)

چلستون : عمارت بسیار ستون۔

★ ایک عالی شان عمارت کا نام ہے۔ (جامع اللغات)

دی ہیں اڑواڑیں پھر جو حد سے زیاد
چلستوں سے مکان دے ہے یاد

(در ہجو خانۂ خود، جلد دوم، ص ۳۸۲)

چماق : ظاهراً لفظ ترکیست زیرا که قاف در فارسی اصل نیست، بمعنی چوبدستی بشکل مخصوص معروف و این اکثر رواج اهل ایرانست و اهل توران علامت تشیع دانند زیرا که پیش ارباب تشیع نگاهداشتن

چوب بادام بشکل مذکور مسنون است۔

★ بضم اول۔گرز لوہے کا چھ پہلو۔چھڑی موٹی جس کا سر گرہ دار ہو...(نصیر)

چوبکاری ہی سے رہے گا شیخ
اب تو لے کر چماغ نکلے ہے

(دیوان اول)

چمنی : رنگ سبز و این از اهل زبان بتحقیق پیوسته .

★ ایک سبز رنگ کا نام ہے جس کو دھانی بھی کہتے ہیں (جامع اللغات) ★ ایک قسم کا سبز رنگ۔(آسی) ★ ... بظاہر 'چمنی' کے معنی ہیں 'چمن کے رنگ کا'، کئی رنگوں والا... لیکن 'چمنی' دراصل ہلکے سبز رنگ کو کہتے ہیں...(فاروقی، شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۶۴)

بلبل کی کف خاک بھی اب ہوگی پریشاں
جامے کا ترے رنگ ستم گر چمنی ہے

(دیوان اول)

چندال : /بفتح و سکون نون و دال بالف کشیده و لام/ لفظ هندیست معنی اصلی آن فرومایه ترین مردم است و اینها اکثر بپاسداری و نگهبانی قریات مأمور باشند و دراصل آنها خوک بانی میکردند و اینکه از مدتی بر در سلاطین و امرای هند قومی باشند که آنها را خدمیه گویند دراصل چندال بوده اند و از زمان اکبر بادشاه این خدمت برین قوم مقرر شده و طرف مقابل اینها گروهی دیگرست مسمی به کلال بفتح کاف تازی و آن بمعنی شراب فروش است۔ مسموعست که در عهد پادشاه مذکور این دو فرقه مامور بودند که هر دو جنس را فروخته نگاهبانی دروازه ها مینمودند ۔ از آن باز دربانی سلاطین هند بعهدهٔ این فرقهٔ سگ طینت قرار یافته اگرچه آن رسم نامعقول بطرف گشته و نیز رواج این رسم

نامعقول در تاریخ بداونی مسطور است و در کشمیر نیز پاسبانان را چندال گویند و این لفظ در هندی بدال هندیست۔

★ بالفتح کمینہ۔ پاسباں یعنی چوکی دار۔ (نصیر)

★ کمینہ۔ شریر۔ سنسکرت میں ایک قوم کو کہتے ہیں جو سور چراتے، شراب پیتے اور ایسے ہی ذلیل پیشے کرتے ہیں۔ (آسی)

★ چنڈال : (۱) نیچ۔ کمینہ۔ فرومایہ (۲) بدنصیب، بدبخت (۳) بخیل۔ کنجوس۔ خسیس۔ ممسک (چنڈال کشمیری زبان میں نگہبان کو کہتے ہیں چونکہ ہندی زبان میں اس کے معنی فرومایہ ترین مردم ہیں اور یہ لوگ اکثر گانو کی باقی وصول کرنے یا دیہات کی چوکیداری کے واسطے مقرر ہوا کرتے تھے اس سبب سے یہ نام پڑ گیا لیکن اصل میں ان کا کام سؤر پالنا اور اس کا گوشت بیچنا تھا جب سے یہ لوگ امرا و سلاطین ہند کے دروازوں پر رہنے لگے تو خدمتی کے نام سے موسوم ہوئے۔ کہتے ہیں جلال الدین اکبر کے وقت سے دربانی کی خدمت ان کے سپرد ہوئی اور شراب فروشی کی خدمت ایک اور ادنیٰ درجہ کے لوگوں کو دی گئی جن کا نام کلال پڑ گیا۔ اکبر کے زمانہ میں فرقۂ اول گوشت خوک اور دوم شراب بیچتا رہا لیکن اس کے بعد جو بادشاہ ہوئے انھوں نے کتوں کی خدمت چنڈال قوم کے سپرد کی۔ اس امر کی تفصیل تاریخ بدایونی میں بخوبی موجود ہے۔ واللہ عالم بالصواب۔ (آصفیہ)

جورو گھر میں رکھے ہے اک شتاہ
کہیں چشمک کرے کہیں وہ نگاہ
آتے جاتے ہر اک کو اس سے راہ
واہ رے رائے جی کی غیرت واہ
طرفہ دیوث زن جلب چنڈال

(در ہجو بلاس رائے، جلد دوم، ص ۳۱۱)

قیر و چرکیں لباس تنگ معاش
ساتھ رکھتے ہیں ایک موے تراش
قینچی لیتے ہیں گاہ و گہ منقاش
ہر سر مو پہ اس سے ہے پرخاش
لوگ کہتے ہیں شیخ ہے چنڈال

(در بیان دستخطی فرد، جلد دوم، ص ۴۱۵)

چوب حرفی : چوبی باریک کہ بدست طفلان دہند تا آنرا بر سطور گذاشتہ خوانند برای محافظت خط کتاب۔

★ چوب تعلیم : وہ لکڑی جس سے معلم لڑکوں کو ادب سکھائے اور وہ لکڑی جو نئے سیکھنے والے لڑکوں کو دیں اس واسطے کہ حرف پر رکھ کر شکل یاد کریں۔ (نصیر)

★ لکڑی کی باریک تیلی جسے بچہ کتاب پڑھتے وقت الفاظ پر انگلی کے بجائے رکھتا ہے تاکہ کتاب خراب نہ ہو۔ (اردو لغت)

چوب حرفی بن الف بے میں نہیں پہچانتا
ہوں میں ابجد خواں شناسائی کو مجھ سے کیا حساب

(دیوان اول)

چوب گل : شاخ گل کہ برای تأدیب بجوانان آشفتہ مزاج زنند و گویند برای دفع سودا نافع است۔

★ گلاب کی شاخ جس سے پاگل کو مارتے ہیں تو اس کا جنون کم ہو جاتا ہے (نیر مسعود)

جنوں میرے کی باتیں دشت اور گلشن میں جب چلیاں
نہ چوب گل نے دم مارا نہ چھڑیاں بید کی ہلیاں

(دیوان اول)

چہرہ : رنگی مشہور مثل رنگ گل کہ آنرا گلابی میگویند۔

★ چہرۂ رنگ : گلاب کا سا رنگ۔ (مسعود حسن رضوی)

★ گلابی رنگ کا (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۶۴)

مہر و مہ گل پھول سب تھے پر ہمیں
چہرئی چہرہ ہی وہ بھاتا رہا

(دیوان چہارم)

چہرہ شدن : حریف درد کش شدن۔

★ حریف ہونا اور مقابل ہونا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ بافقیر چہرہ شد: فقیر کے سامنے آگئی۔ (مسعود حسن رضوی) ★ مقابلے پر آنا (نثار)

لاوے جھمکتے رخ کی آئینہ تاب کیونکر
ہو چہرہ اس کے لب سے یاقوت ناب کیونکر

(دیوان پنجم)

رنگ اڑ گیا تبھی کہ ہوا تجھ سے چہرہ گل
رکھے ہے اب نسیم کی سیلی سے منھ کو لال

(در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۴۵)

صندل بھری جبیں سے کیا صبح چہرہ ہووے
اس قطعۂ چمن کے محبوب خوش نشیں سے

(مثنوی در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۷)

مست ہاتھی ہوگئے چہرہ اگر
منھ چھپا لیں گے سپاہی بیشتر

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۴)

ہوا چہرہ کوئی تو جوں شیر سنگ
نہ شیری دلیری نہ چہرے پہ رنگ

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۱)

چیره :/ بوزن تیره/ غالب و بمعنی دستار سر و اغلب که بدین معنی هندیست۔

★ غالب و زبردست وشجاع اور دستار یعنی پگڑی (جامع اللغات) ★ بالکسر و یائے معروف بمعنی غالب ۔ دلاور ۔ چراغ ہدایت اور برہان سے اور سروری میں یائے مجہول سے ہے۔ (نصیر) ★ بمعنی دستار سر (ایک قسم کی منقش پگڑی) ★ چیرا: ایک قسم کی منقش پگڑی۔ بعض فارس کے شعرا نے بھی 'چیرہ' باندھا ہے۔ (آصفیہ)

گئے بہتوں کے سر لڑکوں نے جو یہ باندھنوں باندھے
شہید اک میں نہیں ان باندھنوں کے سرخ چیروں کا

(دیوان دوم)

●●●

باب الحاء المہملۃ

حاضر یراق : /بضاد معجمہ و تحتانی مفتوح و قاف/بمعنی مہیا و آمادۂ کاری۔

★ جن کے پاس سب سامان ہتھیار وغیرہ حاضر ہو۔ بہر نوع مہیا۔ (جامع اللغات)

★ تیار، کسی کام پر آمادہ۔ (نثار)

حاضر یراق بے مزگی کس گھڑی نہیں
معشوق کچھ ہمارا ہے عاشق نبرد سا

(دیوان اول)

حاضر یراق ہونا کاہے کو چاہیے تھا
مجھ بے نوا کو کیا کیا سامان کر کے مارا

(دیوان سوم)

لوگ میرے گرچہ ہیں حاضر یراق
پھر رکھو کچھ اور بھی بہر یساق

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۳)

فوج میں جس کو دیکھو سو ہے اداس
بھوکھ سے عقل گم نہیں ہیں حواس
بیچ کھایا ہے سب نے ساز ولباس
چیتھڑوں بن نہیں کسو کے پاس
یعنی حاضر یراق ہیں گے سپاہ

(در ہجو لشکر، جلد دوم، ص ۳۸۹)

حال کردن : بمعنی وجد و سماع۔

★ وجد کرنا۔ مصطلحات سے (نصیر)

رہے بد حال صوفی حال کرتے دیر مجلس میں
مغنی سے سنا مصرع جو میرے شعر حالی کا

(دیوان ششم)

حباب شیشه : چیزیست که در وقت ساختن بصورت حباب ماند و آن بسبب بودن هواست و میتواند که آن باشد که در بعضی از آئینه ها برای خوش نمائی حباب ہا سازند۔

★ وہ حباب جو بسبب بند ہونے ہوا کے بنانے کے وقت شیشہ میں رہ جاتا ہے۔
(جامع اللغات)

اب سوز محبت سے سارے جو پھپھولے ہیں
ہے شکل مرے دل کی سب شیشہ حبابی کی

(دیوان اول)

سوز دروں سے کیونکر میں آگ میں نہ لوٹوں
جوں شیشۂ حبابی سب دل پر آبلے ہیں

(دیوان دوم)

حرارت : لفظ عربیست و فارسیان بمعنی خشم و غضب آرند۔

★ کرودھ۔ غصہ: بخار، تپ (آصفیہ)

نزاکت کیا کہوں خورشید رو کی کل شب مہ میں
گیا تھا سائے سائے باغ تک تس پر حرارت کی

(دیوان اول)

حرکت : /بحرکت دوم/ لفظ عربی است بمعنی معروف (یعنی جنبش۔ حاشیۂ چراغ) و بسکون دوم نیز فارسیان استعمال کردہ اند۔

★ بفتح اول و ثانی و ثالث و نیز بفتحات بمعنی جنبش۔ بعضے استادوں نے مسکون ثانی سے لکھا ہے مگر بہتر نہیں ہے۔ بعضے عوام جو بہ تشدید کاف کہتے ہیں محض غلط ہے ... (نصیر)

● بفتح اول و ثانی و ثالث:

دل دینے کی ایسی حرکت ان نے نہیں کی
جب تک جیے گا میر پشیمان رہے گا

(دیوان اول)

کیا اعتبار طائر دل کی تڑپھ کا اب
مذبوحی سی ہے کچھ حرکت اس شکار میں

(دیوان سوم)

ہم کو شہر سے اس مہ کے ہے عزم راہ دروغ دروغ
یہ حرکت تو ہم نہ کریں گے خانہ سیاہ دروغ دروغ

(دیوان پنجم)

حضرت : لفظ عربی است بمعنی نزدیکی و آستان و چون در فارسی در محل کمال تعظیم استعمال نمایند، مثلاً گویند حضرت استاد چنین فرمودہ،

بمعنی اصلی آن مهجور شده تعظیم محض از آن مراد است بمبالغہ۔

★ بمعنی نزدیکی۔ حضور۔ درگاہ... (نصیر) ★ درگاہ۔ آستانہ۔ بارگاہ۔ (آسی)

سرفرو لاتی نہیں ہمت مری ہر اک کے پاس
ہوں گدائے آستاں میں میر حضرت شاہ کا

(دیوان اول)

ہم تو گمراہ جوانی کے مزوں پر ہیں میر
حضرت خضر کو ارزانی ہو پیری کا مزا

(دیوان اول)

حضرت سنو تو میں بھی تعلق کروں کہیں
فرمانے لاگے رو کے یہ اس کے جواب میں

(دیوان اول)

حضرت سے اس کی جانا کہاں ہے
اب مر رہے گا یاں بندہ درگاہ

(دیوان اول)

کثرت غم سے دل لگا رکنے
حضرت دل میں آج دنگل ہے

(دیوان اول)

یعنی کہ دیکھوں حضرتِ دہلی کی جا نواح
معلوم ہے سوائے ترے حاصل کلام

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۹)

مددگار تھے حضرتِ زندہ پیل
پکڑ لاتے تھے لوگ تب ژندہ پیل

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۸)

حق : لفظ عربیست معنی بسیار دارد بدانکه لفظی که آخر او مشدد واقع شود بی اضافت و توصیف و یا موصل بلفظ دیگر خوانده نشود چنانکه قد و خد که در عربی مشدد الآخرست۔

★ بالفتح وتشدید بمعنی ثابت۔ لائق۔ واجب۔ راستی۔ راست و درست۔ (نصیر)

کرے ہے مو پریشاں غم وفا تو تعزیہ تو لے
حیا کر حق صحبت کی کہ اس بیکس کا ماتم ہے

(دیوان اول)

جبیں سجدے کرتے ہی کرتے گئی
حق بندگی ہم ادا کر چلے

(دیوان اول)

حکم کشیدن : بمعنی فرمانبرداری۔

★ حکم کش : فرمانبردار۔ مطیع۔ خدمت گزار۔ (جامع اللغات)

ہوئے سرمست ہو تماشائی
حکم کش ہے سپہر مینائی

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۸)

حکم کش لوگوں سے اپنے یہ کہا
دیر اس موذی کے غم میں میں رہا

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۳)

اے جھوٹھ کب ہے عرصہ میں تجھ سا حریف اب
تیرے ہی حکم کش ہیں وضیع و شریف اب

(مثنوی در بیان کذب، جلد دوم، ص ۲۸۱)

در اس کا ہے بابِ تجود سراں
رہیں حکم کش اس کے زور آوراں

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۶)

حلوای مرگ : حلوائی که بعد از مرگ کسی قسمت کنند۔

★ حلوائے مرگ: بھتی۔ کڑوی کھچڑی۔ موت کا حلوا۔ حاضری۔ (آصفیہ)

بہنوں کو پیٹنے کی مطلق ملی نہ فرصت
بیٹے کو راہ چلنا اس پر کہ تھی نہ طاقت
حلوائے مرگ کیسا کیسی رسومِ میت
ہر ایک جلا تھا درد و غم و بلا کا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۱۹)

حیا : لفظ عربی است بمعنی شرم۔

غافل نہ اپنی دیدہ درائی سے ہم کو جان
سب دیکھتے ہیں پر نہیں کہتے حیا سے ہم

(دیوان اول)

حیف : کلمۂ عربی است که در وقت دریغ و افسوس بر زبان گذرد و بمعنی دریغ و افسوس نیز آید، یا بلفظ خوردن۔

★ ظلم وستم، دریغ وافسوس، انتقام۔ (جامع اللغات)

● حیف خوردن = حیف کھانا:

دیکھ اس کو حیف کھا کر سب مجھے کہنے لگے
وائے تو گر ہیں یہی اطوار دلبر کے ترے

(دیوان دوم)

●●●

باب الخاء معجمه

خاک دامنگیر : گِلی که پای مردم در آن بند شود و چون خشک شود سخت گردد ...و بهمین سبب کنایه از جای و مکان دلکش نیز هست۔
★ وہ کیچڑ جس میں آدمی کا پاؤں پھنس جاوے اور وہ مطبوع مکان جس سے اٹھنے کو طبیعت نہ چاہے۔ (جامع اللغات) ★ چکنی گیلی مٹی جس پر چلنے میں پیر پھنستے ہوں۔ ایسی سرزمین جہاں سے جانے کو دل نہ چاہتا ہو۔ (نیر مسعود)

جو ترے کوچے میں آیا پھر وہیں گاڑا اسے
تشنۂ خوں میں تو ہوں اس خاک دامنگیر کا

(دیوان اول)

کیا ہی دامنگیر تھی یارب خاک بسمل گاہ وفا
اس ظالم کی تیغ تلے سے ایک گیا تو دو آئے

(دیوان پنجم)

خانه برخروس بار کردن : کنایه از خراب کردن خانه و تلف شدن اسباب و

مایعرف۔

★ کنایہ گھر خراب کرنے سے۔ (نصیر)

★ گھر کو اور سب مال و اسباب کو برباد کردینا۔ (نثار)

اپنے تو گھر بار کا ہے ہی فسوس
گھر ترا بھی ویسے ہے بار خروس

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۵)

شور جنگ آوری کا تا کہسار
کبک کا گھر خروس پر ہے بار

(در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۱)

خروس عرش ہی اس بن نہیں ہے سینہ فگار
ہزار مرغ کا اب گھر خروس پر ہے بار

(مرثیۂ خروس...، جلد دوم، ص ۳۳۶)

خانہ دار : بمعنی غلام چنانکہ از جوہر لفظ ظاہرست۔

★ بمعنی صاحب خانہ۔ گھر کا آدمی۔ محافظ مکان۔ مصطلحات سے (نصیر)

زیر دیوار خانہ باغ اس کے
ہم کو جا ملتی خانہ دار اے کاش

(دیوان پنجم)

خانہ روشن کردن : کنایہ از نزع و حالت جان دادن۔

★ مرجانا۔ نزع کا عالم۔ (نثار)

خانہ روشن پتنگوں نے نہ کیا
ہے چراغوں کو بھی سحر در پیش

(دیوان پنجم)

پتنگوں نے گر خاک مسکن کیا
چراغوں نے بھی خانہ روشن کیا

(مثنوی در بیان دنیا، جلد دوم، ص ۲۷۸)

خانہ زاد : بندہ زاد چنانچہ شہرت دارد ... و نیز بمعنی قدیمی۔

★ غلام کا بیٹا، گھر جم، اولاد، فرزند۔ (جامع اللغات)

بہ ذوق وصل کہ اک دم نہیں ہے مجھ کو قرار
بہ اضطراب کہ وہ خانہ زاد فرقت ہے

(در شکایت نفاق یاران زماں، جلد دوم، ص ۱۶۳)

خانہ سیاہ : بد بخت و بغارت رفتہ و خانہ سوختہ۔

★ غریب۔ مفلس۔ محتاج۔ نادار۔ (جامع اللغات) ★ بدقسمت۔ بے خانماں۔ (نیر مسعود) ★ تباہ حال، بدبخت، جلا ہوا، لٹا ہوا گھر۔ (نثار)

ہم کو شہر سے اس مہ کے ہے عزم راہ دروغ دروغ
یہ حرکت تو ہم نہ کریں گے خانہ سیاہ دروغ دروغ

(دیوان پنجم)

رباطی ہیں خانہ سیہ عشق میں
مصلّے ہوئے ان کے تہ عشق میں

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۳۴۸)

خایہ گزک : (بتحتانی مفتوح و کاف فارسی و زای معجمہ و کاف) جانوری کہ بخایۂ ستوران و جانوران چسپد و خون بخورد و ظاهراً عبارت از آن است و از بعضی از کتب بمعنی رتیلاست کہ عقرب اهوازی باشد و همین بصحت پیوستہ ... و تیر مار نوعی از مار ... و کنایہ است از قضیب۔

★ چیچڑی۔ کلیلی۔ کلی۔ (آسی)

یا بلا ہے یہ کج خایہ گزک
میرے دنگارے گئے جھٹ سے دبک

(مثنوی در ہجو نا اہل، جلد دوم، ص ۳۰۵)

خبر: معروف (یعنی آگاهی و اطلاع۔ حاشیۂ چراغ) و فارسیان بمعنی خبردار نیز آرند۔

★ اطلاع و آگاہی و وقوف اور وہ شخص جس کو آگاہی ہو۔ (جامع اللغات)

★ بمعنی آگاہی۔ سندیسا۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خبردار۔ (نصیر)

● بمعنی خبردار:

نہ ہوں گو خبر مردماں حال بد سے
مرا نالہ سب کو خبر کر رہے گا

(دیوان پنجم)

خدا خدا کردن: پناہ بخدا بردن ... یکی از شعرای عهد ما خدا خدا کردن بمعنی بسیار ذکر کردن خدا آوردہ تعالی شأنه۔

★ ڈر ڈر کر کام کرنا۔ خدا سے پناہ چاہنا۔ (نصیر)

ہر گام سدِ رہ تھی بت خانے کی محبت
کعبے تلک تو پہنچے لیکن خدا خدا کر

(دیوان اول)

آگے اس متکبر کے ہم خدا خدا کیا کرتے ہیں
کب موجود خدا کو وہ مغرور خود آرا جانے ہے

(دیوان پنجم)

شاید کہ منھ پھرا ہے بندوں سے کچھ خدا کا
نکلے ہے کام اپنا کوئی خدا خدا کر

(دیوان ششم)

خدا گیر : کسیکه ببلای آسمانی مبتلا شود و معذب گردد۔

★ غضب الٰہی یا بلائے آسمانی میں گرفتار۔ (مسعود حسن رضوی)

★ آسمانی بلا میں، عذاب میں مبتلا ہونے والا۔ (نثار)

★ آفت ناگہانی میں مبتلا ہو جانے والا۔ (نیر مسعود)

رام پور میں بھی آ کے رہ نہ سکا
وہ خداگیر بات کہہ نہ سکا

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۶)

خرابات : در مستعملات اهل زبان محل فروختن شراب و جای باختن قمار و دیگر مفاسد مستعمل است چنانکه اشعار اکابر و محاوره گواه است۔

★ شراب خانہ و قحبہ خانہ وغیرہ مقامات فسق و فجور۔ (جامع اللغات)

★ بمعنی بت خانہ۔ قمار خانہ۔ برہان سے (نصیر)

بے مے و مغبچہ اک دم نہ رہا تھا کہ رہا
اب تلک میر کا تکیہ ہے خرابات کے بیچ

(دیوان اول)

کیفیتیں اٹھے ہیں یہ کب خانقاہ میں
بدنام کر رکھا ہے خرابات کے تئیں

(دیوان اول)

گفتگو شاہد و مے سے ہے نہ غیبت نہ گلہ
خانقہ کی سی نہیں بات خرابات کی بات

(دیوان دوم)

مرید پیر خرابات یوں نہ ہوتے میر
سمجھتے عارف اگر اور بھی کسو کو ہم

(دیوان چہارم)

اس کی نگاہ مست تو اودھر نہیں پڑی
مسجد جو ہو گئی ہے خرابات کیا سبب

(دیوان پنجم)

ساقی کو چشم مست سے اودھر ہی دیکھنا
مسجد ہو یا کہ کعبہ خرابات ہو تو ہو

(دیوان پنجم)

نکلی جو تھی تو بنت عنب عاصمہ ہی تھی
اب تو خراب ہو کے خرابات بھی گئی

(دیوان ششم)

تر دامنوں کے دیکھے تو لب خشک ہو گئے احوال میکدہ پہ بہت ابر رو گئے
معتادے جنھوں کی تھی سب جان کھو گئے مخمور کھینچ کھینچ کے خمیازہ سو گئے

کیا کیا خرابیاں نہ خرابات پر رہیں

(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۲۴)

غرور خرابات چل شیخ دیکھیں
جو ترسا بچہ ہے سو پیر مغاں ہے

(قصیدہ در مدح شاہ عالم بادشاہ، جلد دوم، ص ۱۵۴)

کہتے گئے صاحب کرامات
ہم ہی نہیں قابلِ خرابات

(ساقی نامہ، جلد دوم ص ۱۸۴)

نہ واں مکر و نے شید و طامات ہے
خرابات جانا کرامات ہے

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۴۸)

خروج راہ شدن : کنایہ از مردن در راہ نشیب شدائد سفر و این از اھل زبان

به تحقیق پیوسته۔

★ راہ سفر میں مرنا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ شدائد سفر سے مر جانا، راستے میں کام آ جانا۔ (نثار)

تنگ آن کر گم ہو گئے مقصود جو مقصود تھا

ہم خرج رہ کیونکر نہ ہوں پیدا ہی پیدا پر بھی ہے

(دیوان سوم)

کعبے سے کر نذر اٹھے سو خرج راہ اے وائے ہوئے

ورنہ صنم خانے میں جا زنار گلے سے بندھاتے ہم

(دیوان چہارم)

خشک : معروف (مقابل تر۔ یا بس۔ حاشیۂ چراغ) و مجازاً بمعنی تنہا که از و هیچ فائده نرسد۔

★ بالضم بمعنی صرف۔ خالص۔ بے فائدہ۔ بخیل، کنجوس۔ برہان وغیرہ سے (نصیر)

آنکھوں میں ہم کسو کی نہ آئے جہان میں

از بس کہ میر عشق سے خشک و حقیر تھے

(دیوان پنجم)

خشک بند : نوعی از علاج زخم که مقابل تر بند است، اول علاجست بدون مرهم۔

★ ایک قسم کا علاج زخم کا کہ بغیر باندھے تر دوا کے علاج کرتے ہیں۔ (نصیر)

● خشک بندی:

تر بندی خشک بندی نمک بندی ہو چکی

بے ڈول پھیلتا سا چلا ہے فگار دل

(دیوان پنجم)

خط : مطلق معروفست (یعنی نبشته ـ راه ـ فاصلهٔ میان دو نقطه. شکل هندسی که فقط دارای یک بعد (طول) باشد. حاشیهٔ چراغ) و بمجاز سبزهٔ نورستهٔ معشوق بلکه غیر معشوق نیز و بمعنی مکتوب و کتابت نیز۔

● بمعنی مکتوب :

شرم آتی ہے پھونچتے اودھر
خط ہوا شوق سے ترسل سا

(دیوان دوم)

● بمعنی سبزۂ نورستہ :

حسن تھا تیرا بہت عالم فریب
خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا

(دیوان اول)

بات اب تو سن کے جاے سخن حسن میں ہوئی
خط پشت لب کا سبزۂ سیراب سا ہوا

(دیوان دوم)

قریب خط کا نکلنا ہوا سو خط موقوف
غبار دور ہو کس طور میرے دلبر کا

(دیوان دوم)

شاید اس سادہ نے رکھا ہے خط
کہ ہمیں متصل لکھا ہے خط

(دیوان سوم)

سبزہ خط کا گرد گل رو بڑھ کانوں کے پار ہوا
دل کی لاگ اب اپنی ہو کیونکر وہ اس منھ پہ بہار نہیں

(دیوان ششم)

خطاب : بمعنی اظہار بخش و بیدماغی۔ چنانکه اکثر عتاب و خطاب باہم گویند و گاهی تنها خطاب بمعنی مذکور نیز آمده۔

★ کسی سے روبرو بات کرنا۔ نام اور لقب جس میں تعریف ہو۔ ظاہر یعنی کھلا ہوا۔ ضد غیبت کی اور بمعنی غصہ بھی آیا ہے۔ (نصیر)

پائے خطاب کیا کیا دیکھے عتاب کیا کیا
دل کو لگا کے ہم نے کھینچے عذاب کیا کیا

(دیوان دوم)

صبر کر رہ جو وہ عتاب کرے
ورنہ کیا جانے کیا خطاب کرے

(دیوان چہارم)

یہ لطف اور پوچھا مجھ سے خطاب کر کر
کاے میر کچھ کہیں ہم تجھ کو عتاب کر کر

(دیوان چہارم)

خشم و خطاب و چیں بر چیں تو حسن ہے گل رخساروں کا
وہ محبوب خنک ہوتا ہے جس میں ناز و عتاب نہ ہو

(دیوان پنجم)

ہم پہ خشم و خطاب ہے سو ہے
وہ ہی ناز و عتاب ہے سو ہے

(دیوان پنجم)

آرام کریے میری کہانی بھی ہو چکی
کرنے لگو گے ورنہ عتاب و خطاب اب

(دیوان ششم)

ٹک نقاب الٹو مت عتاب کرو
کھولو منھ کو کہ پھر خطاب کرو

(دیوان ششم)

نبی زادہ ہے تشنگی سے نڈھال
تمھیں اس کے جی مارنے کا خیال
عتاب اس پہ کرتا ہے ہر بدخصال
خطاب اس سے کرتا ہے اب ہر کدام

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۲۶)

خط سیاہ : خط نورستۂ معشوق، اگرچہ سبز خط شہرت دارد۔

★ معشوق کے چہرہ کا خط اور رات۔ (جامع اللغات)

جب سے خط ہے سیاہ خال کی تھانگ
تب سے لٹتی ہے ہند چاروں دانگ

(دیوان اول)

خمیازۂ چیزی کشیدن : مشتاق آنچیز شدن و تمنای آن داشتن۔

★ انگڑائی لینا، کسی غلط کام کا نتیجہ بھگتنا۔ (نثار)

★ کسی چیز کی آرزو اور اشتیاق میں ہونا۔ (نصیر)

★ خمیازہ کش: مجازاً مشتاق۔ آرزومند۔ (آسی)

● خمیازہ کھینچنا:

اس میکدے میں ہم بھی مدت سے ہیں ولیکن
خمیازہ کھینچتے ہیں ہر دم جماہتے ہیں

(دیوان اول)

تر دامنوں کے دیکھے تو لب خشک ہوگئے
احوال میکدہ پہ بہت ابر رو گئے

معتادے جنھوں کی تھی سب جان کھو گئے
مخمور کھینچ کھینچ کے خمیازہ سو گئے
کیا کیا خرابیاں نہ خرابات پر رہیں

(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۴)

بسترِ خواب پر تجھے آرام
مجھ کو خمیازہ کھینچنے سے کام

(دریاے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۴)

● خمیازہ کش:

بند قبا کو خوباں جس وقت وا کریں گے
خمیازہ کش جو ہوں گے ملنے کے کیا کریں گے

(دیوان اول)

کبھو تیر سا اس کماں میں بھی آ
کہ خمیازہ کش میری آغوش ہے

(دیوان اول)

خمیازہ کش رہے ہے اے میر شوق سے تو
سینے کے زخم کے کہہ کیونکر رہیں گے ٹانکے

(دیوان دوم)

خمیازہ کش ہوں اس کی مدت سے اس ادا کا
لگ کر گلے سے میرے انگڑائی لے جماہا

(دیوان ششم)

خون خمیازہ کشِ عاشق و پنجۂ گل
دونوں نکلے ہیں تہِ خاک سے اب دست و بغل

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۱)

دیکھتا گر وہ کوئی خوش پرکار
رہتا خمیازہ کش ہی لیل و نہار

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۰)

● خمیازہ کشی:

تاچند یہ خمیازہ کشی تنگ ہوں یارب
آغوش مری ایک شب اس شوخ سے بھر جائے

(دیوان سوم)

خندان: معروف (یعنی: متبسم، کہ خندد۔) کنایہ از تیغ دندانہ دار۔

خنداں نہ مرے قتل میں رکھ تیغ کو پھر سان
جوں گل یہ ہنسی کیا ہے اسیروں پہ نہ ہنس بس

(دیوان پنجم)

خواجہ: معروف۔ در توران داخل القاب ساداتست بمعنی غلام خصّی نیز استعمال یافتہ اگرچہ مشہور بر این معنی خواجہ سرای است ... و در ہندوستان بہ مناسبت معنوی از جہت تمیز، الف خواجہ را کہ القاب عزیزان باشد حذف کردہ 'خوجہ' نویسند و خوانند۔

★ بمعنی خداوند۔ مالک۔ وزیر۔ توران میں سادات کا القاب ہے۔ وہ غلام جس کا آلۂ تناسل کاٹ ڈالا جائے اگرچہ اس معنی کے واسطے خواجہ سرا مشہور ہے مگر ہندوستان میں واسطے تمیز کے لفظ خواجہ سے کہ اکثر القاب عزیزوں کا ہوتا ہے 'الف' حذف کر کے 'خوجہ' لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

ایک جو خوجے سے ملا اک حکیم
دونوں وے آپس میں ہوئے ہم کلام

خوجے نے یوں اس سے کہا تجھ سے ہی
مردے حکیموں کا ہوا زندہ نام

(درہجو خواجہ سرائے، جلد دوم، ص۶۰۶)

خواص: مقابل عوام و بعضی گویند فارسیان در محل مفرد استعمال کنند بمعنی خدمتکار و به همین معنی در هندی مستعملست۔

★ محاورہ فارسیوں میں بہ تخفیف جمع خاص کی کہ مقابل عام کے ہے اور جمع خاصہ کی اور بمعنی خدمت گار۔ مصاحب۔ واحد بھی آتا ہے۔ (نصیر)

متفق اس پہ ہیں خواص و عوام
کہ ولا اس کی معرفت ہے تمام

(مخمس ترجیع بند در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص۱۳۳)

● خوجہ ← خواجہ

خود حسابی : شناختن حال و رتبۂ خود۔

★ خودحساب: وہ آدمی جو محاسب اپنے اعمال کا ہو۔ مصطلحات سے (نصیر)

نشمردہ مرے منھ سے یاں حرف نہیں نکلا
جو بات کہ میں نے کی سو میر حسابی کی

(دیوان اول)

کیا رنج و غم کو آگے ترے میں کروں شمار
یاں خودحسابی میری تو ہے بے حساب اب

(دیوان ششم)

خود را : مخفف خود رای ، میتواند که فارسی حرف باشد و لفظ را بمعنی برای باشد۔

★ خودرائے: خود پسند آدمی جو کسی کی بات نہ مانے اپنی رائے پر کام کرے۔ (جامع

اللغات) ★ خود رائی = غرور۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۶۲۷)

کیا عہدہ بر آئی ہو اس گل کی دو رنگی سے
ہر لحظہ ہے خودرائی ہر آن ہے رعنائی

(دیوان سوم)

حیرت آتی ہے اس کی باتیں دیکھ
خودسری خودستائی خودرائی

(دیوان سوم)

حال نہ میرا دیکھے ہے نہ کہے سے تامل ہے اس کو
محو ہے خودآرائی کا یا بیخود ہے خودرائی کا

(دیوان سوم)

رفتار ناز کا ہے پامال ایک عالم
اس خودنما نے کیسی خودرائی خودسری کی

(دیوان چہارم)

اب تو سو بار کمر بندھتی ہے اکلائی سے
دیکھتے رہتے ہو ترکیب سے خودرائی سے

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۶)

خود را گم کردن : فراموش نمودن مرتبۂ خودست و گذاشتن قدم است زیادہ از حد خود۔

★ اپنے آپ کو بھول جانا۔ انداز سے قدم باہر رکھنا۔ (جامع اللغات)

● آپ کو گم کرنا:

کسو وقت پاتے نہیں گھر اسے
بہت میر نے آپ کو گم کیا

(دیوان اول)

چاہ میں اس کی آپ کو گم کر
تا کہیں تجھ کو ماہ کنعانی

(در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۹۷)

● خود کے تئیں گم کرنا:

اب سمجھ آئی مرتبہ سمجھے
گم کیا خود کے تئیں خدا سمجھے

(دیوان دوم)

● اپنے تئیں گم کرنا:

اپنے تئیں گم جیسا کیا تھا یاں سر کھینچ کے لوگوں نے
عالم خاک میں ویسی ہی اب ڈھونڈھی ان کی نہ پائی خاک

(دیوان پنجم)

خوردن زخم و خنجر : معروف۔

★ خوردن : کھانا۔ یہ بہت سے موقعوں پر استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ زخم خوردن و خنجر خوردن۔ (جامع اللغات)

● زخم کھانا:

یہ تیغ ہے یہ طشت ہے یہ تو ہے بوالہوس
کھانا تجھے حرام ہے جو زخم کھا سکے

(دیوان اول)

زخم کھا بیٹھیو جگر پر مت
تو بھی مجھ دل فگار کے مانند

(دیوان دوم)

لذت سے نہ تھا خالی جانا تہ تیغ اس کی
اے صید حرم تجھ کو اک زخم تو کھانا تھا

(دیوان سوم)

کئی زخم کھا کر تڑپتا رہا دل
تسلی تھی موقوف زخم دگر پر

(دیوان پنجم)

خوش غلاف : تیغ و خنجر و امثال آن کہ خود بخود از نیام بر آید۔
★ یہ جملہ تلوار کی تعریف میں بولا جاتا ہے یعنی وہ تلوار جو خود بخود میان سے نکل آئے۔
(جامع اللغات) ★ وہ تلوار جو تھوڑی حرکت سے میان سے نکل آوے۔ (نصیر)

پاؤں پر سے اپنے میرا سر اٹھانے مت مجھکو
تیغ باندھی ہے میاں تم نے کمر میں خوش غلاف

(دیوان اول)

سر اس کے پاؤں سے نہیں اٹھتے ستم ہے میر
گر خوش غلاف تیغچہ اس کا اگل پڑا

(دیوان دوم)

ہم تو تھے سرگرم پابوسی خدا نے خیر کی
تیغچہ کل خوش غلاف اس کا اگل کر رہ گیا

(دیوان دوم)

خون بجبین مالیدن : رسمیست کہ داد خواہان خون شخص قتیل را بر جبین مالیدہ پیش حاکم میروند و او داد میدہد۔

● لہو کو جبیں سے ملنا:

تلواریں کتنی کھائی ہیں سجدے میں اس طرح
فریادی ہوں گے مل کے لہو کو جبیں سے ہم

(دیوان دوم)

خون شدن : ہلاک شدن و کشتہ گردیدن۔

★ جنگ ہونا۔ خون ہو جانا۔ (جامع اللغات)

گریے پہ رنگ آیا قید قفس سے شاید
خوں ہو گیا جگر میں اب داغ گلستاں کا

(دیوان اول)

خون ہوتا نظر آتا ہے کسی کا مجھ کو
ہر نگہ ساتھ ترے مصلحت ابرو ہے

(دیوان اول)

اچھا نہیں ہے رفتن رنگیں بھی اس قدر
سینو کہ اس کی چال پر اک آدھ خوں ہوا

(دیوان دوم)

فتنے فساد اٹھیں گے گھر گھر میں خون ہوں گے
گر شہر میں خراماں وہ خانہ جنگ آیا

(دیوان سوم)

سر اس آستاں پر رگڑتے گئے ہیں
ہوئے خون یاروں کے اس خاک در پر

(دیوان پنجم)

وہ آنکھ اٹھا کے شرم سے کب دیکھے ہے ولے
ہوتے ہیں خون نیچی بھی اس کی نگاہ پر

(دیوان ششم)

مری بات میں خون بلبل ہوا
دیا سا وہ جلتا جو تھا گل ہوا

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۶)

خون کشیدن و خون کم کردن : فصد نمودن۔

★ خون کشیدن : فصد کرنا۔ خون نکلوانا۔ ★ خون کم کردن : فصد کرنا۔ خون کھینچنا۔ (جامع اللغات) ★ خون کشیدن : فصد کھولنا۔ (نیّر مسعود)

● خون کشیدن = لوہو رلہو لینا:

وہی لوہو لینے کا ہنگامہ پھر
وہی تر لہو میں مرا جامہ پھر
لگے نشتر ایسے کہ لگتے نہیں
چبھے جیسے مژگاں کسو کے تئیں

(خواب و خیال، جلد دوم، ص۲۴۲)

● خون کم کرنا = فصد لینا:

اگر چند کہنے کو خوں کم کیا
لیا لوہو اتنا کہ بے دم کیا

(خواب و خیال، جلد دوم، ص۲۴۲)

خیال بنگ : توہم و خیالی که از خوردن بنگ آدمی را پیدا شود۔

★ وہ خیالات جو بنگ کے نشہ میں دماغ میں سے اٹھتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ اوٹ پٹانگ خیالات جیسے بھنگ کے نشے میں پیدا ہوتے ہیں۔ (نیّر مسعود)

سرسری کچھ سن لیا پھر واہ وا کر اٹھ گئے
شعر یہ کم فہم سمجھے ہیں خیال بنگ ہے

(دیوان اول)

●●●

باب الدال مہملہ

دارودستہ : قوم و قبیلہ۔

★ قوم وقبیلہ۔ (نثار)

دارودستہ تمام اس گل کا
ترک آئین کر تحمل کا

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۸)

فنا یعنی طاری ہوئی ہو چکا
اسے دارودستہ بہت رو چکا

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۵۲)

دار ودستہ سے ہے اس کے مجھ کو شرم
تب تو میں باتیں کروں ہوں نرم نرم

(مثنوی در ہجو نا اہل، جلد دوم، ص ۳۰۴)

پر بیکسانہ جی سے گیا ہے وہ بے وطن

یارو رفیق سب کے ہیں بے سر پڑے بدن
کوئی نہیں رہا ہے کہ دیوے اسے کفن
سب دارودستہ کاٹ کے اس کا گرا دیا

(مرثیہ، جلد دوم، ص۴۸۱)

تمامی دارودستہ کٹ کے مرنا
سر آگے باپ کا نیزے پہ دھرنا —

(مرثیہ، جلد دوم، ص۴۹۸)

حسین آکر نہ اس جا خیمہ کرتا
نہ اس کا دارودستہ کٹ کے مرتا

(مرثیہ، جلد دوم، ص۵۰۱)

مذبوح دارودستہ سب خنجرِ جفا کا
رہتا کوئی تو ہوتا غم اس کے کچھ عزا کا

(مرثیہ، جلد دوم، ص۵۱۸)

الغرض میداں میں شہ مارا گیا
دارودستہ قتل ہو سارا گیا

(مرثیہ، جلد دوم، ص۵۲۱)

دارو کشیدن : نوا کشیدن ۔ و این لفظ در ایران بسیار رواج دارد ۔ اشرف گوید :

بمستی بود پیکرش نرم و صاف
که از میکشی کرده دارو کشی

و لطف دیگرست که دارو در هندوستان شراب را گویند، درین تقدیر

بحساب اهل هند این شعر بامزه تر خواهد بود۔ منظور شاعر نیز همین است و نیز دارو بمعنی باروت تفنگ باشد و در هندوستان نیز اورا دارو گویند۔

● دارو پینا = شراب پینا:

کچھ کم نہیں ہیں شعبدہ بازوں سے مے گسار
دارو پلا کے شیخ کو آدم سے خر کیا

(دیوان اول)

کیا جانوں رکھو روزے یا دارو پیو شب کو
کردار وہی اچھا تو جس کو بھلا جانے

(دیوان دوم)

آج درہم کرتے تھے کچھ گفتگو
میر نے شاید کہ دارو پی بہت

(دیوان سوم)

آنکھیں اس کی لال ہوئیں ہیں اور چلے جاتے ہیں سر
رات کو دارو پی سویا تھا اس کا صبح خمار ہے آج

(دیوان پنجم)

اب تو اودھم ہی مچ گیا ہر سو
دارو پی کر پھریں چلیں ہم تو

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

داو اوّل : باصطلاح قمار بازان مرتبۂ اوّلست۔

★ نوبت اول۔ پہلی دفعہ۔ پہلی بار۔ (جامع اللغات)

● پہلا داوَ:

دل کا لگانا جی کھوتا ہے اس کو جگر ہے پیارے شرط
سو تو بہا تھا خوں ہو آگے پہلے داؤ ہی ہارے شرط

(دیوان چہارم)

● داؤ نختین :

میر جہاں ہے مقامر خانہ پیدا یہاں کا نہ پیدا ہے
آؤ یہاں تو داؤ نختیں اپنے تئیں بھی کھو جاؤ

(دیوان چہارم)

در آتش و آب بودن : کنایہ از تصدیع و تشویش بسیار۔

★ نہایت محنت اور مشقت میں ہونا۔ (جامع اللغات)

★ بہت رنج اور تکلیف اٹھانا۔ (نثار)

● آتش میں اور آب میں ہونا :

ٹھنڈی سانسیں بھریں ہیں جلتے ہیں کیا تاب میں ہیں
دل کے پہلو سے ہم آتش میں ہیں اور آب میں ہیں

(دیوان سوم)

در بستہ : / بالفتح بای موحدہ / کنایہ از اتمام ... بدانکہ در بستہ میتواند کہ دراصل در بست باشد کہ ھا در آخر زیادہ کردہ باشند یا در بست مخفف در بستہ نشدہ چنانکہ مذهب بعضی است۔

★ در بست : تمام و کمال۔ بالکل۔ (آسی)

سوز دروں سے آخر بھسمنت دل کو پایا
اس آگ نے بھڑک کر در بست گھر جلایا

(دیوان دوم)

ان بالوں سے طلسم جہاں کا در بستہ تھا گویا سب
زلفوں کو درہم ان نے کیا سو عالم کو برہم مارا

(دیوان پنجم)

درج گوہر مال نہیں کچھ دیں دربستہ مصر اگر
تو بھی ایسی قیمت پر تم آگے ہمارے سستے ہو

(دیوان پنجم)

در بند کسی بودن : باختیار کسی بودن۔

★ در بند اشھانہ باید بود: مجھ کو ان چیزوں کی فکر نہ ہونا چاہیے۔ (مسعود حسن رضوی)

بہت ہے یار کا کم بولنا بھی
نہیں چنداں ہم ان باتوں کے دربند

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۷)

در خون طپیدۂ ما : باضافت طپیدہ بسوی لفظ ما کہ بمعنی ما در خون طپیدہ ایم۔

● یعنی خون میں لوٹ پوٹ:

دل بے قرار گریۂ خونیں تھا رات میر
آیا نظر تو بسمل درخوں طپیدہ تھا

(دیوان اول)

دل تڑپتا ہے اشک خونیں میں
صید درخوں طپیدہ کے مانند

(دیوان اول)

سدا خونِ دل میں طپیدہ ہوں میں
کہ آہ بہ لب نارسیدہ ہوں میں

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۱)

کہتے تھے ہم حُسین کو دیکھیں گے بادشاہ
گرد اس کی رہ کی جائے گی تا چرخ روسیاہ

سو اس کو خاک و خون میں دیکھا طپیدہ آہ
تڑپے بہت ولے نہ ہمارا کہا ہوا

(مرثیہ، جلد دوم، ص۴۶۹)

درد دل کردن : بمعنی بیقراری نمودن۔

★ گریہ وزاری کرنا۔ اپنا غم کسی ہم درد کو بتانا۔ (نیر مسعود)

ایسے درد دل کرنے کو میر کہاں سے جگر آوے
گرم سخن لوگوں میں ہو کوئی بات کرے تو رو لے ٹک

(دیوان ششم)

دُرد ماہ : / بالضم / ایام آخر ماہ۔ (۱)

● دُرد بمعنی آخر:

دُرد صفر ہی خوب پئیں جس میں صاف ہے
کیا میکشوں کو اول ماہ صیام سے

(دیوان اول)

در عرق افتادن : بسیار شرمندہ شدن۔

● عرق میں ڈوبنا:

واں وہ تو گھر سے اپنے پی کر شراب نکلا
یاں شرم سے عرق میں ڈوب آفتاب نکلا

(دیوان اول)

---

(۱) دُرد شب، دردی شب، درد سال و درد ماہ : کنایه از آخر سال و ماه و شب ازینجاست که آخرین چهار شنبهٔ صفر را دُرد ماه صفر گویند رسم است که در چهار شنبهٔ آخرین بر پشت بام برآمده رو بکوچه وا می ایستند و آتشی بدست میگیرند و سبوهای کهنه را میشکنند و میگویند صفر از خانه تا بدر ... علامی فهامی در اکبر نامه نوشته چون وقت بدردی شب کشید و کیفیت شراب زور آورد و فرورفتگی خواب با اوهم آغوش شد۔ (آنند راج)

دیکھ خورشید تجھ کو اے محبوب
عرق شرم میں گیا ہے ڈوب

(دیوان اول)

جا کے ٹک سامنے اس کے تو بہت تر آوے
عرق شرم میں ڈوبا ہوا سب گھر آوے

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۸)

در گیر شدن صحبت : در گرفتن صحبت و برابر کردن آن۔

★ صحبت موافق آنا۔ (نیر مسعود) ★ بات چیت ہونا۔ (نثار) ★ موافق ہونا، راس آنا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۳۲۹، ۳۳۱)

ہزار حیف کہ درگیر صحبت اس سے نہیں
جگر کی آگ نے ہنگامہ کر رکھا ہے گرم

(دیوان اول)

دوری شعلہ خویاں آخر جلا رکھے گی
صحبت جو ایسی ہووے درگیر ہے مناسب

(دیوان پنجم)

صحبت درگیر آگے اس کے پہر گھڑی ساعت نہ ہوئی
جب آئے ہیں گھر سے اس کے تب آئے ہیں اکثر داغ

(دیوان پنجم)

نہ درگیر کیونکر ہو آپس میں صحبت
کہ میں بوریاپوش وہ آتشیں خو

(دیوان ششم)

درگیر کیونکہ ہوگی اس سفلہ خو سے صحبت
دیوانگی یہ اتنی وہ اتنا لاابالی

(دیوان ششم)

ہماری یار سے صحبت ہو کس طرح درگیر
گرہ میں نالۂ آتش فشاں سو بے تاثیر

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۵۷)

دم اس کے میں یاں تک تو تاثیر تھی
کہ صحبت اس آتش سے درگیر تھی

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۱)

دریاچه :/بجیم فارسی/حوض کلان که امرا و سلاطین در باغها و خانه سازند۔

★ چھوٹا دریا یعنی حوض یا نہر۔ (جامع اللغات) ★ چھوٹا دریا۔ بڑا حوض۔ (آ سی)

سطح زمیں میل در میل تھی
نہ دریاچہ تھا کوئی نے جھیل تھی

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۹)

اگر کوئی دریاچہ آتا ہے بیچ
تو لوگوں کے روندوں سے ہوتا ہے کیچ

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۵)

دریای لنگردار : عبارت از دریای محیط که آبش روان نیست۔

★ وہ دریا جس کا پانی ٹھہرا ہوا ہو۔ (آ سی) ★ بڑا دریا جس کا پانی ٹھہرا ہوا ہو۔ (نثار)

عشق دریا ہے ایک لنگردار
تہ کسو نے بھی اس کی پائی ہے

(دیوان پنجم)

دست بر دل گذاشتن و نهادن : تسلی کردن۔

★ ضبط کرنا۔ تسلی دینا۔ تسکین دینا اپنے آپ کو۔ (جامع اللغات)

★ تسلی کرنا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)۔

بلا ہے ایسا طپیدن دل کہ صبر اس پر ہے سخت مشکل
دماغ اتنا کہاں رہے گا کہ دست بر دل رہا کرو گے

(دیوان اول)

بے طاقتی میں شب کی پوچھو نہ ضبط میرا
ہاتھوں میں دل کو رکھا دانتوں تلے جگر کو

(دیوان دوم)

وقت کڑھنے کے ہاتھ دل پر رکھ
جان جاتی رہے نہ آہ کے ساتھ

(دیوان دوم)

ہمیشہ چشم ہے نمناک ہاتھ دل پر ہے
خدا کسو کو نہ ہم سا بھی دردمند کرے

(دیوان دوم)

تھا نزع میں دست میر دل پر
شاید غم کا یہی محل تھا

(دیوان سوم)

دست بر دل ہوں مدتوں سے میر
دل ہے ویسا ہی بے قرار ہنوز

(دیوان چہارم)

جوں ابر رویئے کیا دل برق سا ہے بے کل
رکھے ہی رہیے اکثر ہاتھ اس پہ جو رہے دل

(دیوان چہارم)

رکھے رہتے ہیں دل پر ہاتھ اے میر
یہیں شاید کہ ہے سب غم ہمارا

(دیوان پنجم)

اضطراب اس کا نہیں ہوتا ہے کم
ہاتھ بھی رکھتے ہیں دل پر ہم بہت

(دیوان ششم)

روز و شب کو اپنے یارب کیونکہ کریں گے روز و شب
ہاتھ رکھے رہتے ہیں دل پر بیتابی میں اکثر ہم

(دیوان ششم)

دست بزیر زنخدان داشتن و دست بزیر زنخ ستون کردن و دست بزیر ستون کردن : کنایه از حالت فکر و حیرت۔

★ پریشانی کی حالت میں ہاتھ، سر یا ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر بیٹھنا۔ (جامع اللغات)

نہ ہم تم زنخ دیکھ حیراں رہیں
کبھی دست زیرِ زنخداں رہیں

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۰)

کہیں واسطے میرے روتی ہے خون
کہیں دست زیرِ زنخ ہے ستون

(خواب و خیال، جلد دوم، ص ۲۴۳)

دست بسر کردن : از سر وا کردن و رخصت وداع نمودن۔

★ رخصت کرنا، وداع کرنا (نثار)

کوئی ہوا نہ دست بسر شہرِ حسن میں
شاید نہیں ہے رسم جواب سلام یاں

(دیوان اول)

ہوتا ہے کون دست بسر واں غرور سے
گالی ہے اب جواب سلام نیاز کا

(دیوان دوم)

دستپاچه کردن و شدن :/ بیا و جیم ہر دو فارسی / بمعنی مضطرب کردن و شدن۔

★ مضطرب ہونا۔ (نثار)

● دست پاچہ ہونا:

خواب غفلت سے چونک اٹھا جاگا
دست پاچہ ہوا گیا بھاگا

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۶)

دست کجی : / جیم عربی / دزدی۔

★ دزدی یعنی چوری۔ (جامع اللغات)

وے دست کجیاں وہ کج پلاسی
اہل حرم کی وہ بے لباسی
پھر ظالموں کی ناحق شناسی
سینے جلائے باتیں سنا کر

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۵۰)

دستگاہ : بمعنی سرمایہ و بمعنی مسخرہ نیز۔

★ پونجی اور اسباب۔ مغلوب۔ کارخانہ اہل پیشہ کا۔ مسخرہ۔ مصطلحات سے (نصیر)

● بمعنی مسخرہ:

سب خوبیاں ہیں شیخ مشیخت پناہ میں
پر ایک حیلہ سازی ہے اس دست گاہ میں

(دیوان اول)

کس کس طرح سے ہاتھ نچاتا ہے وعظ میں
دیکھا جو شیخ شہر عجب دست گاہ ہے

(دیوان اول)

دست و دہن بآب کشیدن و دست و دہن آب کشیدن : /بحذف بای موحدہ/ شستن دست و دہن است و این اغلب که موافق مذہب امامیہ باشد که برای تطہیر دہن را نیز بآب غوطه دہند و این ہر دو از محاورہ دانان بتحقیق رسیدہ۔

★ ہاتھ منھ دھونا۔ (جامع اللغات) شیعوں کی اصطلاح میں وضو کہتے ہیں۔ (نصیر)

★ دست و دہن بہ آب کشید: ہاتھ منھ دھویا۔ (مسعود حسن رضوی)

● دست و دہن کو (اشک سے) دھونا:

دھوتے ہیں اشک خونی سے دست و دہن کو میر
طور نماز کیا ہے جو یہ ہے وضو کی طرح

(دیوان سوم)

دعا گفتن : مشہور و بمعنی رخصت رفتن نیز۔

★ رخصت کرنا اور وداع ہونا۔ مصطلحات سے (نصیر) ★ جہاں ... را دعا بگویم: دنیا کو دعا کہوں، سلام کروں، دنیا سے رخصت ہوجاؤں۔ مرجاؤں۔ (مسعود حسن رضوی)

نیک نامی و تقاوت کو دعا جلد کہو
دین و دل پیش کش سادۂ خود کام کرو

(دیوان اول)

برسوں تلک تو گھر میں بلا گالیاں دیاں
اب در پہ سن کے کہنے لگے ہیں دعا کہو

(دیوان دوم)

پی جرعہ و ہوش کو دعا کہہ
ہر بادہ فروش کو دعا کہہ

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۴)

دعوی قطع شدن : انفصال یافتن دعوی۔

★ جھگڑا چک جانا۔ (نیر مسعود)

وان رستموں کے دعوے کو دیکھا ہے ہوتے قطع
پورا جہاں لگا ہے کوئی وار عشق کا

(دیوان دوم)

دل دادن : معروف یعنی عاشق شدن و بمعنی رخصت دادن و یافتن۔

★ تقویت دینا۔ حوصلہ بڑھانا۔ عاشق ہونا۔ شیدا ہونا۔ (جامع اللغات)

ہم تو ہوئے تھے میر سے اس دن ہی ناامید
جس دن سنا کہ ان نے دیا دل بتاں کے تئیں

(دیوان اول)

● دل سے زنگ جانا ← زنگ از دل ربودن

دماغ : / بکسر / لفظ عربی است و فارسیان کنایه بمعنی غرور نیز آرند و متآخرین بمعنی بینی چنانکه موی دماغ بمعنی موی بینی که بمعنی محل است و نیز پادشاه کسی را که بینی میبرید میگفتند که دماغش برید ازین عالمست ... و بمعنی نشه و کیفیت نیز چنانکه فلانی دماغ رسانده و بمعنی خواهش و درخواست و این در محل تعظیم و بزرگی آید چنانکه گویند دماغ این کار ندارم و این اکثر مصادر یا آنچه بدان ماند چنانکه دماغ حرف زدن ندارم و گاهی باشخاص نیز اضافت کنند و این بسیار کم است۔

★ بکسر اول بمعنی مغز۔ وہ عضو جو مقام روح نفسانی کا ہے۔ مجازاً تکبر اور گھمنڈ۔ نشہ۔ خواہش۔ طاقت۔ فارسیوں کے محاورہ میں دال کا زبر پڑھنا بھی جائز ہے۔ منتخب وغیرہ سے (نصیر)

میر ہر یک موج میں ہے زلف ہی کا سا دماغ
جب سے وہ دریا پہ آ کر بال اپنے دھو گیا

(دیوان اول)

میر کس کو اب دماغ گفتگو
عمر گذری ریختہ چھوٹا گیا

(دیوان اول)

دلی میں آج بھیکھ بھی ملتی نہیں انھیں
تھا کل تلک دماغ جنھیں تاج و تخت کا

(دیوان اول)

گئے دن عجز و نالہ کے کہ اب ہے
دماغ نالہ چرخ ہفتمیں پر

(دیوان اول)

ہم اور تیری گلی سے سفر دروغ دروغ
کہاں دماغ ہمیں اس قدر دروغ دروغ

(دیوان اول)

اچھی لگے ہے تجھ بن گل گشت باغ کس کو
صحبت رکھے گلوں سے اتنا دماغ کس کو

(دیوان اول)

اب بھی دماغ رفتہ ہمارا ہے عرش پر
گو آسماں نے خاک میں ہم کو ملا دیا

(دیوان دوم)

ایسے آزار اٹھانے کا ہمیں کب تھا دماغ
کوفت نے دل کی تو جینے سے بھی بیزار کیا

(دیوان دوم)

صحبت کسو سے رکھنے کا اس کو نہ تھا دماغ
تھا میر بے دماغ کو بھی کیا بلا دماغ

(دیوان سوم)

کس کو دماغ رہا ہے یہاں آٹھ پہر کی منت کا
ربط اخلاص سے دن گذرے ہے خلط اس سے سب موقوف

(دیوان چہارم)

اسیری میں سارا قفس بوئے گل سے
معطر ہوا گو دماغ اب کہاں ہے

(قصیدہ در مدح شاہ عالم بادشاہ، جلد دوم، ص ۱۵۳)

● دماغ تخت ہونا ← تخت حیران۔

● دماغ ساز کرنا ← ساز بودن دماغ

دمکش : /بفتح کاف تازی/ شخصی کہ ہمراہ دیگری نغمہ خواند و تبعیت او کند۔

★ وہ شخص جو دوسرے کے ہمراہ گاوے اور اس کی پیروی کرے۔ گانا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)۔ ★ اصل گانے والے کے ہمراہ گانے والا۔ (نیر مسعود)

بے کلی اس کی نہ ظاہر تھی جو تو اے بلبل
دم کش میر ہوئی اس لب و گفتار کے ساتھ

(دیوان اول)

عشق کی فاختہ ستم کش ہے
عشق سے عندلیب دم کش ہے

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۱)

دم کش اژدر نکلے ہے گر سیر کو
دور سے کھینچے ہے وحش و طیر کو

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۱)

کھنچا آیا پدر مردہ ستم کش
ضعیف و ناتواں صدگونہ غم کش
یتیم و بے کس و حیراں الم کش
یہی کہتا تھا ہوتا بھی جو دم کش
فآہا ثم آہا ثم آہا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۴۵)

● دم کشی:

مرغان باغ سے نہ ہوئی میری دم کشی
نالے کو سن کے وقت سحر دم ہی کھا رہے

(دیوان دوم)

مت دم کشی کر اتنی ہنگام صبح بلبل
فریاد خونچکاں ہے منھ سے ترے زیادہ

(دیوان ششم)

کس کو بلبل ہے دم کشی کا دماغ
ہو تو گل ہی کی گفتگو بھی ہو

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۹)

جدھر پھر نظر دیکھوں لگ جائے آگ
دمِ دم کشی لب پہ کھیلیں ہیں ناگ

(اژدر نامہ، جلد دوم، ص ۳۴۷)

وہی دم کشی شام سے تا سحر
اسی ہولناکی سے وہ دشت و در

(اژدر نامہ، جلد دوم، ص ۳۳۹)

دمیدن صبح و دمیدن سبزہ و دمیدن نی و نفیر و امثال...

دم، بفتح نفس و بمعنی وقت نیز اکثر استعمال آن در ترکیب یا لفظ صبح دیدہ شدہ و گاھی با شام نیز۔

★ اگنا۔ سبزہ اور پھول اور بہار وغیرہ کا۔ جوش مارنا خون و عرق وغیرہ کا۔ پھونکنا۔ کرنا اور نَے اور صور اور روح اور نفس اور افسوں وغیرہ کا۔ چلنا ہوا کا۔ طلوع کرنا اور طلوع ہونا صبح اور آفتاب وغیرہ کا۔ لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔ بہارِ عجم سے (نصیر)

● دم صبح:

وعدہ تو کیا اس سے دم صبح کا لیکن
اس دم تئیں مجھ میں بھی اگر جان رہے گا

(دیوان اول)

● دمیدن سبزہ: سبزہ اگانا / اگنا:

یوں نکلے ہے فلک ایدھر سے نازکناں جو جاتے تو
خاک سے سبزہ میری اگا کر ان نے مجھ کو نہال کیا

(دیوان اول)

موا ہوں ہو کے دل افسردہ رنج کلفت سے
اگے ہے سبزۂ پژمردہ میری تربت سے

(دیوان اول)

جانا فلک دوں نے کہ سرسبز ہوا میں
گر خاک سے سبزہ کوئی پژمردہ اگایا

(دیوان سوم)

● دمیدن نی: نے اگنا:

گور سے نالے نہیں اٹھتے تو نے اگتی ہے
جی گیا پر نہ ہمارا سر پر شور گیا

(دیوان اول)

اور اس سے نے اگے سبزے کی جا
برگ برگ اس کا کرے پھر یہ صدا

(در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۳۰)

دنباله داشتن : از عقب داشتن چیزی و این در محل نفرین مستعمل شود۔
مخلص کاشی گوید :

مباش از سرمهٔ دنباله دار چشم او ایمن
که دود آه بیماران عجب دنباله ای دارد

● دنبالہ رکھنا :

کیوں آنکھوں میں سرے کا تو دنبالہ رکھے ہے
مت ہاتھ میں ان مستوں کے تلوار دیا کر

(دیوان دوم)

دوای : / بیای معروف / بمعنی دوا و این تصرف فارسیان متأخر است و در قدیم مطلق نبود۔

★ بزیادت یا بمعنی دوا۔ یہ تصرف فارسیوں (کذا) متاخرین کا ہے۔ قدیم میں نہ تھا۔ (نصیر)

بیماری بے دوائی بختوں کی نارسائی
بابا رہا نہ بھائی ان سب کو موت آئی
یاروں کی بے وفائی لوگوں کی بے روائی
اسباب کی کمی نے بھیترا ہے کڑھایا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۷۷)

دوبالا :دو برابر و این در اکثر بر نشه و مستی اطلاق میشود و گاهی بر غیر آن۔

★ دو چند۔ دوگنا۔ (نصیر)

ہے شگفتہ دماغ دل وا ہے
نشہ اس عیش کا دوبالا ہے

(مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۸۰)

ہے نشۂ سامعہ دوبالا
پھر حرف نہ جائے گا سنبھالا

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۶)

کنارے پہ اس کے اترنا ہوا
دوبالا ہوئی ٹھنڈ مرنا ہوا

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۲)

دود مشعل : نوعی از رنگ جامه و این از اهل زبان بتحقیق پیوسته۔

گرمی سے مشعلوں کی آئے تنگ
دودِ مشعل ہے جاے کاہی رنگ

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۳)

دوده : خانواده و آنچه از چراغ حاصل شود و بکار مرکب آید و در چشم نیز کشند و این اکثر رسم هندوستان است و در ولایت نیز باشد۔

★ عربی میں بمعنی کیڑا مکوڑا۔ فارسی میں بمعنی خاندان۔ اپنایت۔ دھواں چراغ کا۔ برہان وغیرہ سے (نصیر)

عمر گذری کہ نہیں دودۂ آدم سے کوئی
جس طرف دیکھیے عرصے میں ہیں اب خر کتنے

(دیوان اول)

دوش: شب گذشته متصل امروز و آنرا شب دوش و شب دوشینه نیز گویند۔

★ شب گذشتہ۔ کل کی رات جو گذر چکی ہو۔ (نصیر)

حق تلف کن ہیں بتاں یاد دلاؤں کب تک
ہر سحر صحبت دوشیں کو بھلا رہتے ہیں

(دیوان دوم)

نالۂ میر سواد میں ہم تک دوشیں شب سے نہیں آیا
شاید شہر سے اس ظالم کے عاشق وہ بدنام گیا

(دیوان پنجم)

ہوا حافظہ بسکہ نسیاں کا صرف
نہیں یاد آتا ہے دوشینہ حرف

(در بیان دنیا، جلد دوم، ص ۲۷۹)

دویدن چشم : نگاہ بسیار کردن۔

● چشم دوڑنا:

خاک پر بھی دوڑتی ہے چشم مہر و ماہِ چرخ
کس دنی الطبع کے گھر جا کے میں مہماں ہوا

(دیوان دوم)

● آنکھ / آنکھیں دوڑنا:

آنکھ ہر ایک کی دوڑے ہے کفک پر تیرے
پاؤں سے لگ کے ترے مہندی کو کچھ بھاگ لگے

(دیوان دوم)

آنکھیں دوڑیں خلق جا اودھر گری
اٹھ گیا پردہ کہاں اودھم ہوا

(دیوان سوم)

نادیدہ ہیں نام خدا کے ایسے جیسے قحط زدہ
دوڑتی ہیں کیا آنکھیں اپنی سبحے کے دانے دانے پر

(دیوان پنجم)

آنکھ کب دوڑے ہے اس کی ہر طرف
ہے یہ اپنے نوع کا فخر و شرف

(کپی کا بچہ، جلد دوم، ص ۳۲۵)

یہ نفاست یہ لطافت یہ تمیز
آنکھ دوڑے ہی نہ ہو کیسی ہی چیز

(مومنی بلی، جلد دوم، ص ۳۲۸)

دہن فلان چیز ندارد : بمعنی لیاقت و قابلیت و طاقت آن ندارد۔

★ دہنِ صحبت ہم نہ دارد : باتیں کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ (مسعود حسن رضوی)

★ دہن چیزے نداشتن : کسی بات یا شے کی لیاقت و قابلیت نہ ہونا۔ یہ محاورہ اردو میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے ''میرا کیا منہ ہے''۔ مجھے اس بات کا منہ نہیں۔ (نثار)

گر اس چمن میں وہ بھی اک ہی لب و دہاں ہے
لیکن سخن کا تجھ سے غنچے کو منہ کہاں ہے

(دیوان اول)

کس رو سے اس کے ہوگا تو نقطے سے مقابل
اے آفتاب تیرا منہ تو طباق سا ہے

(دیوان اول)

گل کام آوے ہے ترے منہ کے نثار کا
صحبت رکھے جو تجھ سے یہ اس کا دہن نہیں

(دیوان سوم)

جی تو جلا احباب کا مجھ پر عشق میں اس شعلے کے پر
رو ہی نہیں ہے بات کا ہرگز اپنے جانب داروں کو

(دیوان چہارم)

شلاق خواری کی تھی خجلت جو کچھ نہ بولا
منہ کیا ہے نامہ بر کا نکلے جواب کیونکر

(دیوان پنجم)

رو چاہیے ہے اس کے در پر بھی بیٹھنے کو
ہم تو ذلیل اس کے ہوں میر باپ کیونکر

(دیوان پنجم)

دید : /بروزن عید/ نظارہ و تماشا۔

جب لے نقاب منھ پر تب دید کر کہ کیا کیا
درپردہ شوخیاں ہیں پھر بے حجابیاں ہیں

(دیوان اول)

کر صرف دید عمر پھرے ہے تو یاں کہاں
ہے سیر مفت میر تجھے پھر جہاں کہاں

(دیوان اول)

چشم تو ہے اک دید کی جا پر کب تکلیف کے لائق ہے
دل جو ہے دلچسپ مکاں تم اس میں کب کب آتے ہو

(دیوان اول)

جہاں کا دید بجز ماتم نظارہ نہیں
کہ دیدنی ہی نہیں جس پہ یاں نظر کریے

(دیوان اول)

کھول کر آنکھ اڑا دید جہاں کا غافل
خواب ہو جائے گا پھر جاگنا سوتے سوتے

(دیوان اول)

منظر خراب ہونے کو ہے چشم تر کا حیف
پھر دید کی جگہ نہیں جو یہ مکاں گرا

(دیوان دوم)

چشمک اس مہ کی سی دلکش دید میں آئی نہیں
گو ستارہ صبح کا بھی آنکھ جھپکانے لگا

(دیوان سوم)

گردش میں رہا کرتے ہیں ہم دید میں ان کی
آنکھوں نے تری خوب سماں ہم کو دکھایا

(دیوان سوم)

یہی اوقات ہے گی دید کی یاں
رکھ اپنی چشم کو شام و سحر بند

(دیوان سوم)

ایک نہ آیا دید میں اپنی دلکش دلچسپ اس کے رنگ
ان آنکھوں سے اس گلشن میں یوں تو ہزار کو دیکھا ہے

(دیوان سوم)

تھے لب جو پر جو گرم دید یار
سبزے کے سے رنگ مژگاں تر گئے

(دیوان سوم)

موسم گل میں ہم نہ چھوٹے حیف
گشت تھا دید تھا نظارہ تھا

(دیوان چہارم)

دل دل لوگ کہا کرتے ہیں تم نے جانا کیا ہے دل
چشم بصیرت وا ہووے تو عجائب دید کی جا ہے دل

(دیوان پنجم)

ٹک دل سے آؤ آنکھوں میں ہے دید کی جگہ
بہتر نہیں مکان کوئی اس مکان سے

(دیوان ششم)

آنکھوں میں آ کے دل سے نہ ٹھہرا تو ایک دم
جاتا ہے کوئی دید کے ایسے مکان سے

(دیوان ششم)

کبھو ساغر بادہ کا دید ہو
محرم ہمارا کبھو عید ہو

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۲۹)

دور سے کرتا ہوں بیٹھا سب کی دید
کوئی سر کھینچو ہے میرا مستفید

(مثنوی در ہجو نا اہل ... جلد دوم، ص ۳۰۲)

ہے ہنومانی نسب یہ باب دید
قابل وصف اس کے حضرت بوحمید

(کپی کا بچہ، جلد دوم، ص ۳۲۴)

مدت تئیں دید کر جہاں کا
طرز و وضع و شعار دیکھا

(ترکیب بند، جلد دوم، ص ۶۱۰)

● دید وادید ← وادید

●●●

باب الذال المعجمه

ذات : لفظ عربیست بمعنی نفس شیئی و بمعنی قوم نیز آمده و این غلط است زیرا کہ بدین معنی جات است /بجیم/ و این لفظ هندی الاصل است... و سبب غلط آن است کہ ذال و زا در زبان هندی نیست۔

★ بمعنی صاحب۔ خداوند۔ ہستی اور حقیقت ہر چیز کی۔ روح ہر شے کی۔ جانب اور طرف اور جو ذات کے معنی قوم مشہور ہیں یہ غلط ہیں کیوں کہ لفظ جات کے معنی قوم ہیں اور وہ ہندی الاصل ہے۔ پس بہتر یہ ہے کہ زائے معجمہ کو جیم سے بدل کر فصاحت کے واسطے 'زات' پڑھا جاوے۔ (نصیر)

سید ہو یا چمار ہو اس جا وفا ہے شرط
کب عاشقی میں پوچھتے ہیں ذات کے تئیں

(دیوان اول)

بے عیب ذات ہے گی خدا ہی کی اے بتاں
تم لوگ خوبرو جو کیے بے وفا کیے

(دیوان دوم)

چوہڑے نائی ہیں سارے ایک ذات
ان میں ہے بد ذات جو ہو نیک ذات

(در مذمّت آئینہ دار، جلد دوم، ص ۳۱۳)

●●●

باب الراء مهملہ

راضی بودن بفلان چیز و از فلان چیز :بلفظ از معنی هر دو صحیحست۔

★ فلاں چیز سے راضی یا فلاں چیز کے ساتھ راضی۔ (جامع اللغات)

مت نکل گھر سے ہم بھی راضی ہیں
دیکھ لیں گے کبھو سر بازار

(دیوان اول)

راضی ہوں گو کہ بعد از صد سال و ماہ دیکھوں
اکثر نہیں تو تجھ کو میں گاہ گاہ دیکھوں

(دیوان اول)

بتوں کے غم میں نالاں جب نہ تب ہوں
نہ راضی خلق مجھ سے نے خدا خوش

(دیوان سوم)

جدائی کے تعب کھینچے نہیں ہیں میر راضی ہوں
جلاویں آگ میں یا مجھ کو پھینکیں قعر دریا میں

(دیوان سوم)

دو چار دل سے راضی نہیں ہوتے دلبراں
شاید تسلی ان کی ہو جو لیں ہزار دل

(دیوان پنجم)

سودائے عاشقی میں نقصاں ہے جی کا لیکن
ہم راضی ہو رہے ہیں اپنے زیان جاں تک

(دیوان ششم)

جو تجھ کو خوش نہیں پاتے تو جان کھوتے ہیں
ہلاک ہونے پہ تجھ ہی سے راضی ہوتے ہیں
کبھو ہی آٹھ پہر میں ٹک ایک سوتے ہیں
ہمیشہ راتوں کو آٹھ آٹھ آنسو روتے ہیں
امام ضامن ثامن علی رضا کی قسم

(مخمس عشقیہ، جلد دوم، ص ۴۰۲)

راہ راہ : جامه که بیاره یا خطوط رنگین داشته باشد۔

★ دھاری دار۔ (نیّر مسعود)

عاقبت تجھ کو لباسِ راہ راہ
لے گیا ہے راہ سے اے تنگ پوش

(دیوان سوم)

راہ قفل بودن : بمعنی بند بودن راہ۔

★ بسبب طغیانی کے دریا کا راستہ بند ہونا۔ (جامع اللغات)

★ ''راہِ دریا قفل بود'' کا مطلب ہے برسات میں ندی نالے چڑھ جانے کی وجہ سے دریا کا سفر بند تھا۔ (نثار)

جہاں قفل ہو راہ دریا تو وھاں
کفایت ہے اس کی کلید زباں

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۶)

رخصت کردن : جدا کردن شخصی را از پیش خود۔

فلک نے گر کیا رخصت مجھے سیر بیاباں کو
نکالا سر سے میرے جاے مو خار مغیلاں کو

(دیوان اول)

کرو دن ہی سے رخصت ورنہ شب کو
نہ سونے دے گا شور اس بے نوا کا

(دیوان دوم)

کچھ نہ پوچھو صحبت دیروزہ کی کم فرصتی
جوں ہی جا بیٹھے لگا کہنے انھیں رخصت کرو

(دیوان سوم)

ہوش نہیں اپنا تو ہمیں ٹک میر آئے ہیں پرسش کو
جانے سے آگے ان کو ہمارے پیارے رخصت مت کریو

(دیوان سوم)

آب حسرت آنکھوں میں اس کی نومیدانہ پھرتا ہے
میر نے شاید خواہش دل کی آج کوئی پھر رخصت کی

(دیوان سوم)

پار دریا کے جلد رخصت کی
اس طرح فکر رفع تہمت کی

(دریاے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۳)

پھر وہیں سے دے صلہ رخصت کیا
اک مصاحب نے جگر کر کر کہا

(مثنوی تنبیہ الجہال، جلد دوم، ص ۲۷۷)

غیروں کے رہو گے دیر تک تم
ہم کو تو سویرے کرکے رخصت

(ترکیب بند، جلد دوم، ص ۶۱۳)

رستہ : / بفتح / صف دکان وغیرہ و مجازاً بمعنی بازار۔

★ بالفتح بمعنی صف یعنی چند چیزیں جو ہم پہلو ہوں جیسے بازار کی دکانیں کہ دور تک برابر ہوتی ہیں۔ صف دکان کی۔ مجازاً بازار۔ (نصیر)

یا قافلہ در قافلہ ان رستوں میں تھے لوگ
یا ایسے گئے یاں سے کہ پھر کھوج نہ پایا

(دیوان اول)

دیکھ خبطی مجھ کو رستے بند ہو جاتے ہیں اب
عشق نے کیا کوچہ و بازار میں رسوا کیا

(دیوان سوم)

پھینکتے ہیں جو دستہ گل
رہگذر میں ہیں رستہ رستہ گل

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۸)

چل سواری کا سیر بھی ہے بڑا
ایک عالم ہے دونوں رستہ کھڑا

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۲)

رسد : / بفتحتین و دال مہملہ / کنایہ از حصہ چنانکہ گویند حصہ رسد

... و بمعنی رسد غله که عبارتست از کاروان جنس غلّه وغیره در بار، در اکثر اشعار اساتذه یافت نشد و آنکه طالبای کلیم در شاه جهان نامه منظوم آورده احتمال دارد که موافق روز مرۂ دربار پادشاهان هند آورده باشد۔

★ بمعنی حصہ۔ کارواں یعنی قافلہ۔ جنس غلہ وغیرہ۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

حصّہ رسد کوئی ہو وہ رکھ جائے ایک تیغ
گذرے نہ ایک دم بھی کہ قضیہ ہے انفصال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۶)

رشتۂ بیجان : / بجیم تازی / عبارت از رشتۂ تاب نداده۔

★ جس رشتہ میں جان نہ ہو یعنی مضبوط نہ ہو۔ (جامع اللغات)

تارنگہ کا سوت نہیں بندھتا ضعف سے
بیجان ہے یہ رشتہ دلا اس کو تاب دے

(دیوان سوم)

رفتگی : ارتباط و اختلاط۔

★ عشق، رفتہ کسے بودن، رفتگی داشتن، والہانہ محبت۔ (نثار)

رفتہ رفتہ قاصدوں کو رفتگی اس سے ہوئی
جی میں ہے اب کی مقرر اپنا جانا کیجیے

(دیوان اول)

اب رفتگی رویہ اپنا کیا ہے میں نے
میرا یہ ڈھب دلوں میں کچھ راہ کر رہے گا

(دیوان دوم)

کیا رفتگی سے میری تم گفتگو کرو ہو
کھویا گیا نہیں میں ایسا جو کوئی پاوے

(دیوان دوم)

کیا نقش میں مجنوں ہی کے تھی رفتگی عشق
لیلٰی کی بھی تصویر تو حیران کھڑی ہے

(دیوان دوم)

شتابی گئی اس روش فصل گل
کہ جوں رفتگی ہو جوانی کے ساتھ

(دیوان سوم)

یاد پڑتا ہے جوانی تھی کہ آئی رفتگی
ہو گیا ہوں میں تو مست عشق ہشیاری کے بیچ

(دیوان چہارم)

دھوپ میں جلتے ہیں پہروں آگے اس کے میر جی
رفتگی سے دل کی ٹھہرے ہیں گنہگاروں میں ہم

(دیوان ششم)

دل ٹھہرتا نہ تھا ملالت تھی
جان کو رفتگی کی حالت تھی

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۹)

رواں آب ایسی روانی کے ساتھ
کہ جوں رفتگی ہو جوانی کے ساتھ

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۵)

رفتہ و وارفتہ: عاشق و از خود شدہ و حیران۔

★ بے خود و بے ہوش و عاشق و حیران (جامع اللغات)

کرو گے یاد باتیں تو کہو گے
کہ کوئی رفتۂ بسیار گو تھا

(دیوان اول)

عالم ہے شوق کشتہ خلقت ہے تیری رفتہ
جانوں کی آرزو تو آنکھوں کا مدعا تو

(دیوان اول)

اب بھی دماغ رفتہ ہمارا ہے عرش پر
گو آسماں نے خاک میں ہم کو ملا دیا

(دیوان دوم)

نالاں ہے عندلیب گل آشفتہ رفتہ سرو
ٹک بیٹھ کر چمن میں وہ فتنہ اٹھا گیا

(دیوان دوم)

حیراں ہے لحظہ لحظہ طرز عجب عجب کا
جو رفتۂ محبت واقف ہے اس کے ڈھب کا

(دیوان دوم)

بہت رفتہ رہتے ہو تم اس کے اب
مزاج آپ کا میر کیدھر گیا

(دیوان دوم)

کب تک بھلا بتاؤ گے یوں صبح و شام روز
آؤ کہیں کہ رہتے ہیں رفتہ تمام روز

(دیوان دوم)

یوں رفتہ اور بے خود کب تک رہا کرو گے
تم اب بھی میر صاحب اپنے تئیں سنبھالو

(دیوان دوم)

اس کے رو کے رفتہ ہی آئے ہیں یاں
آج سے تو کچھ نہیں یہ جی کی چاہ

(دیوان دوم)

جاناں کی رہ سے آنکھیں جس تس کی لگ رہی ہیں
رفتہ ہیں لوگ سارے ان پاؤں کے نشاں کے

(دیوان دوم)

ایسا موتی ہے زندۂ جاوید
رفتۂ یار تھا جب آئی ہے

(دیوان دوم)

غزل ہی کی ردیف و قافیہ کا رفتہ رہتا ہے
نکلنا میر اب مشکل ہے میرا ان زمینوں سے

(دیوان سوم)

رفتۂ عشق کیا ہوں میں اب کا
جا چکا ہوں جہان سے کب کا

(دیوان چہارم)

ترک لباس سے میرے اسے کیا وہ رفتہ رعنائی کا
جامے کا دامن پاؤں میں الجھا ہاتھ آنچل اکلائی کا

(دیوان چہارم)

دل جو ہمارا خون ہوا تھا رنج و الم میں گذری ہمیں
یعنی ماتم اس رفتہ کا ہم نے ماہ و سال کیا

(دیوان چہارم)

مرتے نہ تھے ہم عشق کے رفتہ بے کفنی سے یعنی میر
دیر میسر اس عالم میں مرنے کا اسباب ہوا

(دیوان چہارم)

اس رفتہ پاس اس کو لائے تھے لوگ جا کر
پر حیف میں نہ دیکھا بالیں سے سر اٹھا کر

(دیوان چہارم)

جاناں کی رہ سے آنکھیں جس تس کی لگ رہی ہیں
رفتہ ہیں لوگ سارے ان پاؤں کے نشاں کے

(دیوان دوم)

ایسا موتی ہے زندۂ جاوید
رفتۂ یار تھا جب آئی ہے

(دیوان دوم)

غزل ہی کی ردیف و قافیہ کا رفتہ رہتا ہے
نکلنا میر اب مشکل ہے میرا ان زمینوں سے

(دیوان سوم)

رفتۂ عشق کیا ہوں میں اب کا
جا چکا ہوں جہان سے کب کا

(دیوان چہارم)

ترک لباس سے میرے اسے کیا وہ رفتہ رعنائی کا
جامے کا دامن پاؤں میں الجھا ہاتھ آنچل اکلائی کا

(دیوان چہارم)

دل جو ہمارا خون ہوا تھا رنج و الم میں گذری ہمیں
یعنی ماتم اس رفتہ کا ہم نے ماہ و سال کیا

(دیوان چہارم)

مرتے نہ تھے ہم عشق کے رفتہ بے کفنی سے یعنی میر
دیر میسر اس عالم میں مرنے کا اسباب ہوا

(دیوان چہارم)

اس رفتہ پاس اس کو لائے تھے لوگ جا کر
پر حیف میں نہ دیکھا بالیں سے سر اٹھا کر

(دیوان چہارم)

کیا امید رہائی رکھے ہم سا رفتہ وارفتہ
دل اپنا تو زنجیری اس زلف خم درخم کا ہے

(دیوان چہارم)

دلِ رفتۂ جمال ہے اس ذوالجلال کا
مجمع جمیع صفات و کمال کا

(دیوان پنجم)

اس کے کفک کی پامالی میں دل جو گیا تھا شاید میر
یار ادھر ہو مائل ٹک تو وہ رفتہ ہاتھ آوے اب

(دیوان پنجم)

میر ہوئے ہو بے خود کب کے آپ میں بھی تو ٹک آؤ
ہے دروازے پر انبوہ اک رفتۂ شوق تمھارا آج

(دیوان پنجم)

ترک وطن کیا ہے عزیزوں نے چاہ میں
کر جائے کوئی رفتہ سفر تو ہے کیا عجب

(دیوان ششم)

میں رفتہ میر مجلس تصویر کا گیا
تو بیٹھا میرا حشر تک اب انتظار کر

(دیوان ششم)

طرفہ رفتار کے ہیں رفتہ سب
دھوم ہے اس کی رہگرائی کی

(دیوان ششم)

ہر چند ہے یہ عرصہ ہمیشہ سے پُر غبار
یاران رفتہ کے بھی تردد ہیں یادگار
(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۱۶)

دماغ رفتۂ شگفتن سے آشنا نہ ہوا
کہ اس چمن میں رکھا ان نے غنچۂ دل گیر

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۵۷)

وہ مست نیاز ہے حرم میں
وہ رفتۂ ناز ہے صنم میں

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۲)

بہت رفتگان ادائے کلام
بہت جتلائے بلائے خرام

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۱)

بندھا ناتوانی کا رخت سفر
کیا طاقت رفتہ نے منھ ادھر

(خواب و خیال، جلد دوم، ص ۲۴۲)

عاشق و معشوق رفتہ عشق کے
یعنی دونوں سینہ تفتہ عشق کے

(مثنوی در حال عشق، جلد دوم، ص ۲۴۵)

خستۂ انداز اس کا ہر بشر
رفتہ اس کے ناز کا ہر جانور

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۴)

محو سخن ہم فکر سخن میں رفتہ ہی بیٹھے رہتے ہیں
آپ کو جب کھویا ہے ہم نے تب یہ گوہر پائے ہیں

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۴)

رگ گردن : دعویٰ و غرور و سرکشی۔

★ بمعنی غرور۔ سرکشی۔ (نصیر)

★ دعوی، غرور، سرکشی (نثار) ★ غرور۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۲۶۲)

سرکشی ہی ہے جو دکھلاتی ہے اس مجلس میں داغ
ہو سکے تو شمع ساں دیجے رگ گردن جلا

(دیوان اول)

رنج باریک : مرض دق۔

★ تب دق جو مشہور و مہلک بیماری ہے۔ (جامع اللغات)

★ تب دق۔ مرضِ دق۔ (نثار)

میں سودائی اس زلف تاریک کا
ہر ایک مو سبب رنج باریک کا

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۴)

رنگ مہتابی : رنگی سفید مائل بزردی مثل رنگ مہتاب۔

★ رنگ سپید مائل بہ زردی۔ (جامع اللغات)

★ رنگ سفید مائل بہ زردی مثل ماہتاب۔ (نثار)

آگے ایسا نکھرا نکھرا کاہے کو میں پھرتا تھا
جب سے آنکھ لگی اس مہ سے رنگ مرا مہتابی ہے

(دیوان چہارم)

رنگین رفتن : خوش رفتاری۔

★ خرامِ ناز۔ خوش رفتاری۔ (نثار)

اچھا نہیں ہے رفتن رنگیں بھی اس قدر
سنیو کہ اس کی چال پر اک آدھ خوں ہوا

(دیوان دوم)

کیا بے خبر ہے رفتن رنگین عمر سے
جوے چمن میں دیکھ ٹک آب رواں کی اور

(دیوان دوم)

رفتن رنگین گل رویاں سے کیا ٹھہراؤ ہو
ساتھ ان کے چل تماشا کر لے جس کو چاؤ ہو

(دیوان چہارم)

رو : /بواو معروف / معروف (یعنی صورت، رخسار، مقابل پشت ۔ حاشیۂ چراغ) و نیز جامۂ بالای دوته که آنرا ابره گویند و جامۂ پائین را آستر و نیز بمعنی محمل و ظرف سخن۔

دیکھے گا جو تجھ رو کو سو حیران رہے گا
وابستہ ترے مو کا پریشان رہے گا

(دیوان اول)

تیرے جلوے کا مگر رو تھا سحر گلشن میں
نرگس اک دیدۂ حیران تماشائی ہے

(دیوان اول)

نے فلک پر راہ مجھ کو نے زمیں پر رو مجھے
ایسے کس محروم کا میں شور بے تاثیر ہوں

(دیوان اول)

میں جو دیوانہ ان کے رو کا تھا
شیفتہ پیچ دار مو کا تھا

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۶)

رواق : / بقاف / معروف (یعنی : دہلیز و دالان۔ حاشیۂ چراغ) و بمعنی

خالص و صاف نیز لیکن در کتب عربیه بدین معنی دیده نشده اگرچه در مادهٔ این باب معنی مذکوره یافته میشود۔

★ چھجہ چھت کا اور چادر چھت کی جو چھت کے نیچے چڑھائی جاتی ہے۔ (جامع اللغات)

★ بمعنی چھجہ۔ ابر سحاب یعنی بدلی۔ صاف اور خالص۔ (نصیر) ★ مکان کا چھجا۔ سائبان۔ ایوان۔ (آسی) ★ محل۔ کوٹھا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز جلد سوم، ص ۳۸۱)

کوئی تو ماہ پارہ اس بھی رواق میں ہے
چشمک زنی میں شب کو یوں ہی نہیں ہیں تارے

(دیوان دوم)

اک نور گرم جلوہ فلک پر ہے ہر سحر
کوئی تو ماہ پارہ ہے میر اس رواق میں

(دیوان چہارم)

کوئی تو ماہ پارہ اس بھی رواق میں ہے
چشمک کریں ہیں ہر شب اس کی طرف ستارے

(دیوان پنجم)

روایی : بر آمدن حاجت و گاهی بر آوردن نیز، استعمال این لفظ و بمعنی امید و کام نزدیک است چنانکه گوید حاجت و کام است۔

★ بفتح بمعنی رواج۔ رونق۔ حاجت بر آنا۔ نکالنا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

پا شکستوں کی ہوئی کام روائی تجھ سے
بستہ کاروں کی ہوئی عقدہ کشائی تجھ سے

(مخمس ترجیع بند در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۳۶)

کرے طرح داغوں سے وہ باغ کو
روائی اسی سے زر داغ کو

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۱)

روبرو و روبارو : /بزیادت الف/ ہر دو صحیحست (یعنی برابر، مقابل۔ حاشیۂ چراغ)۔

★ سامنے۔ مقابل۔ (جامع اللغات)

● یعنی برابر، مقابل :

دل میں کتنے مسودے تھے ولے
ایک پیش اس کے روبرو نہ گیا

(دیوان اول)

روبرو جا کر ہوا وہ بھی کھڑا
تک ٹھہر کر مضطرب ہو گر پڑا

(مورنامہ، جلد دوم، ص۲۵۴)

رو دادن (ذیل رونگھداشتن) ... بمعنی توجہ رو ... رو دادن متعدیست...

★ معزز ومکرم رکھنا۔ توجہ والتفات کرنا۔ حاصل ہونا کسی چیز کا اور وقوع میں آنا۔ پیدا ہونا۔ وجود میں آنا۔ (جامع اللغات) ★ رو دادن : توجہ کرنا۔ حاصل ہونا۔ مصطلحات سے (نصیر) ★ ا۔ متوجہ ہونا۔ ۲۔ نمودار ہونا۔ ۳۔ واقع ہونا۔ (نیر مسعود)

اس برہمن پسر کے قشقے پہ مرتے ہیں ہم
تک دے گا رو تو گویا جی ہم کو دان دے گا

(دیوان اول)

دل لے کے رو بھی تک نہیں دیتے کہیں گے کیا
خوبان بدمعاملہ یوم الحساب میں

(دیوان اول)

گو کدورت سے وہ نہ دیوے رو
آرسی کی طرح صفا ہے یاں

(دیوان اول)

خوب کرتے ہیں جو خوباں نہیں رو دیتے ہیں
منہ لگاتا ہے کوئی خوں کے سزاواروں کو

(دیوان ششم)

جب وے کھاتے ہیں بیڑۂ پاں کو
رو نہیں دیتے لعل و مرجاں کو

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۳)

روزگار : / بزای معجمہ / مشہورست و بعضی اہل زبان بفتح خوانند معروف و بمعنی نوکری و شغل و گذران نیز۔

★ بمعنی زمانہ مطلق دراز اور مدت۔فرصت۔ یہ لفظ 'روز' سے اور کلمہ 'گار' سے کہ معنی 'کرنے والے' کے ہیں مرکب ہے چونکہ زمانہ فلک اعظم کی حرکت ہے کہ بموجب حرکت دیگر افلاک کے پھرتا ہے اور فلک شمس بھی اُسی میں سے ہے۔ پس زمانہ یعنی فلکی حرکت کرنے والا اور کرنے والا روزگار ہے اور روزگار کے معنی شغل اور پیشہ اور نوکری کے بھی استعمال کیے گئے ہیں اور یہ اصل میں روزگار تھا۔لفظ روزہ میں واسطے نسبت کہ 'ہے' یعنی جو روز سے تعلق رکھے مگر اب کثرت استعمال سے بدون 'ہے' کے لکھتے پڑھتے ہیں۔ (نصیر)

پھر گیا ہے زمانہ کیا کہ مجھے
ہوتے خوار ایک روزگار ہوا

(دیوان اول)

نہ کیونکہ شیخ توکل کو اختیار کریں
زمانہ ہووے مساعد تو روزگار کریں

(دیوان اول)

روتے پھرتے ہیں ساری ساری رات
اب یہی روزگار ہے اپنا

(دیوان دوم)

روز و شب روتے کڑھتے گذرے ہے
اب یہی اپنا روزگار ہوا

(دیوان ششم)

روزی بشب آوردن : گذران کردن۔

★ دن رات گذارنا۔ آٹھ پہر کاٹنا۔ (جامع اللغات)

اس رخ سے دل اٹھایا تو زلفوں میں جا پھنسا
القصہ اپنے روز کو ہم نے بھی شب کیا

(دیوان دوم)

رو سفید : طالع مند و دولت مند۔

★ نیک، خوش اقبال، دولت مند، (روسیاہ کی ضد)۔ (نثار)

★ معزز اور ممتاز اور دولت مند ۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

روسیاہی جرم سے ہے بیشتر
روسفیدوں میں تجل مجھ کو نہ کر

(مسدس ترجیع بند در نعت سرور کائناتؐ، جلد دوم، ص ۸۵)

اسی عشق سے رو سیہ رو سفید
رکھیں عشق سے نا امیداں امید

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۴۸)

روضہ خوان : شخصی کہ کتاب روضۃ الشہدا بر منبر رفتہ روز عاشورہ بخواند۔

★ وہ لوگ جو محرم کے زمانے میں 'روضۃ الشہدا' پڑھتے ہیں۔ (آ سی) ★ مجلس عزا میں کتاب 'روضۃ الشہدا' یا اسی طرح کی کوئی کتاب پڑھ کر سنانے والا۔ (نیر مسعود)

قید قفس میں ہیں تو خدمت ہے نالگی کی
گلشن میں تھے تو ہم کو منصب تھا روضہ خواں کا

(دیوان اول)

پوچھو نہ دل کے غم کو ایسا نہ ہووے یاراں
مانند روضہ خواں کے مجلس کے تئیں رلاؤں

(دیوان اول)

مرغ چمن نے زور رلایا سبھوں کے تئیں
میری غزل پڑھی تھی شب اک روضہ خواں کی طرح

(دیوان دوم)

غم کہہ کے رلاتا ہوں میں سب کو
تجھ غم میں ہوا ہوں روضہ خواں میں

(ترکیب بند، جلد دوم، ص ۶۰۹)

روغن قاز مالیدن : خوشآمد کردن و فریب دادن و این از اهل زبان بتحقیق پیوسته۔

★ تملق اور خوشامد کرنا۔ فریب دینا۔ (نثار، نصیر)

عجب روغنِ قاز ملتے تھے یار
کہ قازوں کو لیتے ہوا میں سے مار

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۷)

رو کردن : / بفتح دال / معروف (۱) و نیز بمعنی قی کردن و استفراغ کردن۔

---

(۱) متوجه بکسی شدن۔ (آنند)

★ متوجہ ہونا کسی چیز کی طرف۔ (جامع اللغات)

● بمعنی معروف۔ رو کرنا = رخ کرنا:

پھریے کب تک شہر میں اب سوے صحرا رو کیا
کام اپنا اس جنوں میں ہم نے بھی یکسو کیا

(دیوان دوم)

کوئی ساحر اس کو کچھ جادو کرے
وہ جو بے رو اس طرف ٹک رو کرے

(دیوان سوم)

جھکڑ آیا اس سے بھی تھی گفتگو
پھر نہ ایدھر رو کیا ان نے کبھو

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۸)

● منہ کرنا:

ان نے پہچان کر ہمیں مارا
منھ نہ کرنا ادھر تجاہل تھا

(دیوان اول)

روے سخن کہاں تک غیروں کی اور آخر
ہم بھی تو آدمی ہیں ٹک منھ ادھر کرو تم

(دیوان اول)

کل دل آزردہ گلستاں سے گذر ہم نے کیا
گل لگے کہنے کہو منھ نہ ادھر ہم نے کیا

(دیوان دوم)

جو کسو تالاب سے پانی پیا
آسماں کی اور منھ اپنا کیا

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۳)

منھ ادھر کر یے نہ جس جا سے بنے اٹھ جانا
قدر کھو دیوے ہے ہر بار کا جانا آنا

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۸)

● روکش / روکشی ← بر روکشیدن

روی کسی داشتن : ریا از و نمودن۔

★ توجہ کسی چیز اور کسی شخص کی طرف کرنا اور رکھنا۔ (جامع اللغات)

کیا بات کروں اس سے مل جائے جو وہ میں تو
اس ناکسی سے روے دشنام نہیں رکھتا

(دیوان اول)

رو نہیں چشم تر سے اب رکھیے
سیل اسی در کا کب سے سائل ہے

(دیوان پنجم)

اشک ریزاں سر پہ اس کے رو رکھا
خوف طعن خلق کا یک سو رکھا

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۶)

ریزش : بمعنی بخشش۔

★ انعام و بخشش و سخاوت۔ (جامع اللغات)

ترے ہاتھ کی ریزشِ جود آگے
خجالت سے یہ ابر قطرہ زناں ہے

(قصیدہ در مدح شاہ عالم بادشاہ، جلد دوم، ص ۱۵۵)

کفِ سخا کی تری ریزشِ کرم کے حضور
گیا ہے قطرہ زناں شرمگیں ہو ابر مطیر

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۵۸)

ریسمان باز : همانا رسن باز۔

★ ریسمان باز: بازی گر جس کو رسن باز بھی کہتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ ریسمان بازی: بمعنی بازی گری جو نٹ لوگ کرتے ہیں۔ (نصیر)

● ریسماں بازی:

کرے گا کون قیامت کو ریسماں بازی
دل و دماغ گذار صراط مجھ کو نہیں

(دیوان سوم)

●●●

باب الزاء المعجمہ

زار نالی : /بنون و لام / ضعیف و عاجز نالی۔

★ عجز و نیاز و گریہ وزاری۔ (جامع اللغات)

★ ضعیف نالی۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

جوں نے نہ زار نالی سے ہم ایک دم رہیں
تم بند بند کیوں نہ ہمارا جدا کرو

(دیوان دوم)

جہاں رونے لگے ٹک بے دماغی وہ لگا کرنے
قیامت ضد ہے اس کو عاشقی کی زار نالی سے

(دیوان دوم)

درد و الم ہی میں سب جاتے ہیں روز و شب یاں
دن اشک ریزیاں ہیں شب زارنالیاں ہیں

(دیوان سوم)

پڑا تھا شور جیسا ہر طرف اس لاابالی کا
رہا ویسا ہی ہنگامہ مری بھی زارنالی کا

(دیوان ششم)

زارنالی نہ کر شکیبا ہو
عشق کا راز تا نہ رسوا ہو

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۵)

زارنالی سے طیور اس دشت کے
ترک کرنے پر ہیں سیر وگشت کے

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۹)

زاغ : جانور معروف و این لفظ عربیست و زاغان جمع آنست و آنچه در هندوستان هست چشمش سیاه باشد و زاغ ولایت چشم سرخ دارد۔

★ مشہور پرندہ ہے جس کو عربی میں کلاغ اور ہندی میں کوا کہتے ہیں۔ محمد قلی سلیم :

بلبلم اما سلیم از بی وفائی ھاے گل
اشک خونین در چمن چشم زاغم میکند

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایرانی زاغ کی آنکھیں سرخ ہوں گی جیسے کہ ہندی زاغ کی آنکھیں سیاہ ہیں۔ (جامع اللغات) ★ بمعنی کوا مشہور طائر ہے۔...(نصیر)

★ زاغ کمان : کمان کے گوشے کی نوک۔ گوشۂ کمان جو سیاہ سینگ کا کمان کے گوشوں کی دونوں طرف لگاتے ہیں۔ (آصفیہ)

منصب بلبل غزل خوانی تھا سو تو ہے اسیر
شاعری زاغ و زغن کا کیوں نہ ہووے اب شعار

(دیوان دوم)

پھر گئی کیا آہ یک باری ہوا
اُڑ گئے سب طائرانِ خوش نوا
کیا زمانے نے ستم رکھا روا
جاے بلبل زاغ بیٹھے پھول پھول

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۲۱)

● زاغ کمان:

کرتا تھا شہ کمانی میں اپنے تئیں دخیل
زاغ کماں کو دیکھ کے کہتا کہ ہے یہ چیل

(در ہجو ہیچمد اں...، جلد دوم، ص ۳۱۰)

زبان بازی : مکالمہ و سخن گفتن بایکدیگر۔

★ آپس میں گفتگو و کلام کرنا۔ آپس میں جھگڑنا، تکرار کرنا۔ (جامع اللغات)

★ گفتگو، مکالمہ، دو بدو کی چوٹ۔ (نثار)

بس قلم وقتِ زباں بازی نہیں
چپ کہ دورانِ سخن سازی نہیں

(مثنوی تنبیہ الجہال، جلد دوم، ص ۲۷۷)

پر کنھوں نے نہیں اس ڈھب سے زباں بازی کی
یہ بھی ظالم ہے کوئی طرز سخن سازی کی

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۹)

زبان دادن : تعلیم کردن و بکسی چیزی فرمودن۔

★ اقرار کرنا۔ عہد کرنا۔ (جامع اللغات) زبان دادہ: سکھایا ہوا۔ (مسعود حسن رضوی)

★ عہد و پیمان کرنا۔ کسی بات کا اقرار و اعتراف۔ (نثار) ★ سکھانا۔ (نیّر مسعود)

چمن سے عنایت کے بادام وار
الٰہی زباں دے مجھے مغز دار

(مثنوی در حال افغان پسر، جلد دوم، ص ۲۴۷)

زبان زیر زبان داشتن / همچنین در ته زبان داشتن : بمعنی هر دم چیزی گفتن و بر گفتۂ خود ثابت نبودن۔

★ اقرار پر ثابت نہ رہنا۔ (جامع اللغات) ★ بات پر قائم نہ رہنا۔ کئی طرح کی بات کہنا۔ (نیر مسعود) ★ اپنی بات بار بار بدلنا۔ (نثار)

ہر لحظہ خنجر در میاں ہر دم زباں زیر زباں
وہ طور وہ اسلوب ہے یہ عہد یہ پیمان ہے

(دیوان اول)

نہ جا اس کے خاموش رہنے پہ بلبل
زباں غنچۂ گل کے زیر زباں ہے

(قصیدہ در مدح شاہ عالم بادشاہ، جلد دوم، ص۱۵۴)

اے جھوٹھ رنگ تیرے کرے کوئی کیا بیاں
رکھتا ہے جیسے غنچہ زباں تو تہ زباں

(مثنوی در بیان کذب، جلد دوم، ص۲۸۱)

زبان مغز دار : زبانی کہ کلام آن تہ داشتہ باشد و صاحب فصاحت و بلاغت بود۔

★ صاحب فصاحت کی زبان۔ (جامع اللغات)

★ فصیح و بلیغ گفتگو کرنے والا۔ تہ دار بات کہنے والا۔ (نثار)

چمن سے عنایت کے بادام وار
الٰہی زباں دے مجھے مغزدار

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۴۷)

● زخم کھانا ← خوردن زخم

زر : بمعنی مطلق نقد، خواه سیم خواه مس خواه طلا و نقدینۂ مس را زر سیاه

گویند و مرادف زر پولست / بواو معروف / که پل مخفف اینست چنانکه گذشت غایتش پل سفید و پل سیاه و پل سرخ مسموع نیست و زر سرخ شهرت دارد۔

★ اکثر اس کے معنی طلا یعنی سونا آتے ہیں مگر کبھی چاندی اور روپیہ وغیرہ پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔ (نصیر)

اتنے منعم جہان میں گذرے
وقت رحلت کے کس کنے زر تھا

(دیوان اول)

مفلس سو مر گیا نہ ہوا وصل یار کا
ہجراں میں اس کے جی بھی گیا اور زر گیا

(دیوان اول)

سیمیں تنوں کا ملنا چاہے ہے کچھ تمول
شاہد پرستیوں کا ہم پاس زر کہاں ہے

(دیوان دوم)

طالع و جذب و زاری و زر و زور
عشق میں چاہیے ارے کچھ تو

(دیوان چہارم)

زن جلب : /بفتح بجیم تازی/قرمساق چنانکه از اهل زبان بتحقیق رسیده۔

★ قلتبان۔قرمساق۔ دیوّث۔ بے غیرت۔ (جامع اللغات)

★ بھڑوا۔ اپنی عورت سے کسب کرانے والا۔ دیوّث۔ (آسی)

جورو گھر میں رکھے ہے اک شتاہ
کہیں چشمک کرے کہیں وہ نگاہ

آتے جاتے ہر اک کو اس سے راہ
واہ رے رائے جی کی غیرت واہ
طرفہ دیوث زن جلب چنڈال

(در ہجو بلاس رائے، جلد دوم، ص ۴۱۱)

کچھ حمیت نہ زن جلب کے تئیں
ساتھ لے جائے گھر میں سب کے تئیں
نہ رہے پاس جورو شب کے تئیں
نہ تو پاتے ہیں اس کے ڈھب کے تئیں
نہ سمجھتے ہیں اس چھنال کی چال

(در ہجو بلاس رائے، جلد دوم، ص ۴۱۱)

زنجیر سر : زنجیری کہ قلندران ولایت بر سر پیچند۔

★ وہ زنجیر جو قلندر سر پر باندھتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ وہ زنجیر جو ولایتی قلندر اپنے سر پر لپیٹ رکھتے ہیں۔ (نثار)

موقوف ہرزہ گردی نہیں کچھ قلندری
زنجیر سر اتار کے زنجیر پا کرو

(دیوان سوم)

میں نے نکل جنوں سے مشق قلندری کی
زنجیر سر ہوا ہے تھا سلسلہ جو پا کا

(دیوان چہارم)

زنجیرہ : چیزیست کہ اکثر در اطراف دامن و گریبان جامہ و کلاہ وغیرہ دوزند و بہ ھند آنرا کور (۱) گویند و بعضی بہ تکلف قور خوانند۔

(۱) کور: کنارہ۔ حاشیہ۔ گوٹ۔ کنی۔ برا۔ گگر۔ سنجاف۔ مغزی۔ زنجیرہ۔ قور۔ (آصفیہ)

★ زنجیرہ دامن : وہ زنجیرہ جو دامن میں کاڑھا جاتا ہے یا حلقہ دار لکیر کاڑھتے ہیں یا کوئی بٹا ہوا تاگا لگاتے ہیں۔ (آسی)

ہاتھ زنجیر ہو جنوں میں رہا
اپنے زنجیرۂ گریباں کا

(دیوان سوم)

زنخ زدن : بیهوده گوئی۔ در متأخران چانه زدن گویند و تنها زنخ بدین معنی آمده۔
★ لغو اور پوچ کلام کرنا۔ (جامع اللغات) ★ بیہودہ گوئی کرنا۔ (نصیر)
★ زنخ زن : شرمندہ (آسی)۔★ زنخ زن : ہرزہ گو۔ بکواس کرنے والا۔ (نثار)

کیا ہے جو ہو زنخ زن مہ پاس کا ستارہ
ہے داغ جان عالم ٹھوڑی کا خال تیرا

(دیوان دوم)

زنگ از دل ربودن و رفتن و ستردن : کار خاطر خواہ دیگری کردن و شاد نمودن او را ؛ دوم بمعنی شاد شدن بکار دیگری۔

● دل سے زنگ جانا :

زنگ تو جاوے دل سے ہمارے غیر سیہ رو بدگو کے
کھینچ کے تو ایک ایسی لگاؤ تیغ ستم کی تا دو ہو

(دیوان پنجم)

رواں دو طرف اس کے ایک آبِ کم
کہ دل کا لیے جائے سب زنگِ غم

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۶)

● زنگ دل صاف ہونا :

صاف ہو زنگِ دلِ میر کہ احباب میں ہے
واسطے تیرے مخالف کے ہیں تیغیں صیقل

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۴)

زنگ و زنجیری : که فقرای ولایت و بی قیدان در کمر بندند۔

★ زنگ و زنجیر بر کمر بستہ : آزاد فقیر کمر میں زنجیر اور گھنٹی باندھتے تھے۔ (مسعود حسن رضوی)

★ فقراء اور قلندروں کے کمر میں باندھنے کی چیزیں۔ (نثار)

ہر سر نہیں ہے شایاں شور قلندری کا
گو شیخ شہر باندھے زنجیر و زنگ آیا

(دیوان سوم)

زہ پیراھن : رشتہ ای باشد از ابریشم کہ در دور دامن و سر آستین و گریبان دوزند و بہ ھندی دوری (۱) گویند، بدال مضموم ھندی و واو مجھول، و آن گاھی یکرنگ بود و گاھی دو رنگ۔

★ زہِ دامان ۔ دامن کے سرے پر آرائش کے لیے ٹانکا جانے والا حاشیہ یا فیتہ۔ (غیر مسعود) ★ زہ گریبان ۔ گریباں کی ڈور ۔ گریبان پر لگی ہوئی ڈوری۔ (آ سی)

★ زہ ۔ کنارہ ، کپڑے پر لگی ہوئی کپڑے کی گوٹ یا رفل (ruffle)۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۱۸۱)

ہم تازہ شہیدوں کو نہ آ دیکھنے نازاں
دامن کے تری زہ کہیں لوہو میں نہ بھر جائے

(دیوان اول)

میں نہ کہتا تھا دم بسمل مرے مت آئیو
لوٹتے دامن کی اپنے زہ لہو میں بھر چلے

(دیوان دوم)

کیا جنوں کو روؤں تر دستی سے اس کی گل نمط
لے گریباں سے زہ دامن تک اک ہی چاک تھا

(دیوان پنجم)

---

(۱) ڈوری : گرد باف ۔ زہ پیراہن ۔ بابن ۔ وہ ڈور یا قیطون وغیرہ جو اکثر عورتیں سینہ بند وغیرہ کے سرے پر ٹانکتی ہیں۔ (آصفیہ)

کس تازہ مقتل پہ کشندے تیرے ہوا ہے گذارہ آج
زہ دامن کی بھری ہے لہو سے کس کو تو نے مارا آج

(دیوان پنجم)

آستیوں میں نہ تھے چاک نہ زہ دامن میں
تکلے کا ہے کے تئیں لگتے تھے پیراہن میں

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۶)

زیادہ سر :بمعنی ہرزہ گو و مغرور چنانکہ از محاورہ دانان بتحقیق رسیدہ۔

★ وہ شخص جو اپنی حیثیت اور اندازے سے بڑھ کر کام کرے۔ (جامع اللغات)

★ بمعنی سرکش ۔ مغرور ۔ خود پسند ۔ وہ شخص جو اپنے اندازہ سے قدم باہر رکھے۔ (نصیر) ★ زیادہ سری: خود پسندی۔ غرور۔ (آسی) ★ اپنی حد سے بڑھنے والا (مسعود حسن رضوی) ★ اپنی حد سے باہر قدم رکھنے والا، اپنے آگے کسی کو نہ گرداننے والا، مغرور، گھمنڈی... (نثار)

● زیادہ سری:

کیا کوئی جھاڑجی کی خوبی کہے
اس زیادہ سری کو کون سہے
چاٹے اس کے نہیں درخت رہے
بردباری زہے وقار خہے
بات کہتے ہیں تو کریں ہیں نہال

(درہجو بلاس رائے، جلد دوم، ص ۴۱۰)

●●●

باب السین المہملہ

ساز بودن دماغ : /بغین معجمہ/ خوش بودن دماغ۔

★ خوش وخورسند ہونا۔ (جامع اللغات)

جو بے دماغی یہی ہے تو بن چکی اپنی
دماغ چاہیے ہر اک سے ساز کرنے کو

(دیوان اول)

سبز شدن سخن : گفتہ بوقوع آمدن آنچہ کہ گفتہ شد۔

★ کرسی پر بیٹھنا سخن کا۔ (جامع اللغات)

ہوں کیوں نہ سبز اپنے حرف غزل کہ ہے یہ
وے زرع سیر حاصل قطع زمیں ہمارا

(دیوان پنجم)

سبکیا : شخص بی تمکین۔

★ تیز رفتار۔ (نصیر، نثار) ★ شخص بے تمکین، متلون مزاج۔ (آسی)

ہوئے کیا کیا مقدس لوگ آوارہ ترے غم میں
سبک پا کر دکھایا شوخ تو نے اہل تمکیں کو

(دیوان دوم)

سبب حیرت کا ہے اس کا توقف
سبک پا واں یہ اب تک کیا کیا کی

(دیوان ششم)

● سبک پائی:

ادھر جانے کو آندھی تو ہے لیکن
سبک پائی سی ہے باد صبا میں

(دیوان دوم)

پیام اس گل کو اس کے ہاتھ دیتے
سبک پائی نہ ہوتی گر صبا میں

(دیوان سوم)

سبیل :/ بوزن فعیل/ لفظ عربیست راہ و فارسیان بمعنی بروت و چیزی کہ در راہ صرف کنند۔

★ بمعنی راہ۔ طریق۔ رستہ۔ پانی اور شربت جو راہ خدا میں وقف کرتے ہیں۔ (نصیر)

ہم خاک منھ کو مل کے نہ جوں آرسی پھرے
یاں پاس قرط آب اگر ہے سبیل ہے

(دیوان سوم)

آس پاس اس گڑھی کے آئی جھیل
گم تھے برسات میں طریق و سبیل

(مثنوی تسنگ نامہ، جلد دوم، ص ۲۹۸)

گئے ارنے مارے سو مانند فیل
ہوا خون جنگل میں ان کا سبیل

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۵)

اللہ کیا جگر تھا جفا میں حسینؓ کا
جی ہی گیا ندان رضا میں حسینؓ کا
اس تشنہ لب کا عرش سے برتر ہے مرتبہ
خوں تھا سبیل راہِ خدا میں حُسینؓ کا

(نظم بطرز منقبت حضرت امام حسینؓ، جلد دوم، ص ۶۳۲)

سپاس : بمعنی حمد و شکر مشهورست و بمعنی منت که اظهار نعمت است، بر منعم الیه نیز آمده ، درین صورت با لفظ نهادن آمده۔

★ بکسر اول بمعنی شکر۔ ترکیبی معنی لفظ سپاس کے تین چیز کا پاس رکھنے والے ہیں اور وہ تین، زبان اور دل اور ہاتھ پاؤں ہیں ان میں جس کسی سے جو کچھ صادر ہو۔ خبر دینے والا۔ بزرگی اور تعظیم منعم کا ہے۔ (نصیر)

نہ گلشن میں چمن پر ان نے بلبل تجھ کو جا دی ہے
سپاس ایزد کے کر جن نے کہ یہ ڈالی نوا دی ہے

(دیوان دوم)

ستارہ نداشتن : طالع خوب نداشتن۔

★ بد طالع ہونا۔ بدنصیب ہونا۔ (جامع اللغات) ★ قسمت کا کھوٹا ہونا۔ (نثار)

وہ جو رشک مہ کبھی اس راہ سے نکلا نہ میر
ہم نہ رکھتے تھے ستارہ یعنی بداختر ہیں ہم

(دیوان پنجم)

خطاب اس کا تھا ہر دم آسماں کو
کہ ہم بے طالعوں غم دیدگاں کو

دکھایا تو نے تیرہ کر جہاں کو
مگر رکھتے نہ تھے ہم سب ستارہ

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۹۹)

سجادۂ محرابی : جای نمازی که شکل محراب داشته باشد۔

★ وہ جانماز جس پر محرابی شکل بنی ہو۔ (آسی)

★ جانماز جو محراب کی شکل کی بنی ہو۔ (نثار)

کل میر نے کیا کیا کی مے کے لیے بیتابی
آخر کو گرو رکھا سجادۂ محرابی

(دیوان اول)

سخت باز : کسی که در قمار بازی درستی تمام داشته باشد۔

★ قمار باز جو قمار بازی کے کام میں استاد ہو۔ سب سے بازی لے جائے۔ (جامع اللغات) ★ ا۔ کھیل میں ہمیشہ جیتنے والا ۔۲۔ جوئے میں جیتے بغیر نہ ہٹنے والا۔ (نیّر مسعود) ★ قمار بازی میں ماہر۔ پرانا جواری۔ (نثار)

وہ سخت باز داؤ میں آتا نہیں ہے ہائے
کس طور جی کو ہم نہ لگا بیٹھیں ہار کر

(دیوان دوم)

سخن با کسی داشتن : و تنها با کسی داشتن کنایه از چیزی گفتن بکسی که ارادۂ دیگری نمودن باشد۔

★ کنایتاً بات کہنا۔ باتوں میں مطلب سمجھانا۔ (جامع اللغات)

تو سچ کہہ رنگ پاں ہے یہ کہ خون عشق بازاں ہے
سخن رکھتے ہیں کتنے شخص تیرے لب کی لالی میں

(دیوان اول)

سخن زدن : حرف گفتن و این کم است اکثر سخن گفتن است۔

★ سخن زدن۔ سخن زن : بات کرنا اور بات کرنے والا۔ (جامع اللغات)

سخن زن ہوں ہر چند وے مست آنکھیں
نہیں اعتماد ان کے قول و قسم پر

(دیوان چہارم)

قدم کتنے چل کر وہ آتش بجاں
ہوا یوں سخن زن کہ اے دوستاں

(در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۵۲)

● سخن سبز ہونا ← سبز شدن سخن

سخن گستر : در عرف بمعنی سخنگو و شاعر مستعملست و دراصل گستردن بمعنی فرش کردن است و بمجاز بمعنی پهنا دادن سخن که از اطراف و محامل بسیار داشته باشد آمده۔

★ سخن کہنے والا۔ شاعر۔ سخن پھیلانے والا۔ (جامع اللغات)

کاے سخن گستر و جہاں استاد
فتح نواب سے کر اب دل شاد

(جنگ نامہ، جلد دوم، ص ۳۷۷)

سر انداز : /بفتح همزه و سکون نون/مست طافح (۱) چنانکه در لغات قدیمه گذشت و نیز جماعهٔ زنان که بر سر اندازند چنانکه رو پاک و مقنع۔

★ مقنعہ اور ناز و غرور سے چلنے والا۔ (نصیر) ★ مست سر انداز : نہایت بدمست۔ (نثار) ★ مست سر انداز : نشے میں جھومتا ہوا۔ (نیّر مسعود)

وے دن کہاں کہ مست سر انداز خم میں تھے
سر اب تو جھوجھرا ہے شکستہ سبو کی طرح

(دیوان سوم)

(۱) دیکھیے 'مست گذارہ'

ہے جلوہ گری میں یاں بصد ناز
وہ مست گذارہ و سرانداز

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۲)

اسے لغزشِ پا مئے ناز سے
وہ مست سرانداز انداز سے

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۵)

سربار : یعنی بار کوچکی که بر سربار کلانی باشد۔

★ سر کا بوجھ۔ وزن جو سر پر ہو۔ تھوڑا بوجھ جو بہت بوجھ پر رکھا ہو۔ عربی میں 'علاوہ' کہتے ہیں۔ (نصیر)

گدھا سا لدا پھرتا ہے شیخ ہر سو
کہ جبہ ہے یک بار و عمامہ سربار

(دیوان اول)

سربراہ : کسیکه کاری و عملی کند در هندوستان گویند و نویسند گان کار را سربراہ کرد ۔ مؤلف این را در کلام و عبارات استادان ندیده پس صحیح برین معنی سربراهی کردن کاری باشد ، کنایه از سر انجام نمودن۔

★ کام کو سرانجام دینے والا۔ (جامع اللغات)

جو اس کی اور کو جانا ملے تو ہم بھی ضعیف
ہزار سجدے ہر اک گام سربراہ کریں

(دیوان اول)

سر حساب : واقف و آگاہ و متنبه۔

★ بمعنی آگاہ اور خبردار۔ (نصیر) ★ سرحساب شدن : واقف و آگاہ ہونا۔ (نثار)

زلزلہ پڑ جائے سارے ملک میں
ملک داروں سے کہیں ہاں سرحساب

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۰)

سرخ و زرد شدن : منفعل گشتن و گاهی لفظ خجلت نیز بآن آرند۔
★ شرمندگی کے سبب سے حالت بدل جانا۔ طرح طرح کا رنگ بدلنا۔ (جامع اللغات) ★ شرمندہ ہونا۔ (نیر مسعود، نثار)

لبوں سے تیرے تھا آگے ہی لعل سرخ و زرد
قسم ہے میں نے اگر بات بھی چلائی ہو

(دیوان اول)

بلبل خموش و لالہ و گل دونوں سرخ و زرد
شمشاد محو بے کلی اک نسترن کے بیچ

(دیوان دوم)

چشم جہاں تک جاتی تھی گل دیکھتے تھے ہم سرخ و زرد
پھول چمن کے کس کے منھ سے ایسی خجلت رکھتے تھے

(دیوان دوم)

ہا ہا ہی ہی نے شوخ کی میرے تنگ کیا خوش رویاں کو
سرخ و زرد ہوئے خجلت سے چھوٹے ہاہا ہاہا کر

(دیوان پنجم)

سرد : / بدال / نقیض گرم، کنایه از چیز بیفائده و مرادف بارد که در فارسی آمده۔

گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد ہے
آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے

(دیوان دوم)

اب تو وہ حسرت سے آہ و نالہ کرنا بھی گیا
کوئی دم ہونٹھوں تک آ جاتا ہے گاہے سرد سرد

(دیوان چہارم)

گرم مزاج رہا نہیں اپنا ویسے اس کے ہجراں میں
ہوتے ہوتے افسردہ دیکھو گے اک دن سرد ہوا

(دیوان پنجم)

آہ سرد کرے وہ عریاں
بید سا کانپے موے پریشاں

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۱)

کہ اس مرتبہ بارد و سرد تھی
ہوئے سن مگر برف پرورد تھی

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۲)

سر رفته :معروف است و نیز آنکه در قسمت و نصیب بود و بمعنی سرنوشت۔

سررفتہ سن نہ میر کا گر قصد خواب ہے
نیندیں اچٹتیاں ہیں سنے یہ کہانیاں

(دیوان پنجم)

راو راجا سب کے ہاں مذکور ہے
مور کا سررفتہ پر مشہور ہے

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۰)

● سررفتگی:

سررفتگی بدی مری نوشتنی ہے میر
قاصد جو لے کے نامہ گیا سو بھلا گیا

(دیوان پنجم)

سر زده : رفتن بیخبر بخانهٔ کسی در آن۔

★ بمعنی بے خبر (نصیر) ★ سر زدہ آنا: بے طلب۔ بے اجازت۔ ناگاہ آنا۔ (آسی)

★ سرزدہ آمدن : بے خبر و ناگاہ آنا۔ (نصیر، نثار)

● سرزدہ آنا:

کیونکے غم سرزدہ ہر لحظہ نہ آوے دل میں
گھر ہے درویش کا یاں در نہیں دربان نہیں

(دیوان اول)

ان مغبچوں میں زاہد پھر سرزدہ مت آنا
مندیل تری اب کے ہم نے تو بچا لی ہے

(دیوان اول)

سر زلف داشتن : ناز باکسی کردن۔

★ سرزلف : ناز وتبختر و استغنا و بے پروائی۔ (جامع اللغات)

★ سرزلف : کنایہ زلف سے۔ ناز اور حرکت معشوق کی۔ (نصیر)

اس سرزلف کا خیال نہ چھوڑ
سانپ کے سر ہی یاں کچلتے ہیں

(دیوان اول)

ہوں سیہ مست سرزلف صنم معذور رکھ
شیخ اگر کعبے سے آوے گفتگو درہم کروں

(دیوان اول)

رہتا تھا سرزلف بھی زیرکلہ آگے
سو بال گھڑس نکلے ہیں دستار میں صاحب

(دیوان چہارم)

سرکار : دو معنی دارد : یکی صاحب اهتمام کاری ... دوم آنکه در هنگام انتساب چیزی بر شخصی گویند از راه بزرگی مثل کارخانها و نوکران،

چنانکه در هندوستان نیز متعارف است... و بدین معنی اکثر بسکون راء اول مستعمل است و گاهی باضافت نیز ... و در هندوستان سرکار جائی را گویند که چندین پرگنه از توابع آن بوده و پرگنه آنکه چندین ده داشته باشد و از ترجمۂ مجالس النفائس معلوم میشود که در ولایت هم بدین معنی آمده است و بمعنی مکانی که پرگنه های بسیار توابع آن باشد و در محاورۂ اهل زبان نظماً و نثراً ندیده ام اگرچه در دفاتر و تواریخ سلاطین هند مرقومست۔

★ باصطلاح دفاتر شاہان اسلام ہند ایک حصہ ولایت کا جس میں چند پرگنے شامل ہوں چنانچہ سرکار لاہور و سرکار ملتان و سرکار الہ آباد وغیرہ اس عہد میں سرکار کی عوض ضلع یا قسمت بولتے ہیں نیز بمعنی کارفرما و صاحب اہتمام و منتظم۔ (جامع اللغات)

خط آئے پہ بھی دن ہے سیہ تم سے ہمارا
جاتا نہیں اندھیر یہ سرکار سے اب تک

(دیوان اول)

ہم بھی اب ترک وفا ہی کریں گے کیا کریے
جنس یہ کھپتی نہیں آپ کی سرکار کے بیچ

(دیوان دوم)

عاشق اب بڑھ گئے ہمیں چھانٹو
اس میں سرکار کی کفایت ہے

(دیوان دوم)

بیکار بھی درکار ہیں سرکار میں صاحب
آتے ہیں کھنچے ہم کبھو بیگار میں صاحب

(دیوان چہارم)

مت چوکو اس جنس گراں کو دل کی وہیں لے جاؤ تم
ہندستان میں ہندو بچوں کی بہت بڑی سرکار ہے آج

(دیوان پنجم)

دلبراں دل جنس ہے گنجائش
اس میں کچھ نقصاں نہیں سرکار کا

(دیوان ششم)

پروائے نفع و نقصاں مطلق نہیں ہے اس کو
اس کی تو لاابالی سرکار ہے ہمیشہ

(دیوان ششم)

سر کردن : سلوک و مدد معاش کردن با کسی.

★ شروع کرنا ۔ آخر کو پہنچانا۔ پورا کرنا۔ سلوک کرنا۔ زندگانی کرنا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ سلوک کرنا۔ کسی کام کا شروع کرنا اور اسے تکمیل تک پہنچانا۔ زندگی بسر کرنا۔ (نثار) ★ بیان کرنا۔ شروع کرنا۔ (نیر مسعود)

''یہ شب ہجر سر کرے ہے پرے
ہو سفیدی کا جس جگہ سایہ

'سر کرنا' بمعنی 'فتح کرنا' بھی ہو سکتا ہے اور بمعنی 'قائم کرنا'، 'شروع کرنا' بھی ہو سکتا ہے۔'' (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۵۴۳)

میرے حضور شمع نے گریہ جو سر کیا
رویا میں اس قدر کہ مجھے آب لے گیا

(دیوان اول)

آزردہ خاطروں سے کیا فائدہ سخن کا
تم حرف سر کرو گے ہم گریہ سر کریں گے

(دیوان اول)

اے مرغ چمن صبح ہوئی زمزمہ سر کر
دم کھینچ تہ دل سے کوئی ٹکڑے جگر کر

(دیوان سوم)

کون راہ عشق کو کرتا ہے سر
ہر طرف ہے جان کو اس میں خطر

(مثنوی در حال عشق، جلد دوم، ص ۲۴۶)

سر کوب : عمارتی که مرتفع باشد بعمارات دیگر و بر آن مشرف بود لهذا پشته ای که مقابل قلعه سازند برای گرفتن قلعه نیز سر کوب گویند۔

★ وہ عمارت جو دوسری عمارت پر غلبہ رکھتی ہو چنانچہ دمدمہ جو قلعہ کے باہر بنایا جائے اور اس کا گولہ قلعہ کے اندر جا کر پڑے۔ (جامع اللغات)

★ بمعنی دُھس قلعہ کی کہ لڑائی کے واسطے ایک اونچی جگہ پتھر اور لکڑی کی بناتے ہیں اس کو دمدمہ بھی کہتے ہیں۔ جائے مورچہ بھی مشہور ہے۔ (نصیر)

ہے جو سرکوب اک بڑی دیوار
واں سے جھانکو تو ہے اندھیرا غار

(در ہجو خانۂ خود کہ بہ سبب شدت باراں خراب شدہ بود، جلد دوم، ص ۳۸۶)

سر گرم بودن : بمعنی بجد در کاری بودن و مست گشتن و این هر دو شهرت دارد و بمعنی عاشق شدن نیز۔

★ سرگرم: بمعنی مشغول۔ کوشش کے ساتھ کسی کام میں مشغول ہونے والا۔ مست کے بھی معنی آئے ہیں۔ (نصیر)

ہم تو تھے سرگرم پابوسی خدا نے خیر کی
نیچہ کل خوش غلاف اس کا اگل کر رہ گیا

(دیوان دوم)

کیا کہوں سوے چمن ہوتا جو میں سرگرم گشت
پھول گل جب کھلنے لگتے جوش زن ہوگی بہار

(دیوان دوم)

سرگرم جلوہ بدر ہو ہر چند شب کو لیک
کب جی لگیں ہیں اپنے کسو نا تمام سے

(دیوان دوم)

یاں جیسے شمع بزم اقامت نہ کر خیال
ہم دل کباب پردے میں سرگرم راہ ہیں

(دیوان سوم)

بدحال ٹھنڈی سانسیں بھرا کب تلک کرے
سرگرم مرگ میر ہوا تو بھلا کیا

(دیوان چہارم)

سرگرم طلب ہو کر کھویا سا گیا آپھی
کیا جانیے پاؤں گا یا اس کو نہ پاؤں گا

(دیوان چہارم)

ہم مہرورزی کے سرگرم تھے
خدا جانے وہ لوگ کیدھر گئے

(دیوان چہارم)

اسی آگ سے شمع کو ہے گداز
اسی کے لیے گل ہے سرگرم ناز

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۸۹)

کہ اک آگ سلگی ہے واں یک کنار
محبت کمیں میں ہے سرگرم کار

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۶)

سر نشین : / بفتح نون و شین معجمۂ بیاء رسیده و نون / پس رو ... و نیز کسیکه سر راه نشیند و از مردم چیزی خواهد و گدائی کند و درینجا این هم چسپان ترست و از بعض ثقات تحقیق شد که اصطلاح اهل قافله کجاوه نشینی است چه سواری در آنجا دو طریق است یکی محمل نشینی دوم سرنشینی که بی محمل و کجاوه سوار شوند۔

★ جو شخص قافلے میں خچر یا اونٹ پر سوار ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ میر نے اس شعر میں 'سرنشینِ رہِ میخانہ ...' یہاں یہ معنی بھی صحیح ہیں یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ میخانے کو سر راہ بیٹھنے والا ہوں مگر اس صورت میں تعقید ہوگی ۔ چراغ ہدایت میں پیچھے چلنے والے کے معنی بھی لکھے ہیں ۔ بے محمل و کجاوہ سوار ہونے والا۔ (آ سی)

★ سرنشینان : سر راہ بیٹھنے والے ۔ بے خانماں۔ (مسعود حسن رضوی)

سرنشینِ رہِ میخانہ ہوں میں کیا جانوں
رسم مسجد کے تئیں شیخ کہ آیا نہ گیا

(دیوان اول)

سر وا کردن : معروف و برهنه کردن سر در ماتم و این عمل زنان است۔

القصہ آنکھیں اس کی مندیں جب
خیموں میں محشر برپا ہوئی تب
فریاد و افغاں کرنے لگے سب
مویہ کناں تھے مؤ سر کے وا کر

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۵۰)

سرو پیاده : نوعی از سرو که کوتاه قد باشد و بعضی گویند مطلق سرو کوتاه۔

★ وہ درخت سرو کا جو پیادہ آدمی کے قد برابر ہو اور وہ نہایت خوش نما ہوتا ہے۔ (نصیر)

شیشہ کنار جو ہے پنبہ دہان رعنا
مینائے چمن میں اک سرو ہے پیادہ

(دیوان ششم)

سروش : بمعنی فرشته و بمعنی آواز غیب که الهام باشد۔

★ نام جبریلؑ کا اور ہر ایک فرشتہ جو خیر کا پیغام لاوے۔(نصیر) ★ غیبی فرشتہ۔(آسی)

ناگہاں مجھ سے لگا کہنے سروش
رہگذر سے لطف کی کر کر خطاب

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۰)

سفید شدن : ظاهر و نمودار۔

★ آشکار اور نمایاں ہونا۔ معزز اور ممتاز ہونا۔(نصیر) ★ سفید شدہ پہن گشت : نمودار ہو کر پھیل گیا۔(مسعود حسن رضوی) ★ ظاہر و نمودار ہونا، نمایاں ہونا، معزز ہونا۔(نثار)

کیوں نہ ابر سیہ سفید ہوا
جب تلک عہد دیدۂ تر تھا

(دیوان اول)

خوش طالعی صبح جو اس منھ پہ ہے سفید
پھرتا ہے مہ بھی اس ہی سعادت کے واسطے

(دیوان دوم)

دامن دیدۂ تر کی وسعت دیکھے ہی بن آوے گی
ابر سیاہ سفید جو ہو سو پانی ان کا بھرتا ہے

(دیوان پنجم)

سفیدی کردن و سفیدی زدن : همان سفید شدن۔

★ سفیدی کردن : نمودار ہونا۔(نیر مسعود)

ایک دم تھی نمود بود اپنی
یا سفیدی کی یا اخیر ہوئے

(دیوان اول)

سگ پا سوختہ : کنایہ از مضطرب بسیار و بالفاظ تشبیہ چون مثل و مانند و امثال آن مستعمل شود۔

★ کتا جس کے پاؤں جلے ہوں اور ایک جگہ قرار نہ پکڑے۔ ایسے ہی آدمی ہرزہ گرد، در بدر پھرنے والے کو سگ پا سوختہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ بہت مضطرب اور حیران کار شخص ۔ لفظ مثل و مانند کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس کا مرادف ہے ''جلے پانو کی بلّی'' (نثار)۔

جاوے دشمن جوں سگِ پا سوختہ
وقت گرگ و میش لے منھ پر نقاب

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۱)

کتوں کے شوق میں جو یہ آتش ہے زیر پا
کہنا ہے اس کو اب سگِ پا سوختہ بجا

(در ہجو عاقل ... جلد دوم، ص ۳۱۸)

سگ روی یخ : /بکاف فارسی/ شخصی کہ ہر طرف دوانند بدود و ہر کاری کہ بفرمایند کند و این از محاورہ بثبوت رسیدہ۔

★ کنایہ محکوم اور فرمانبردار شخص سے۔ مصطلحات سے (نصیر)

★ ایسا آدمی کہ اسے جدھر دوڑا دیں دوڑ جائے اور جس کام کو کہیں اسے کرنے میں لگ جائے۔ خانِ آرزو نے یہ محاورہ اہلِ زبان سے تصدیق کر کے لکھا ہے۔ چراغ میں 'سگ روے' بمعنی مطیع و فرمانبردار۔ (نثار)

لونگی کا گرم غم جو رہا سوکھ نخ ہوا
برفی کی تعزیت میں سگ روے نخ ہوا

(در ہجو عاقل ...، جلد دوم، ص ۳۱۸)

سحر سواد میں چل زور پھولی ہے سرسوں
ہوا ہے عشق سے کل زرد کیا بہار ہے آج

(دیوان پنجم)

سوار دولت : صاحب دولت۔

★ صاحب دولت ۔ بااختیار و اقتدار۔ (نثار)

تمام قدرت و آصف صفت سلیماں جاہ
سوار دولت و گنجینہ بخش و دشمن گیر

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۵۸)

جھوٹا سوار دولت ابھی کا ہے یہ امیر
ورنہ قسم کسو کی بھی تھی حرف بارگیر

(مثنوی در بیان کذب، جلد دوم، ص ۲۸۲)

سودا کردن : معروف (یعنی معاملہ کردن۔حاشیۂ چراغ) بمعنی دیوانہ شدن نیز۔

★ پاگل ہوجانا۔ (نیّر مسعود) ★ جنون ہوجانا۔ (نثار)

عشق کے بازار میں سودا نہ **کیجو تو** تو میر
سرکو جب واں بیچ چکتے ہیں تو یہ ہے دست لاف

(دیوان اول)

ایک چشمک ہی چلی جاتی ہے گل کی میری اور
یعنی بازار جنوں میں جاؤں کچھ سودا کروں

(دیوان دوم)

یہ طفلان بازار جی کے ہیں گاہک
وہی جانتا ہے جو سودا کرے ہے

(دیوان دوم)

لوگ دل دیتے سنے تھے میر دے گذرا ہے جی
لیک اپنے طور پر ان نے بھی اک سودا کیا

(دیوان سوم)

سبد پھولوں بھرے بازار میں آئے ہیں موسم میں
نکل کر گوشۂ مسجد سے تو بھی میر سودا کر

(دیوان چہارم)

کھپا عشق کا جوش دل میں بھلا
کہ بدنام ہوویں جو سودا کریں

(دیوان چہارم)

مستی و دیوانگی کا عہد ہے بازار میں
پاے کوباں دست افشاں آن کر سودا کرو

(دیوان پنجم)

سوگند :معروف (یعنی قسم۔حاشیۂ چراغ) و بمعنی مطلق قرار و عہد آمدہ۔

یہ ظلم ہے تو ہم بھی اس زندگی سے گذرے
سوگند ہے تمھیں اب جو درگذر کرو تم

(دیوان اول)

نہ دل سے جا خدا کی تجھ کو سوگند
خدائی میں اگر ایسا مکاں ہو

(دیوان دوم)

تم نے تو ادھر دیکھنے کی کھائی ہے سوگند
اب ہم بھی لڑا بیٹھتے ہیں آنکھ کسی سے

(دیوان دوم)

تجھ کو ہے سوگند خدا کی میری اور نگاہ نہ کر
چشم سیاہ ملا کر یوں ہی مجھ کو خانہ سیاہ نہ کر

(دیوان چہارم)

ترا ہوں خوار تری شان کی مجھے سوگند
مروں ہوں تجھ پہ تری جان کی مجھے سوگند
تجھی کو جپتا ہوں ایمان کی مجھے سوگند
یہی وظیفہ ہے قرآن کی مجھے سوگند
تجھی سے بندگی رکھتا ہوں میں خدا کی قسم

(مخمس عشقیہ، جلد دوم، ص ۴۰۱)

سیاھی کردن : نمودار شدن۔

★ نمودار ہونا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ نمودار ہونا، نظر آنا۔ چندھیا دینا۔ خودنمائی۔ مباہات فخر کرنا۔ (نثار)

کرتے آئے داغ سیاہی
کام جگر کا کرنے تباہی

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۰)

سیاہی نہ ہرنوں کی ڈاروں نے کی
نہ چشمک کہیں سے چکاروں نے کی

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۲)

سیر : / بیای مجهول / مقابل گرسنه و بمعنی بسیار ازین ماخوذست۔

کہو کوئی دیکھے اسے سیر کیوں کر
کہ ہے اس تن نازک اوپر نظر بار

(دیوان اول)

سیلی : / بیای مجهول / ضرب دستی که بر گردن زنند و بعضی قید دیگر کرده اند و آنچه بر رو زنند طپانچه است اینست در عامۀ کتب، لیکن آنچه بتحقیق پیوسته خلاف اینست چنانچه در لغات قدیمه گذشت۔

★ بکسر اول وثالث و ہر دو یائے معروف بمعنی تھپڑ مارنا۔ گردن پر طمانچہ مارنا۔ (نصیر)

دعویٰ کیا تھا گل نے ترے رخ سے باغ میں
سیلی لگی صبا کی سو منھ لال ہوگیا

(دیوان اول)

رنگ اُڑ گیا تبھی کہ ہوا تجھ سے چہرہ گل
رکھے ہے اب نسیم کی سیلی سے منھ کو لال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۵)

سیلی نسیم مرگ کی لگتی گلوں کے تیں
غنچہ ہوا ہے آخر موسم کا وہ دہاں

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۲۴)

سیم بندی : نوعی از چراغان که شمع ها را بتار آهنین بسته روشن کنند و وقت شب چنان نماید که گویا شمعها افروخته است زیرا که تار آهنی به شب ها نظر نمیآید و سیم در آنجا بمعنی تارست۔

★ یہ ایک طرح کی روشنی ہوتی ہے کہ بہت سی شمعیں لوہے کے تار سے باندھ کر روشن کرتے ہیں۔ رات کو وہ شمع ہوا میں معلق نظر آتی ہے۔ سیم کے معنی اس جگہ تار کے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ چراغاں کہ شمعوں اور چراغوں کو تار میں باندھ کر لٹکایا جائے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیم کے مجازی معنی یہاں تار لیے گئے ہیں۔ (آسی)

★ شمعیں لوہے کے تاروں سے لٹکا کر روشن کرنا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہوا

میں معلق ہیں۔ چراغاں کرنا۔ (مسعود حسن رضوی)

★ چراغاں کی ایک قسم جس میں شمعوں کو باریک تار سے باندھ کر نئے نئے انداز سے رکھا جاتا ہے۔ (نثار)

دو طرف سیم بندی کردی ہے
سونے روپے سے راہ بھردی ہے

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۳)

سیم گِل : / بکسر کاف فارسی / گلیست که خانه را بدان سفید کنند و از بعض ثقات شنیدم که آن مخصوص صفاهانست... و سیم گِل کردن خانه سفید کردن خانه است۔

★ سیم گِل کردہ: قلعی کی ہوئی، پتی ہوئی۔ (نثار)

● سیم گل کرنا:

کروں سیم گِل جھاڑ خاشاک و خاک
یہ گھر بھی ہو پرنور و صاف اور پاک

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۹)

سیہ سرو : نوعی است از سرو۔

سیہ رنگ اگتا ہے سروِ سہی
وہی رنگ قمری ہے خاکستری

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۸)

●●●

باب الشین المعجمه

شاخ بہانه : (اصل : شاق ...(متن تصحیح قیاسیست ۔ حاشیۂ چراغ)
شقوق بہانه چنانکه گویند که بہانۂ لانی شاخ پیدا کرد یعنی بہانۂ او شاخ در شاخ گشت۔

بہانے نہ کر میر اب شاخ شاخ
غزل کہہ زمیں گو کہ ہے سنگلاخ

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۷)

شانه سر : هدهد که جانوریست مشهور۔

★ بمعنی ہدہد مشہور جانور ہے۔ سراج سے (نصیر، آسی)

ہوا زرد سبزک بہت دل میں ڈر
نمد مو ہوا گرد سے شانہ سر

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۷)

شانه گیر: /بکاف فارسی بیاء رسیده و راء مهمله / بیکار و اعراض کننده۔

★ روکش و نافرمان و سرکش و شوخ۔ (جامع اللغات)

★ شانہ گیر شدن: اعتراض کرنا، جھڑکنا۔ (نثار)

چھو سکتے بھی نہیں ہیں ہم لپٹے بال اس کے
ہیں شانہ گیر سے جو یہ لڑکے نرم شانہ

(دیوان چہارم)

شاهد باز : آدم فاسق اهل تخته۔

★ حسن پرست جو عورتوں اور بے ریش بچوں کے ساتھ صحبت رکھے۔ (جامع اللغات)

اگر مسجد سے آؤں میر تو بھی لوگ کہتے ہیں
کہ میخانے سے پھر دیکھو وہ شاہد باز آتا ہے

(دیوان پنجم)

● شاہد بازی:

کہن سالی میں شاہدبازیاں کاہے کو زیبا تھیں۔
دیا لڑکوں کو دل میں نے قیامت میں بھی ناداں ہوں

(دیوان سوم)

یا مست درگاہوں میں شب کرتے تھے شاہدبازیاں
تسبیح لے کر ہاتھ میں یا میر اب حضرت ہوئے

(دیوان چہارم)

شب تیغ : شب دہم عاشورا۔

★ دسویں محرم کی رات جس کو شبِ شہادت بھی کہتے ہیں۔ (جامع اللغات)

شب وصل تھی یا شب تیغ تھی
کہ لڑتے ہی وے رات ساری رہے

(دیوان ششم)

اے کاش کوئی روز شب تیغ شب رہے
تا اور بھی جہاں میں وہ عالی نسب رہے

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۳۰)

شب گل : / باضافت / شبی که در ایام بهار تمام گل ها بشکفد و مردم بسیر آن آیند۔(۱)

★ بہار کے موسم کی رات۔ جو رات کو جا کر گلزار کی سیر کریں۔ (جامع اللغات)

دیکھا مجھے شب گل بلبل نے جو چمن میں
بولا کی میرے منھ پر کیا کیا دہن دریدہ

(دیوان پنجم)

شبگیر کردن و زدن و شبگیر رفتن : آخر شب کوچ کردن قافله و زدن وقت و این اصطلاح اهل سفر است و مقابل آن ایوارست۔اول مشهور۔

★ پچھلی رات کو کوچ کرنا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ شبگیر کرنا: آخر شب اور قبل صبح سفر کرنا۔ (آسی)

● شبگیر کرنا:

یارب وہ بھی دن ہوئے گا جو مصر سے چل کر
کنعاں کی طرف قافلے شب گیر کریں گے

(دیوان اول)

کر گئے کاروانیاں شب گیر
وہ گراں مجھ کو خواب ہے سو ہے

(دیوان پنجم)

---

(۱) رسم است که در موسم بهار دو ساعت قبل از صبح که وقت شگفتن گل است بسیر گلزار میروند. (آنند)

ہزار قافلے یوں مصر سے چلے لیکن
کیا نہ ایک نے کنعاں کی سمت کو شب گیر

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۵۷)

● شبگیر:

جاتا تو ہے کہیں کو تو اے کاروان مصر
کنعاں ہی کی طرف کو یہ شب گیر کیوں نہ ہو

(دیوان اول)

شور جرس شب گیر کا غافل تیاری کا تکیہ ہے
یعنی آنکھ نہ لگنے پاوے قافلہ صبح کو چلتا ہے

(دیوان چہارم)

وہی ساتھ تھا میرے شب گیر میں
کہ تاب اس کے رخ کی نہ لائی تھی شمع

(دیوان پنجم)

شب نشین : معروف (یعنی در شب نشینندہ. محل نشستن در شب۔ حاشیۂ چراغ) و نیز نشستن در مجلس عیش هنگام شب۔

★ راتوں کو بیٹھنے والا ۔ راتوں کو مجلس میں بیٹھنا۔ (نصیر)

● شب نشینی:

ہو جو منت سے تو کیا وہ شب نشینی باغ کی
کاٹ اپنی رات کو خاروخس گلخن جلا

(دیوان اول)

روتے ہی گذری ہمیں ہے شب نشینی باغ کی
اوس سی پڑتی رہی ہے رات ہر کیاری کے بیچ

(دیوان چہارم)

شد و مد : / به هر دو دال مشدد / لفظ عربیست۔ فارسیان آنرا بمعنی شأن و شوکت و تکلف استعمال نمایند۔

★ بمعنی شان وشوکت ۔ٹیم ٹام ۔تکلف ۔ (نصیر)

سخن کرنے میں نستعلیق گوئی ہی نہیں کرتا
پڑھیں ہیں شعر کوئی ہم سو وہ بھی شد و مد سے ہے

(دیوان سوم)

لطفِ سخن بھی پیری میں رہتا نہیں ہے میر
اب شعر ہم پڑھیں ہیں تو وہ شدومد نہیں

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۳)

شربتی : نوعی از زرد آلو و نیز نوعی از رنگ که معروف است و عقیق شربتی، عقیقی که برنگ مذکور بود و این معنی از اهل زبان بتحقیق پیوسته۔

★ قسم جامۂ ابریشمی باریک اور قسم شیرینی اور قسم آلو جس کو زرد آلو کہتے ہیں اور نام ایک تخم کا اور عقیق جس کا رنگ شربتی ہو یعنی نہایت سرخ نہ ہو۔ (جامع اللغات)

★ نام ایک ریشمی باریک اور نازک کپڑے کا ۔ نام ایک قسم کی شیرینی کا۔ نام ایک رنگ کا۔ ایک قسم زرد آلو سے۔ (نصیر)

ہائے اس کے شربتی لب سے جدا
کچھ بتاشا سا گھلا جاتا ہے جی

(دیوان دوم)

کیا دور ہے شربت پہ اگر قند کے تھوکے
ٹک جن نے ترے شربتی ان ہونٹوں کو چوسا

(دیوان سوم)

شرح کشاف خواندن : کنایه از زیاده گوئی و بتکلف حرف زدن۔

★ کنایہ زیادہ گوئی کرنے سے اور بے ہودہ گوئی کرنے سے۔ (نصیر)

● شرح کشاف کرنا:

کشف کا ہوا ہے یہ اوصاف اب
کہ جھینگوں نے کی شرح کشاف اب

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۷)

شست : عدد معروف و قلابی که بدان ماهی را شکار کنند و نیز نر انگشت که بعربی ابهام خوانند۔

★ ... بلیا یعنی کانٹا جس سے مچھلی کا شکار کرتے ہیں۔ مضراب بنانے والا۔ انگوٹھا۔ مدار وغیرہ سے (نصیر)

صافی شست سے ہے غرض مشق تیر سے
سینہ کسو کا خانۂ زنبور کیوں نہ ہو

(دیوان اول)

شفقت :/بتحریک و سکون/هر دو مستعمل فارسیان است و در عربی بمعنی ترس و بیم آمده و فارسیان بمعنی غمخواری، و به تشدید قاف نیز آرند۔

★ بفتحتین بمعنی مہربانی۔ اگرچہ یہ لفظ سکون ثانی سے مشہور ہے مگر فارسیوں نے بفتحات استعمال کیا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ شفقت کے معنی لغت میں خوف کے ہیں چونکہ مہربان اپنے دوست کو آفات اور بلیات سے ڈرانے والا ہوتا ہے مجازاً مہربانی کے معنی مستعمل ہوئے۔ (نصیر)

کچھ کہا گر کسو نے شفقت سے
رو دیا ان نے ایک حسرت سے

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۱)

کن نے کی اپنے حال پہ شفقت سے یک نگاہ
نکلے ہے کس سے طور پر اپنے سخن کی راہ

(در شہر کاما حسب حال خود، جلد دوم، ص ۳۹۶)

آغشتہ خاک وخوں میں جو تھے ہوئے پڑے تھے
جوں اشک یارو یاور سارے چوئے پڑے تھے
مشفق پدر برادر دونوں موئے پڑے تھے
شفقت نہ کی کنھوں نے احوال تو دکھایا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۷۵)

شکستن چشم و گوش : نا بینا شدن و کر گردیدن۔

★ چشم شکستن: اندھا ہو جانا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۴۷۶)

ٹوٹتیں پھوٹتیں نہ کاش آنکھیں
کرتے ان رخنوں ہی سے نظارہ

(دیوان ششم)

شکستہ : معروف و خراب و بی رونق و حرف لکنت دار نیز۔

★ وہ چیز جو درست نہ ہو۔ ٹوٹا ہوا ٹکڑا اور وہ چیز جس میں کچھ کسر باقی ہو ہر چند اجزا اس کے بالفعل متفرق نہ ہوں۔ (جامع اللغات)

قامت خمیدہ رنگ شکستہ بدن نزار
تیرا تو میرؔ غم میں عجب حال ہو گیا

(دیوان اول)

یہ دل جو شکستہ ہے سو بے لطف نہیں ہے
ٹھہرو کوئی دم آن کے اس ٹوٹے مکاں میں

(دیوان دوم)

وے دن کہاں کہ مست سر انداز خم میں تھے
سر اب تو جھوجھرا ہے شکستہ سبو کی طرح

(دیوان سوم)

بلبلاوے ہے حقیری سے مجھے اب وہ بھی
جس شکستے سے نہ جاگہ سے ہلا جاتا تھا

(دیوان چہارم)

رنگ شکستہ دل ہے شکستہ سر ہے شکستہ مستی میں
حال کسو کا اپنا سا اس میخانے میں خراب نہیں

(دیوان پنجم)

شکفتن : خندیدن گل و بمجاز جبین شکفته و زمین غزل شکفته نیز آمده و بمعنی جوش زده نیز۔

★ بمعنی کھلنا کلیوں کا۔ شگفتن کاف فارسی سے بھی آیا ہے۔ (نصیر)

سب شرم جبین یار سے پانی ہے
ہر چند کہ گل شگفتہ پیشانی ہے

(دیوان سوم)

یک معنی شگفتہ سو رنگ بندھ گئے ہیں
الوان گل ہیں ہر سو اب کے بہار سے بھی

(دیوان چہارم)

دماغ رفتہ شگفتن سے آشنا نہ ہوا
کہ اس چمن میں رکھا ان نے غنچۂ دل گیر

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۵۷)

گل نمط دل شگفتہ سب کے کیے
خلعت فاخرہ سبھوں کو دیے

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۷)

شلائین : ٫ بفتح ٫ شوخ و شنگ۔

★ بفتح بروزن سلاطین بمعنی شوخ ۔ ناخوش ۔ سخت اور مضبوط پکڑنے والا ۔ وہ شخص جو بہت آرام کرے اور منع کرنے سے باز نہ رہے ۔ مجازاً عاشق ۔ (نصیر)

ڈھال تلوار اس جواں کے ساتھ اب رہتی نہیں
وہ جفا آئیں شلائیں لڑکا ہی بے باک تھا

(دیوان پنجم)

کس امید کا تجھ کو اے دل چاہ میں اس کی حصول ہوا
شوخ و شلائیں خوشرویاں سے رہتا ہے ماسول کوئی

(دیوان پنجم)

وہ دلبر خودسر و شلائیں
وہ رہزن راہ دین و آئیں

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۵)

شمعی :رنگیست سبز مائل بسیاهی چنانچه از محاوره دانی بتحقیق رسیده۔

★ شمعی رنگ : کنایۃً سرخ رنگ ۔ (آ سی) ★ سیاہی مائل سبز رنگ ۔ (نیّر مسعود)

کچھ نہیں جان ان کے پیش تار مو
گھر میں شمعی رنگوں کے اندھیر ہے

(دیوان ششم)

شمع و فانوس کا بہت ہے ہجوم
شمعی رنگوں نے کر رکھی ہے دھوم

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

● شور اٹھانا ٫ اٹھنا ← برخاستن شور

شیر برفی :٫بیای مجهول٫صورت شیری که اطفال از برف در راه ها سازند

و ازدیدن آن انسان رم خورند و این رسم اکثر در شهر های سرد سیر رواج دارد چنانچه از اهل کابل وغیرہ بتحقیق رسیدہ۔

★ بعضے سرد ملکوں میں لڑکے برف سے شیر کی صورت بناتے ہیں۔ گھوڑے اس کو دیکھ کر بھاگتے ہیں۔ (نصیر) ★ ولایت فارس اور ان جگہوں میں جہاں برف گرتی ہے اور جم جاتی ہے لڑکے اس سے شیر اور دوسرے جانوروں کی شکل بنادیتے ہیں کہ آنے جانے والے اس کو دیکھ کر ڈر جائیں۔ (آسی)

نہ دل مرد ہے ببر و گرم شتاب
دلِ شیر برفی بھی ڈر سے ہے آب

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۷)

شیر سنگی : شیری باشد که بر سر قبر پهلوانان از سنگ تراشیده نصب کنند و این علامت پهلوانیست۔

ہوا چہرہ کوئی تو جوں شیر سنگ
نہ شیری دلیری نہ چہرے پہ رنگ

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۱)

شیرہ خانه : یعنی شرابخانه و این از اهل زبان بتحقیق پیوسته۔

★ شراب خانہ۔ (آسی، فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۳۰۵)

★ شراب کی بھٹی (آرزو نے یہ لفظ اہل زبان سے سن کر لکھا ہے) (نثار)

قسمت تو دیکھ شیخ کو جب لہر آئی تب
دروازہ شیرہ خانے کا معمور ہوگیا

(دیوان اول)

شب اس دل گرفتہ کو وا کر بزور مے
بیٹھے تھے شیرہ خانے میں ہم کتنے ہرزہ کوش

(دیوان اول)

مختلط ترسا بچوں سے شیرہ خانے میں رہا
کن نے دیکھا مسجدوں میں میر کافر کیش کو

(دیوان چہارم)

ہمسایۂ مغاں میں مدت سے ہوں چنانچہ
اک شیرہ خانے کی ہے دیوار میرے گھر میں

(دیوان ششم)

شیشہ جان : نازک دل و نازک مزاج مقابل سخت جان و از محاورہ مأخوذ ست۔

★ جو شخص نہایت نازک ہو۔ کسی سختی کا بار نہ اٹھا سکتا ہو۔ (جامع اللغات)

★ نازک مزاج۔ (آسی، نثار) ★ ۱۔ صاف طینت۔ ۲۔ نازک دل۔ (نیر مسعود)

نزاکت جیسی ہے ویسا ہی دل بھی سخت ہے اس کا
اگرچہ شیشۂ جاں ہے پہ بہتر ہے جماد اس سے

(دیوان دوم)

وابستگی مجھ سے شیشہ جاں کی
اس سنگ سے ہے کہ دل شکن ہے

(دیوان دوم)

پتھر جگر تھا اس شیشہ جاں کا
دیکھا اجڑنا دوں خانماں کا
مرنا اٹھایا بیٹے جواں کا
کیا کیا گیا آہ سختی اٹھا کر

(مرثیہ ۸، جلد دوم، ص ۴۴۹)

شیشۂ حبابی ← حباب شیشہ

●●●

باب الصاد المهملہ

صحبت : معروف (یعنی: ہمنشینی ۔ حاشیۂ چراغ) و فارسیان بمعنی هنگامه آرند، چنانکه در وقت هنگامۂ شوروشر گویند عجب صحبتی است، صحبتی آنست۔

ان صحبتوں میں آخر جانیں ہی جاتیاں ہیں
نے عشق کو ہے صرفہ نے حسن کو محابا

(دیوان اول)

حریف بے جگر ہے صبر ورنہ کل کی صحبت میں
نیاز و ناز کا جھگڑا گرو تھا اک جرأت کا

(دیوان اول)

اس حرف ناشنو سے صحبت بگڑ ہی جا ہے
ہر چند لاتے ہیں ہم باتیں بنا بنا کر

(دیوان اول)

دیدنی ہے غرض یہ صحبت شوخ
روز و شب طرفہ ماجرا ہے یاں

(دیوان اول)

مت پوچھ میری اس کی شام و سحر کی صحبت
اس طرف سے ہے گالی اس طرف سے دعا ہے

(دیوان اول)

سلاتا تیغ خوں میں گر نہ میرے تو قیامت تھی
اٹھا تھا روز محشر کا سا فتنہ رات صحبت میں

(دیوان دوم)

● صحبت درگیر ہونا ← درگیر شدن صحبت

صد برگ: گلی کہ برگ ھا بسیار دارد و آنرا در ہندوستان ہزارہ گویند و آنچہ معنی گلی کہ در ہندوستان شہرت دارد در کلام استادان دیدہ نشد۔

★ زرد رنگ کا پھول جس کو گیندا کہتے ہیں۔ ہزارہ کا پھول۔ بہار عجم اور چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ گلِ صد برگ: گلِ ہزارہ، گیندا۔ (نثار)

خوش رنگ تر ہے ہر گل رخسار سے پری تک
صد برگ واں طرف ہے خورشید کی جبیں سے

(در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۷)

صرفہ: لفظ عربیست ۔ فارسیان بمعنی فائدہ آرند، چنانکہ گوید صرفۂ حلالی در ہمین است و صرفہ بردن بمعنی پیشدستی کردن و غالب آمدن۔

★ بالفتح وفا۔ خرچ میں بخیلی اور تنگی کرنا۔ فائدہ اور نفع۔ مکر و حیلہ۔ افزونی۔ فضل۔ عدل۔ فرصت۔ سراج اور منتخب و لطائف اور چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ فائدہ۔

مضائقہ۔ (آسی) ★ خرچ ہوجانا، فائدہ، کنجوسی، لحاظ۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۳۲۴)

آنکھوں میں جی مرا ہے ادھر دیکھتا نہیں
مرتا ہوں میں تو ہائے رے صرفہ نگاہ کا

(دیوان اول)

ان صحبتوں میں آخر جانیں ہی جاتیاں ہیں
نے عشق کو ہے صرفہ نے حسن کو محابا

(دیوان اول)

کب لطف زبانی کچھ اس غنچہ دہن کا تھا
برسوں ملے پر ہم سے صرفہ ہی سخن کا تھا

(دیوان دوم)

صرفہ نہیں ہے مطلق جان عزیز کا بھی
اے میر تجھ سے ظالم ہے احتراز واجب

(دیوان دوم)

جان کا صرفہ نہیں ہے کچھ تجھے کڑھنے میں میر
غم کوئی کھاتا ہے میری جان غم کھانے کی طرح

(دیوان دوم)

باغ میں اب آجاتے ہیں تو صرفہ اپنا چپ میں ہے
خوبی بیاں کر تیری ہم کیا گل کو گلے کا ہار کریں

(دیوان دوم)

ٹک پاس آ کے کیسے صرفے سے ہیں کشیدہ
گویا کہ ہیں یہ لڑکے پیر زمانہ دیدہ

(دیوان دوم)

جب تو نے زباں چھوڑی تب کا ہے کا صرفہ ہے
بے صرفہ کہے کیوں نہ جو کچھ کہ کہا چاہے

(دیوان دوم)

صفا : معروف و بمعنی صلح و صفا اگرچه درین عبارت هر دو جمع است لیکن تنها بمعنی صلح نیز آمده۔

★ بفتح بمعنی پاک ۔ بے غش ۔ بے کدورت ۔ (نصیر)

خط کاڑھ لا کے تم تو منڈا بھی چلے ولے
ہوتی نہیں ہماری تمھاری صفا ہنوز

(دیوان اول)

ہے غبار اس کے خط سے دل میں بہت
باہم اب ہوئے گی صفا کیا خاک

(دیوان دوم)

صلوات : جمع صلوة لفظ عربیست و فارسیان بسکون دوم، از عالم ظلمات نیز آرند (صلوة بمعنی نماز است و صلوات بمعنی درود۔ حاشیۂ چراغ)

★ بہر سہ حرف اول مفتوح جمع صلوۃ کی ۔ فارسی داں لام کے زبر سے استعمال کرتے ہیں مثل ظلمات کے ۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ صلواۃ ۔ دعا ۔ رحمت ۔ آمرزش ۔ نماز ۔ منتخب اور صراح میں (نصیر)

واعظ کہے سو سچ ہے ولے ہے فروش سے
ہم ذکر بھی سنا نہیں صوم و صلوٰت کا

(دیوان چہارم)

صوم و صلوٰۃ یک سو میخانے میں جو تھے ہم
آواز بھی نہ آئی کانوں میں یاں اذاں کی

(دیوان ششم)

صورت : لفظ عربیست بمعنی معروف و در فارسی بمعنی چهرهٔ آدمی است ... و بمعنی بندر مشهور نیز شعرا آورده اند۔

- بمعنی چہرہ:

عجب شیخ جی کی ہے شکل و شمائل
ملے گا تو صورت سے بیزار ہوگا

(دیوان اول)

- بمعنی سورت بندرگاہ (گجرات):

سیر کی ہم نے اٹھ کے تا صورت
ویسی دیکھی نہ ایک جا صورت

(دیوان سوم)

صورت باز : شخصی که روزانه اشکال مختلفه سازد و شب باز آنکه هنگام شب صورت های مختلفه نماید ... و در هندی عمل اوّل را بهروپ و دوم را سکیه (پیکھنہ (= پیکھنا) دیکھیے نوادر الالفاظ) گویند۔

★ سوانگ بھرنے والے لوگ جو مختلف شکلیں بنا کر محفلوں میں تماشے دکھاتے ہیں۔ (آسی) ★ بہروپیا۔ (نیر مسعود، نثار)

- صورت باز:

کب تلک کوئی جیسے صورت باز
آوے پیاری بنا بنا صورت

(دیوان سوم)

آئے شکلیں بنا کے صورت باز
ڈوم ڈھاڑی بنے بجا کر ساز

(در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۲)

● صورت بازی:

ہیں عناصر کی یہ صورت بازیاں
شعبدے کیا کیا ہیں ان چاروں کے بیچ

(دیوان اول)

کیسی کیسی ہے عناصر میں بھی صورت بازی
شعبدے لاکھوں طرح کے ہیں انھیں چاروں میں

(دیوان دوم)

کیسی کیسی دیکھیں شکلیں تازیاں
سحر کرتے تھے کہ صورت بازیاں

(در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۶)

صوفی : قومی معروف که توصیف و تعریف ایشان بتحریر و تقریر نگنجد خلاصۂ موجودات بعد انبیا علیهم الصلوة والسلام ایشان اند قدست اسرارهم۔ و نیز قدویان سلاطین صفویه و این اصطلاح سلاطین مذکوره است، و جهتش آنست که اینها چون درویش زاده بودند اصطلاح مذکوره بحال داشته معتقدان و فدویان خود را اگرچه امرا میساختند نظر بر سنت اسلاف صوفی میخواندند۔

★ پشمینہ پوش۔ 'صوف' پشم یعنی اون کو کہتے ہیں اور فقرا کی اصطلاح میں صوفی اس کو کہتے ہیں جو اپنے دل کو نگاہ رکھے اور خاطر کو خیال غیرحق سے صاف اور پاک رکھے... (نصیر)

آ بیٹھتا تھا صوفی ہر صبح میکدے میں
شکر خدا کہ نکلا واں سے خراب ہوکر

(دیوان اول)

نہ جا تو دور صوفی خانقہ سے
ہمیں تو پاس ہے ابر و ہوا کا

(دیوان دوم)

ہے مری ہر اک غزل پر اجتماع
خانقہ میں کرتے ہیں صوفی سماع

(دیوان سوم)

●●●

باب الطاء المهمله

طارم : / بفتح راء وضم / آن گفته اند لیکن چون طاء در فارسی نیست معرب تارم بفوقانی باشد، درین صورت غالب آنست که بکسر راء مهمله بود بوزن فاعل زیرا که اکثر کلمات این وزن بکسر عین است و لهذا محمد ابراهیم متخلص به سالک قزوینی در تعریف میرزا جلال الدین اسیر شهرستانی گفته :

سیارهٔ این بلند طارم
خوانند او را ابوالمکارم

★ خانہ چوبین ۔لکڑی کا مکان۔ خانۂ بلند۔ اونچا مکان۔ بالا خانہ۔ مکان کی چھت اور لفظ معرب 'تارم' کا ہے اور سالک قزوینی 'طارم' کو مکسور لایا ہے کیوں کہ 'ابوالمکارم' کے ساتھ قافیہ کیا ہے۔ (نصیر) ★ بلند مکان۔ بالا خانہ۔ (آ سی) ★ انگور کی بیل کی ٹٹی۔ (اردو لغت)

طارم تاک سے لہو ٹپکا
سنگ باراں ہوا ہے مینا پر

(دیوان اول)

طرح کش : بمعنی محکوم و فرمانبردار و مظلوم۔

★ ١۔ محکوم ۔٢۔ فرماں بردار۔٣۔ مظلوم۔(نیر مسعود) ★ وضع اختیار کرنے والا، انداز اختیار کرنے والا۔ (اردو لغت) ★ منصوبہ ساز، شبیہ ساز، شکار زبوں۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۵۹۵) ★ ناز بردار، محکوم، فرمانبردار۔ (نثار)

بندے تو طرحدار و ہیں طرح کش تمھارے
پھر چاہتے ہو کیا تم اب اک خدا رہا ہے

(دیوان اول)

چاہت کے طرح کش ہو کچھ بھی اثر نہ دیکھا
طرحیں بدل گئیں پر ان نے ادھر نہ دیکھا

(دیوان سوم)

طرف : / بفتحتین / لفظ عربی است و فارسیان بمعنی حریف استعمال کنند و با لفظ صحبت آرند۔

★ ...مقابل کے معنی ہیں مصطلحات اور بہار عجم سے اور چراغ ہدایت میں لکھا ہے کہ طرف عربی لفظ ہے مگر فارسی داں حریف کے معنی میں استعمال کرتے ہیں... (نصیر)

★ مقابل۔(آ سی) ★ طرف ہونا= مقابل ہونا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۵۰۳) ★ طرف گشتن / شدن : مقابل ہونا۔ (نثار)

بخود کس کو اس تاب رخ نے رکھا
کرے کون شمس و قمر کی طرف

(دیوان اول)

دل ہوا ہے طرف محبت کا
خون کے قطرے کا جگر دیکھو

(دیوان اول)

طرف ہونا مرا مشکل ہے میر اس شعر کے فن میں
یوہیں سودا کبھو ہوتا ہے سو جاہل ہے کیا جانے

(دیوان اول)

کون کرتا ہے طرف مجھ عاشق بیتاب کی
صورت خوش جن نے دیکھی اس کی سو اودھر ہوا

(دیوان دوم)

ٹپکتی پلکوں سے رومال جس گھڑی سرکا
طرف ہوا نہ کبھو ابر دیدۂ تر کا

(دیوان دوم)

کیا ہوئی یکجہتی وہ کہ طرف تھے میرے
اب یہ طرفہ ہے کہ منھ کرتے ہیں پنہاں اپنا

(دیوان سوم)

سب طرف کرتے ہیں نکویاں کی
کس سے جاکر کوئی کرے فریاد

(دیوان چہارم)

میں نے الٹی اجگروں کی دم میں صف
ادھ موئی سی چھپکلی کیا ہو طرف

(در ہجو نا اہل ... جلد دوم، ص ۳۰۴)

مری ان گزندوں کی صحبت ہے یہ
طرف ہوں مرے ان کی طاقت ہے یہ

(اژدر نامہ، جلد دوم، ص ۳۳۹)

علی اکبر کہ تھا شکل محمدؐ
طرف اس ایک سے ہوتے تھے صد صد
اٹھائے ان نے جس دم زخم بے حد
لگا منھ کر نجف کو کہنے کاے جد
ستم ہے شور ہے جور و جفا ہے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا یہ کیا ہے

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۳۹)

طرفها داشتن حرف : محتمل معنی بسیار بودن۔

★ ایک کلمے کے چند معانی اور کنایہ ہونا۔ (جامع اللغات)

طرفیں رکھے ہے ایک سخن چار چار میر
کیا کیا کہا کریں ہیں زبان قلم سے ہم

(دیوان سوم)

طره : /بالضم/لفظ عربیست و فارسیان بمعنی زلف استعمال کنند لیکن از کلام بعضی طره غیر زلف ظاهر میشود ... و بمعنی تارهای طلائی که یکجا کرده بر گوشهٔ دستار زنند نیز آمده۔

★ بمعنی زلف۔ پیشانی کے بال۔ کنارہ ہر چیز کا۔ گھنڈی مقیش کی۔ چھجا مکان کا۔ منتخب وصراح وغیرہ سے (نصیر) ★ زلف۔ پیشانی کے بال۔ چھجہ۔ (آسی)

ہر تار زلف قیمت فردوس ہے ترا
کرتا ہے کون طرۂ شمشاد کی طرف

(دیوان اول)

تو طرۂ جاناں سے چاہے ہے ابھی مقصد
برسوں سے پڑے ہم تو اے میر لٹکتے ہیں

(دیوان اول)

طرہ ہائے زری و بادلہ تاس
تختہ ہائے دوشالہ تحفہ لباس

(در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۴)

طرۂ ایوان : چیزی کہ از سنگ و چوب بر سر چشمہا یا ایوان سازند و بعضی آنرا باران گیر نیز گویند۔

★ بام یا دالان، مکان کا چھجا۔ (اردو لغت)

پانی بہہ کر جھکا جو ہے دالان
سر پہ رہتا ہے طرۂ ایوان

(در ہجو خانۂ خود ... جلد دوم، ص ۳۸۶)

طفل شیر : طفل شیر خوارہ، پس اضافت باندک ملابست باشد۔

★ دودھ پینے والا بچہ۔ (جامع اللغات)

ایسی ہستی عدم میں داخل ہے
نے جواں ہم نہ طفل شیر ہوئے

(دیوان اول)

اصغر کو خیمہ گاہ سے لایا تھا تشنہ کام
سو کام ایک تیر میں اس کا ہوا تمام
پانی کا پھر حسین نے ہرگز لیا نہ نام
دیکھا کہ طفلِ شیر کو لوہو چٹادیا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۷۹)

طفل ھالہ : /بہای ہوز/ طفل نوزادہ کہ زیادہ از چند روز بزادنش نگذشتہ باشد و این از اھل زبان بہ تحقیق پیوستہ۔

★ نوزائیدہ شیر خوار بچہ، پالنے میں پلنے والا، جس کی ولادت کو چند روز سے زیادہ نہ

ہوئے ہوں۔ (نثار)

شہ آفتاب جو تھا اس پر زوال آیا
سر پر رہا نہ اس کے ختم رسلؐ کا سایہ
اکبر نے چاند سا منھ وو خاک میں چھپایا
اصغر تھا طفل ہالہ بے وقت اس کو مارا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۳۴۷)

طومار : معروف (یعنی:نامۂ دراز و نوشتہ های لولہ کردہ ۔ حاشیۂ چراغ)
بمعنی کتابت و نامہ۔

★ بالضم بمعنی نامہ۔ صحیفہ یعنی کتاب۔ مکتوب دراز یعنی لمبا کاغذ لکھا ہوا۔ (نصیر)

شوق کا کام کھنچا دور کہ اب مہر مثال
چشم مشتاق لگی جائے ہے طومار کے ساتھ

(دیوان اول)

اس شوق نے دل کے بھی کیا بات بڑھائی تھی
رقعہ اسے لکھتے تو طومار لکھا جاتا

(دیوان چہارم)

شوق کا خط طومار ہوا تھا ہاتھ میں لے کر کھولا جب
کہنے لگا کیا کرنے لکھے ہے اب تو نامہ سیاہ بہت

(دیوان چہارم)

واں سے یک حرف و حکایت بھی نہیں لایا کوئی
یاں سے طومار کے طومار چلا کرتے ہیں

(دیوان ششم)

●●●

باب العین المہملہ

عارض : لفظ عربیست بمعنی رخسارہ در فارسی شہرت دارد۔

★ رخسارہ یعنی گال ۔ (نصیر)

کر لطف عارض مت چھپا عاشق سے اے یار اس قدر

یک جان کو یہ عارضے یک دل کو افکار اس قدر

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۶)

عاشق و معشوق : دونگین کہ در یک خانہ باشند۔

★ نگین عاشق و معشوق : دو نگینے جو ایک خانے میں نصب ہوں۔ (جامع اللغات)

★ جدی جدی رنگت کے دو نگینے جو انگشتری کے ایک خانے میں ہوں۔ چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ دو نگینے مختلف رنگ کے جو ایک انگوٹھی میں ہوں۔ (اردو لغت)

نگین عاشق و معشوق کے رنگ

جدا رہتے ہیں ہم وے ایک گھر میں

(دیوان سوم)

ہم وے ہر چند کہ ہم خانہ ہیں دونوں لیکن
روش عاشق و معشوق جدا بیٹھے ہیں

(دیوان پنجم)

عبیر: خوشبوی معروف و آن چیزی خشک است که بر جامها ریزند و گاهی بمعنی عود نیز آمده.

★ ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے جو صندل اور گلاب اور کستوری سے بناتے ہیں۔
(جامع اللغات)

خوان بھر بھر عبیر لاتے ہیں
گل کی پتی ملا اڑاتے ہیں

(درجشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۲)

منھ پر عبیر عاشق اصرار سے ملے ہیں
کب ہاتھ کھینچتے ہیں معشوق کی نہیں سے

(در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۷)

عذر لنگ : / بذال معجمه / عذر نا مسموع۔

★ ضعیف وست بہانہ۔ پوچ اور نامسموع بہانہ۔ سراج سے (نصیر)

پاؤں میں چوٹ آنے کے پیارے بہانے جانے دے
پیش رفت آگے ہمارے کب یہ عذر لنگ ہے

(دیوان اول)

● عرق میں ڈوبنا ← درعرق افتادن

عشق : افراط محبت، و محققان محبت مفرط گفته اند؛ در بیان این بلکه فاصله که هیچ نه موجودی از آن خالی نیست، زبان قلم و قلم زبان یک قلم قاصر است۔ بهر حال در فارسی بمعنی آفرین آمده است... و بمعنی

دعا و سلام ... و صاحب اعجاز رشیدی بمعنی الوداع گفته ... بمعنی سلام است غایتش در رسوم رخصت است که وقت وداع کنند۔

★ بالکسر کسی چیز سے محبت کرنا۔ منتخب ہے۔ اطبا کے نزدیک قسم جنون سے ایک مرض ہے کہ حسین صورت دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے اور عبدالرزاق شارح ظہوری نے شرح اسباب الحکم سے نقل کیا ہے کہ عشق، عشقہ سے ماخوذ ہے اور عشقہ ایک نبات ہے کہ اس کو لبلاب کہتے ہیں جس درخت پر لپٹتی ہے اس کو خشک کرتی ہے۔ یہی حالت عشق کی ہے جس کے دل پر طاری ہوتا ہے اس کو خشک اور زرد کر دیتا ہے۔ مصطلحات میں سلام اور وداع کے معنی بھی لکھے ہیں کیوں کہ آزادوں کی اصطلاح ہے کہ بجائے سلام علیک کے عشق اللہ کہتے ہیں۔ (نصیر)

★ عشق اللہ، عشق ہے: آزاد فقیروں کا سلام۔ (آسی)

● بمعنی آفریں:

بیٹھی جو تیغ یار تو سب تجھ کو کھا گئی
اے سینے تیرے زخم اٹھانے کو عشق ہے

(دیوان اول)

عشق ہے طرز و طور عشق کے تئیں
کہیں بندہ کہیں خدا ہے عشق

(دیوان دوم)

عشق ہے عشق کرنے والوں کو
کیسا کیسا بہم کیا ہے عشق

(دیوان سوم)

● عشق اللہ:

مہر قیامت چاہت آفت فتنہ فساد بلا ہے عشق
عشق اللہ صیاد انھیں کہیو جن لوگوں نے کیا ہے عشق

(دیوان پنجم)

● عصا سے راہ چلنا (مار و مور کا) ← بعصا راہ رفتن مور و موش

عضو از جا رفته و عضو از جا جسته : عضوی که از بندگاه بسبب زوری یاصدمه ای بجا شود۔ اول مشهور است۔

کوفت میں ہے ہر عضو اس کا جوں عضو از جا رفتہ ہے
جو کشتہ ہے ظلم رسیدہ اس کے درد جدائی کا

(دیوان پنجم)

پوچھ اس سے درد ہجر کو جس کا بہ نازکی
جاگہ سے اپنے عضو کوئی بے جگہ ہوا

(دیوان دوم)

عطر پاشیدن : معروف۔ در هندوستان عطر مالیدن شهرت دارد و ظاهراً از عطر پاشیدن پاشیدن گلاب و عبیر باشد والا پاشیدن دیگر عطرها مرسوم نیست۔

★ گلاب چھڑکنا۔ (جامع اللغات)

● عطر مالی :

زعفرانی رنگ سے رنگیں لباس
عطر مالی سے سبھوں میں گل کی باس

(مثنوی در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۵)

علم بازی : در مشهد مقدسهٔ رضویه علی ساکنها التحیات جماعتی باشند که هر سال علمهای روضهٔ منوره را بیرون آورده بآنها بازی کنند یعنی گاهی بالا برند و گاهی پائین آیند و این عمل را علم بازی گویند و این لفظ در اشعار شفیعای اثر دیده شد و معنی از صاحب زبانی بتحقیق رسانیده۔

★ محرم کے علم یا جھنڈے کو طرح طرح سے اچھالنے اور روکنے کے کمال دکھانا۔ (میر)

علَم بازی آہِ جانکاہ ہے
رہے ٹوٹتے ہی علَم پر علَم

(دیوان پنجم)

عمر خود بکسی دادن : بخشیدن عمر خود دست بدیگری بدعا۔

★ اپنی عمر کسی کو دے دینا۔ (جامع اللغات)

دیں عمرِ خضر موسم پیری میں تو نہ لے
مرنا ہی اس سے خوب ہے عہد شباب میں

(دیوان اول)

عودی : رنگی مایل بسیاهی مانند عود۔

★ نام ایک رنگ کا کہ مشابہ چوب عود کے سیاہ مائل تھوڑی سفیدی اور سرخی کے ہوتا ہے۔ ایک قسم کا کپڑا ریشمی سیاہ رنگ کا۔ (نصیر) ★ عودی رنگ : سانولا رنگ۔ (نیر مسعود، نثار)

ادھر مطرب کا عودی رنگ کب طناز آتا ہے
عجب ہیں لوگ جو کہتے ہیں وہ ناساز آتا ہے

(دیوان پنجم)

● عہدہ سے بر آنا ← از عہدہ بر آمدن

عین شدن : بمعنی مرعی شدن۔

★ روشنی ہونا۔ (مسعود حسن رضوی)

نگاہ غور سے کر میر سارے عالم میں
کہ ہووے عین حقیقت وہی تو ساری ہے

(دیوان چہارم)

آگے عالم عین تھا اس کا اب عین عالم ہے وہ
اس وحدت سے یہ کثرت ہے یاں میرا سب گیان گیا

(دیوان پنجم)

●●●

باب الغین المعجمہ

غبار آوردن چشم : خیرہ شدن چشم۔

★ خیرہ ہونا آنکھوں کا۔ کم نظر ہونا۔ تاریک ہونا۔ (جامع اللغات)

★ آنکھیں چکاچوند ہو جانا۔ (نیر مسعود)

● آنکھیں غبار لانا:

آنکھیں غبار لائیں مری انتظار میں
دیکھوں تو گرد کب اٹھے اس رہگذار کی

(دیوان دوم)

میں اس کی گرد رہ کا رہا منتظر بہت
سو آنکھیں دونوں لائیں مری اک غبار اور

(دیوان سوم)

راہ اس کی برسوں دیکھی آنکھیں غبار لائیں
نکلا نہ کام اپنا اس انتظار سے بھی

(دیوان چہارم)

رہیں جو منتظر آنکھیں غبار لائیں وے
وہ انتظارکشوں کو نہ تک نظر آیا

(دیوان ششم)

غزال : در عربی آهو بره است و فارسیان بمعنی آهو آرند لهذا نسبت شاخ بدان کنند۔

★ بفتح بمعنی ہرن کا بچہ۔ (نصیر)

وہ سیر کا وادی کے مائل نہ ہوا ورنہ
آنکھوں کو غزالوں کی پاؤں تلے مل جاتا

(دیوان اول)

ہم گرفتاروں سے وحشت ہی کرے ہے وہ غزال
کوئی تو بتلاؤ اس کے دام میں لانے کی طرح

(دیوان دوم)

کیا میر دل شکستہ بھی وحشی مثال تھا
دنبالہ گرد چشم سیاہ غزال تھا

(دیوان سوم)

آیا ہے یاد قیس بہت اب کہ ہوں بتنگ
اس کے بھلاوے مجھ کو نہیں چھوڑتے غزال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؑ، جلد اول، ص ۱۴۵)

آنکھوں سے اس کی چشم وفا میر ہے غلط
وحشی ہیں یہ غزال نہ ہوں گے کسی سے رام

(قصیدہ در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۴۸)

غش کردن : / بغین و شین هر دو معجمتین / بمعنی بیهوش شدن، و در اصل

غشی است بتحتانی و این لفظ عربیست که فارسیان بحذف تحتانی آرند۔

★ ... بمعنی بے ہوشی اور اس معنی میں دراصل غشی یائے تحتانی کو حذف کر دیا اور ساتھ لفظ 'کردن' کے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں فلانے نے غش کیا یعنی بے ہوش ہوا۔ مؤید اور تاج المصادر وغیرہ سے (نصیر)

میں غش کیا جو خط لے ادھر نامہ بر چلا
یعنی کہ فرط شوق سے جی بھی ادھر چلا

(دیوان دوم)

سرو کو دیکھ غش کیا ہم نے
تھا چمن میں وہ یار کے مانند

(دیوان دوم)

کرے ہے جس پہ بلبل غش سو یہ اس جنس کی قیمت
نہیں افسوس آنکھیں بے حقیقت پھول والوں کی

(دیوان سوم)

میر کھڑے اک ساعت ہی میں غش تم کرنے لگتے ہو
تاب نہیں کیا ضعف ہے دل میں جی بے طاقت کیا ہے آج

(دیوان چہارم)

لا شکل اس کی دل میں وہی مصطفیٰ کو دیکھ
اس رخ کا کر تصور نور خدا کو دیکھ
رنگینی جمالت شاہ ولا کو دیکھ
نرگس نے غش کیا تھا کہیں اس ادا کو دیکھ
گلشن میں دلبروں کی نہ پھر انکھڑیاں ملیں

(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۲۴)

مہ چاردہ کار آتش کرے
ڈروں یاں تلک میں کہ جی غش کرے

(خواب و خیال، جلد دوم، ص ۲۴۰)

شور سے ہوتا ہے جب وہ نالہ کش
طائر اس جنگل کے کر جاتے ہیں غش

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۹)

غلمان : جمع غلام و لفظ عربیست از عالم حور کہ جمع احوراست، فارسیان بمعنی مفرد آرند۔

★ بالکسر۔ جمع غلام کی اور اطلاق غلام کا امرد یعنی بے ریشہ ہوتا ہے اور بہشت میں ایک مخلوق بصورت امردوں کے اہل جنّت کی خدمت میں ہوگی۔ اگر چہ لفظ غلمان صیغہ جمع کا ہے مگر فارسی داں بمعنی مفرد استعمال کرتے ہیں اور یہ لفظ عالم حور سے ہے کہ جمع حوراء کی ہے اور فارسی میں مفرد کے معنی میں مستعمل ہے۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

حور و قصور و غلماں نہر و نعیم و جنت
یہ کلہم جہنم مشتاق یار ہیں ہم

(دیوان سوم)

غنچہ پیشانی : چین بر ابرو و غمگین.

★ بد دماغی و غضب کی حالت میں بند پیشانی مقابل شگفتہ پیشانی۔ (جامع اللغات)

★ بے دماغ۔ ترش رو۔ (آسی)۔ ★ رنجیدہ، غمگین۔ (نثار)

بلبل اس خوبی سے گل ہے سیّما سیمائے یار
تو عبث اے بے حقیقت غنچہ پیشانی ہوئی

(دیوان دوم)

غنچہ پیشانی چمن میں میں رہا
بے دماغ عشق گل کیا بو کرے

(دیوان سوم)

شگفتہ خاطری اس بن کہاں تھی
چمن میں غنچہ پیشانی رہا میں

(دیوان پنجم)

باغ میں آئے ہیں پر اس گل تر بن یکسو
غنچہ پیشانی و دل تنگ و خفا بیٹھے ہیں

(دیوان پنجم)

غنچه خوابیدن : بمعنی غنچه (خسپیدن) (۱) نیز آمده۔

★ ہاتھ پاؤں جمع کر کے سونا۔ (جامع اللغات)

● غنچہ ہو کے سونا:

رکھ منہ کو گل کے منہ پر کیا غنچہ ہو کے سوئے
ہے شوخ چشم شبنم اس کو ادب نہیں کچھ

(دیوان سوم)

سوئے تو غنچہ ہو کسو گلخن کے آس پاس
اس تنگنا میں پاؤں بھی پھیلا سکے نہ ہم

(دیوان پنجم)

● جوں غنچہ بیٹھے رہنا:

جوں غنچہ میر اتنے نہ بیٹھے رہا کرو
گل پھول دیکھنے کو بھی ٹک اٹھ چلا کرو

(دیوان اول)

---

(۱) غنچه خسپیدن : دست و پای خود را جمع کرده خفتن و نشستن و این در وقت تامل و تفکر باشد۔ (آنند)

باب الفاء

فال گوش : فالی که مردم از شنیدن کلام دیگران گیرند و این رسم در هندوستان نیز میان زنان شیوع دارد۔

★ لوگوں کی آواز پر کان رکھ کر اپنے مطلب کی فال لینا۔ (جامع اللغات) ★ وہ فال جو کسی بات کو دل میں سوچ کر گھر سے نکلنے اور راہگیروں کی آواز کے سننے سے نکالی جائے، آوازوں پر کان رکھنا اور انھیں اپنے مطلب کے موافق آواز غیب سمجھ کر شگون لینا۔ (اردو لغت)

کب سنا حرف شگون وصل یار
یوں تو فال گوش ہم نے لی بہت

(دیوان سوم)

فتنه در زیر سر بودن و داشتن : باعث هنگامه بودن۔

★ بلا کا سر کے نیچے رکھنا۔ فتنہ موجود رکھنا۔ (جامع اللغات)

★ باعث فتنہ ہونا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۱۵۷)

فتنہ در سر بتان حشر خرام
ہائے رے کس ٹھسک سے چلتے ہیں

(دیوان اول)

سر نہ بالیں سے اٹھاویں کاشکے بیمار عشق
ہو گا یک ہنگامہ برپا فتنہ زیر سر ہیں ہم

(دیوان پنجم)

کل فتنے زیر سر تھے جو لوگ کٹ گئے سب
پھر بھی زمین سر پر یاروں نے آج اٹھا لی

(دیوان ششم)

ہر منغچہ فتنہ زیر سر ہے
ہر گوشے میں عالم دگر ہے

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۴)

قدآرا نہ ہو فتنہ در سر کوئی
کہ سر پر قیامت رکھے ہر کوئی

(در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۲۵۱)

بفتنہ در سر عشق کے یہ کام ہیں
مور اژدر رانی راجا نام ہیں

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۲)

قیامت ادا فتنہ در سر تھی وہ
عجب طرح کی آہ دلبر تھی وہ

(در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۷)

بلا زیر سر فتنہ گر ناز تھا
چمک برق خاطف کی انداز تھا

(در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۷)

فرد اول و فرد اعلی : بمعنی چیز بسیار خوب۔

★ ہر چیز بہت خوب اور بہت عمدہ۔ (جامع اللغات)

● فرد اول = پہلی فرد:

ممکن نہیں کہ وصف علیؑ کوئی کر سکے
تفرید کے جریدے میں وہ پہلی فرد ہے

(دیوان دوم)

● فرد اعلیٰ:

عقل کا معقولہ تو ہے خلق کا مقبول تو
ذات تیری فرد اعلیٰ بات تیری یک کتاب

(ہفت بند در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۹۰)

فغان : فغان مخفف افغان و آن بکسر شهرت دارد و لهجۂ عراقیان بضم است و معلوم چنان میشود که فریاد و فغان و ناله مرادف اند لیکن از شعر نور الدین ظهوری چنان ظاهر شد که ناله غیر فغانست بلکه در کیفیت آواز زیاده تر از ناله باشد۔

★ بضم اول بمعنی نالہ۔ فریاد۔ یہ لفظ بالکسر مشہور ہے مگر عراقیوں کے لہجہ سے بضم اول سنا گیا ہے اور فغاں اس آواز کو کہتے ہیں جو نالہ سے بلند تر ہو چراغ ہدایت سے اور صاحبِ بہار عجم اور جواہر الحروف نے لکھا ہے کہ فغاں کے معنی اصل میں ناقوس کے ہیں کیوں کہ فغ بالضم بمعنی بت اور الف نون نسبت کا ہے مگر اب وہ معنی جدا ہو کر نالہ و فریاد کے معنی استعمال کیے جاتے ہیں۔ (نصیر)

اک دم تو چونک بھی پڑ شور و فغاں سے میرے
اے بخت خفتہ کب تک تیرے تئیں جگاؤں

(دیوان اول)

یہ میر ستم کشتہ کسو وقت جواں تھا
انداز سخن کا سبب شور و فغاں تھا

(دیوان دوم)

شور کیا جو اس کی گلی میں رات کو ہیں سب جان گئے
آہ و فغاں کے طور سے میرے لوگ مجھے پہچان گئے

(دیوان سوم)

بلبل بھی تو نالاں تھی پر سارے گلستاں میں
اک آگ سی لگی میں جب سرگرم فغاں آیا

(دیوان چہارم)

جو پہنچی قیامت تو آہ و فغاں ہے
مرے ہاتھ میں دامن آسماں ہے

(قصیدہ در مدح شاہ عالم بادشاہ، جلد دوم، ص ۱۵۳)

محبت سے پروانہ آتش بجاں
محبت سے بلبل ہے گرم فغاں

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۸۹)

کہاں ہے وہ خون کبوتر سی مے
کہ پی کر فغاں کیجیے مثل نے

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۶)

● افغاں:

جیسے جرس پارہ گلو کیا کروں
نالہ و افغاں میں اثر چاہیے

(دیوان اول)

کبھو افغان مرغ گلشن تھا
کبھو قمری کا طوق گردن تھا

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۱۹۹)

زینب کے لب سے حرف نکلتے تھے شکوہ ناک
آشفتہ مو وہ سر میں کھڑی ڈالتی تھی خاک
کہتی تھی تا سپہر مگر اے خدائے پاک
جاتے نہیں یہ نالہ و افغانِ کربلا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۰۸)

فلک کردن : نوعی از تعذیب اطفال کہ معلمان کنند و آن واژونہ آویختن است۔

★ ... اور مصطلحات میں لکھا ہے کہ فلک بضمتین ایک لکڑی کا نام ہے کہ اس کے دونوں سروں پر سوراخ کرتے ہیں اور ان میں رسّی ڈالتے ہیں۔ معلم لوگ کھلنڈرے لڑکے کے پاؤں اس میں ڈال کر باندھتے ہیں اور پھر اس کو مارتے ہیں۔ (نصیر)

★ فلک کردہ: الٹا لٹکایا ہوا۔ جسے عذاب دیا گیا ہو، ظلم رسیدہ۔ (نثار)

پیری میں ہے طفل مکتب سا جہول
ہے فلک کرتے کے قابل آسماں

(دیوان ششم)

فلک کرنے کے قابل آسماں ہے
کہ یہ پیرانہ سر جاہل جواں ہے

(دیوان ششم)

فوت دولت : رفتن و زوال دولت و همچنین فوت وقت و فوت بیمار۔

● فوت وقت :

ہوائے میکدہ یہ ہے تو فوت وقت ہے ظلم
نماز چھوڑ دیں اب کوئی دن گناہ کریں

(دیوان اول)

فیل باران : / بیای معروف / باران بشدت۔ و از بعضی شنیده شد که باران آخر برشگال که بہندی ہتیر (۱) گویند یا ترجمۂ فیل باران است و چون برشگال در ولایت نمیشود ظاهراً بارشی کہ در آن موسم شد و گاهی بصورت مذکور آن را فیل باران میگفته باشند واللہ و اعلم۔

★ آخر برسات کا پانی کہ کثرت سے برستا ہے۔ مصطلحات سے (نصیر)

★ 'ہتھیا' برسات کے مہینے کا ایک نچھتر ہے جس میں پانی بہت برستا ہے (فاروقی، شعرشور انگیز، جلد سوم، ص ۵۵۴)

برسنے لگا مینھ تیروں کا زور
ہوا فیل باراں کا جنگل میں شور

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۴)

●●●

---

(۱) ہتیا، ہتھیا:

آنکھوں کا جھڑ برسنے سے ہتھیا کے کم نہیں
پل مارتے ہے پیش نظر ہاتھی کا ڈباؤ

(دیوان سوم)

باب القاف

قادر انداز و قدر انداز : عبارت است از تیر اندازی که حکم انداز باشد۔

★ قادر انداز: وہ تیر انداز جو اپنے فن میں کامل ہو۔ رشیدی وغیرہ سے (نصیر)

★ قدر انداز: وہ تیر انداز کہ جس کا کوئی تیر خطا نہ کرے۔ چراغ ہدایت وغیرہ سے (نصیر)

★ قدر انداز: نشانے پر تیر مارنے والا۔ (نثار)

بلا ہیں قادرانداز اس کی آنکھیں
کیا یکہ جنازہ جس کو تاکا

(دیوان دوم)

● قادر اندازی:

نہ لاگے وہم جس جا کچھ وہاں ہو قادر اندازی
ہدف ہونا خدنگِ جور کا تیرے نہیں بازی

(تضمین مطلع... جلد دوم، ص ۶۲۶)

قحط : معروف و بمعنی نایابی مجاز مشہورست، چنانکه فلان چیز قحط

نیست، چنانکہ میباشد ؛ پس یاء قحطی مصدری بود زیادہ. چنانچہ بعضی گمان بردہ اند۔

★ کم ہونا کسی چیز کا۔ کم برسنا پانی کا۔ غلّہ کم پیدا ہونا۔ گراں ہونا ہر ایک غلّے کا۔ (جامع اللغات)

بلا قحط مروت ہے کہ ہے محصول غلّے پر
کہیں سے چار دانے لاؤ لیویں جا بجا حاصل

(دیوان سوم)

پھرا میں صورت احوال ہر یک کو دکھاتا یاں
مروت قحط ہے آنکھیں نہیں کوئی ملاتا یاں

(دیوان چہارم)

قحط نہیں ہے دل کا اب من مارے تم کیوں پھرتے ہو
لینے والا چاہیے اس کا ایسا تو کمیاب نہیں

(دیوان پنجم)

● قرآن کا جامہ پہننا ← جامہ از مصحف پوشیدن

قران : / بکسر / بمعنی جمع شدن دو کوکب یا زیادہ در یک برج باصطلاح منجمین و فارسیان بمعنی ھنگامہ و فساد نیز استعمال کنند۔

★ بکسر اوّل بمعنی نزدیک ہونا۔ ایک چیز کا دوسری چیز سے ملنا اور علم نجوم کی اصطلاح میں قران دو ستارے ایک برج اور ایک درجہ اور ایک دقیقہ میں سوائے شمس کے جمع ہونے کو کہتے ہیں۔ اگر کوئی کام کرنے کے وقت زہرہ اور مشتری کو یا ماہ اور زہرہ کو یا ماہ اور مشتری کو قران ہو یعنی یہ دونوں ستارے ایک برج میں ہوں تو وہ کام نہایت عمدہ ہوتا ہے اور مولود کے حق میں ایسا اتفاق نہایت نیک ہوتا ہے اور جو شخص زہرہ اور مشتری کے قران کے وقت پیدا ہوتا ہے اور برج قران اُس کے طالع میں

ہوتا ہے تو اُس کو صاحب قران کہتے ہیں چناں چہ امیر تیمور کا صاحب قران لقب ہے اور وہ شش اقلیم کا بادشاہ ہوا ہے۔ واضح ہو کہ جب برج کو تیں حصے پر تقسیم کریں ہر حصہ اس کا درجہ ہوتا ہے اور جب درجہ کو ساٹھ حصے پر تقسیم کریں ہر حصہ کو دقیقہ کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ اہل تنجیم کی اصطلاح میں آفتاب اور ماہتاب ایک برج اور ایک درجہ اور ایک دقیقہ میں جمع ہونے کو اجتماع کہتے ہیں اور آفتاب اور خمسہ متحیرہ سے کسی ستارے کا ایک برج میں مجتمع ہونے کو احتراق کہتے ہیں اور خمسہ متحیرہ سوائے آفتاب و ماہتاب پانچ ستارے سیاروں کو کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ متحیرہ کی یہ ہے کہ یہ پانچوں کبھی کبھی اپنی معمولی سیر چھوڑ کر جانب عقب میں معاودت کرتے ہیں اور کبھی اپنی معمولی جگہ پر وقوف کرتے ہیں۔ (نصیر)

شرمندہ ہوئے ہیں گے خورشید و ماہ دونوں
خوبی نے تیرے منھ کی ظالم قراں کیا ہے

(دیوان اول)

قراول : معروف (یعنی : نگهبان. پاسدار. حاشیهٔ چراغ) و نیز تکمه که بر لب تفنگ سازند بوقت سر دادن و چشم تفنگ انداز در وقت انداختن برهمان باشد و بهندی مکهی خوانند که ترجمهٔ مگس است.

★ وہ جو بندوق سے شکار کرے اور چراغ ہدایت میں شکاری سپاہی کے معنی لکھے ہیں اور شمسی میں پیش رو لشکر کے اور ترکی لغات میں شکار اور اس فوج کے جو واسطے تعیین مکان جنگ کے مقرر ہو معنی لکھے ہیں اور مصطلحات میں اس فوج کو لکھا ہے کہ لشکر کے آگے آگے چلتی ہے اس واسطے کہ دشمن کو دیکھ کر خبر دے۔ 'قرا' ترکی میں سپاہی کو کہتے ہیں (نصیر) ★ ۱۔ سپاہی۔ ۲۔ بندوق کی نال پر نشانے کے لیے بنی ہوئی مکھی۔ (نیر مسعود) ★ شکار کھیلنے والا، بھیلیا، چڑی مار۔ (اردو لغت)

در پئے جان ہے قراول مرگ
کسو کے تو شکار ہیں ہم بھی

(دیوان اول)

درپے ہے اب وہ سادہ قراول پسر بہت
دیکھیں تو میر کے تئیں کوئی بچائے گا

(دیوان سوم)

قلم کردن : بریدن در طول مثل شاخ و خامه۔

★ کاٹنا۔ دو ٹکڑے کرنا۔ تراشنا۔ (جامع اللغات)

کیا کیا سخن زباں پہ مرے آئے ہو کے قتل
مانند خامہ گو کہ مرا سر قلم کیا

(دیوان سوم)

قو در فلان جای نمی پرد : / بواو معروف / مثلی است و در محلی گویند که هیچکس را در جایی دخل نباشد و از حال آنجا کسی خبردار نبود و بسیار جای دهشت ناک بود و قو جانورست که بمعنی شتر مرغ است و از بعضی مسموعست که پر او برای بالین ها بکار آید و ظاهراً لفظ ترکیست۔

★ ایں جا قو نہ پرد: یہاں کوئی چڑیا تک نہ اڑے۔ یہ جگہ دہشت ناک ہو جائے۔ 'قو' ایک چڑیا۔ (مسعود حسن رضوی)

قو نہیں پر مارتا ازبس ہراس
کب اڑا سیمرغ اس کے آس پاس

(مثنوی در حال عشق، جلد دوم، ص ۲۴۶)

●●●

باب الکاف

کار دست بسته کردن : کاری که از دست دیگری نیاید و آسان صورت نگیرد۔

★ کار دست بستہ : مشکل کام جو دوسروں کے ہاتھ سے بآسانی نہ ہو سکے۔ (نصیر)

★ کار دست بستہ : وہ کام جو کسی اور سے نہ لیا جا سکے۔ (نیّر مسعود) ★ وہ کام جو بہت مشکل ہو، ہر ایک سے بن نہ آئے۔ (فاروقی ، شعر شور انگیز ، جلد سوم ، ص ۲۳۱)

اس کار دست بستہ پہ ریجھا نہ مدعی
کیونکر نہ کام اپنا کرے کوہکن تمام

(دیوان دوم)

پائے حنائی اس کے ہاتھوں ہی پر رکھے ہیں
پر اس کو خوش نہ آیا یہ کار دست بستہ

(دیوان دوم)

دست بستہ کام ناخن کر گئے
سب خراشوں ہی سے جیبے بھر گئے

(دیوان سوم)

کاغذ : معروف که قرطاس گویند و بمجاز بمعنی نامه نیز۔
سو تو یک نوشتہ کاغذ بھی نہ آیا میرے پاس
ان ہم آوازوں سے جن کا میں کیا ربط آشکار

(دیوان دوم)

بیتابی دل افعی خامہ نے کیا لکھی
کاغذ کو شکل مار سراسر ہے پیچ تاؤ

(دیوان سوم)

نہ لکھتے تھے کبھو یک حرف اس کو ہاتھ سے اپنے
سو کاغذ دستے کے دستے ہم اب تحریر کرتے ہیں

(دیوان پنجم)

کاغذ باد و کاغذ هوائی : / باضافت و بی اضافت / کاغذی که اطفال رشته بسته بر هوا پرانند اول شهرت دارد۔

★ باضافت و بے اضافت پتنگ مشہور ہے۔ (نصیر)۔ ★ کنکوا۔ پتنگ۔ (آسی، نثار)

● کاغذ باد:

نامۂ میر کو اڑاتا ہے
کاغذ باد گر گیا قاصد

(دیوان اول)

جب سے کاغذ باد کا ہے شوق اسے
ایک عالم اس کے اوپر ڈور ہے

(دیوان اول)

ہم نہیں لکھتے اس لیے اس کو شوخ بہت ہے وہ لڑکا
خط کا کاغذ بادی کرے گا باؤ کا رخ بتلاوے گا

(دیوان پنجم)

باؤ کا رخ تجھے بتلاؤں دم اس مہ کا بھروں
خط تری بندگی کا کاغذ باد اس کا کروں

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۶۹)

● کاغذ ہوائی:

بدی نوشتے کی تحریر کیا کروں اپنے
کہ نامہ پہنچے تو پھر کاغذ ہوائی ہو

(دیوان دوم)

تاثیر عشق دیکھو وہ نامہ واں پہنچ کر
جوں کاغذ ہوائی ہر سو اڑا پھرا ہے

(دیوان دوم)

جب طول میں دیا ہے نامے کو شوق کے تب
جوں کاغذ ہوائی ان نے اڑا دیا ہے

(دیوان سوم)

کاغذین باغ : تختہ ھای گل کاغذ کہ در شادیہا و جشنہا سازند۔

★ پھولوں کے تختے جو شادیوں کے موقع پر بناتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ وہ پھول پتیاں اور سُبھگی جو کاغذ سے تیار کرتے اور باراتوں وغیرہ کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ (آسی)

کاغذیں باغ کیا تماشا ہے
پھول کترا کہ گل تراشا ہے

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۸)

کہیں آرائش آ کے دیکھیں گے
کاغذیں باغ جا کے دیکھیں گے

(مثنوی درجشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

آفریں صناع لوگو آفریں
کیا لگایا باغ آکر کاغذیں

(مثنوی درجشن ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۶)

کاکل موی : تارک سر، از این جهت تیری را که سر گذار باشد تیر کاکل ربا گویند و کاکل صبح اول صبح است که سحر عبارت از آن است۔

★ کاکل صبح : وقت اول صبح (جامع اللغات):

★ کاکلِ صبح : صبح صادق (جسے قرآن میں 'خیط الاسود' کہا گیا ہے۔) (نثار)

جب سجدہ کناں ہوں صبح خیزاں
جب کاکل صبح ہو پریشاں

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۵)

اس کے کاکل سے حرف سر نہ کرو
کاکل صبح پر نظر نہ کرو

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۳)

زلف اس چہرے پر تابندہ
کاکل صبح سے خوش آئندہ

(جوش عشق، جلد دوم، ص ۲۲۲)

کام کشیدن و کام گرفتن : بمعنی کامیاب شدن۔

★ مقصود لینا۔ مطلب حاصل کرنا۔ (جامع اللغات) ★ کار بہ تمامی کشید : کام پورا ہوگیا۔ (مسعود حسن رضوی) ★ کام کھنچنا : کسی بات یا کسی معاملے کا کسی منزل یا

مقصد تک پہنچنا، (فاروقی ،شعر شور انگیز جلد سوم، ص ۱۵۹)

● کام کھنچنا:

تا شام اپنا کام کھنچے کیونکہ دیکھیے
پڑتی نہیں ہے جی کو جفا کار آج کل

(دیوان اول)

شاید کہ کام صبح تک اپنا کھنچے نہ میر
احوال آج شام سے درہم بہت ہے یاں

(دیوان اول)

شوق کا کام کھنچا دور کہ اب مہر مثال
چشم مشتاق لگی جائے ہے طومار کے ساتھ

(دیوان اول)

● کام گرفتن ← کام کشیدن:

مرے سلیقے سے میری نبھی محبت میں
تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا

(دیوان اول)

میر شاید لیں اس کی زلف سے کام
برسوں سے تو لٹک رہے ہیں ہم

(دیوان دوم)

کباب ورق : نوعی از کباب۔ (۱)

★ کھڑا بھنا ہوا گوشت یا کباب جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ (نیر مسعود)

ہنگام شرح غم جگر خامہ شق ہوا
سوز دروں سے نامہ کباب ورق ہوا

(دیوان دوم)

(۱) کباب ورق : نوعی از کباب که رنگش سیاه باشد۔ (آنند)

کبریت : لفظ عربیست بمعنی گوگرد و فارسیان مجازاً بمعنی خسی که بآب گوگرد تر کرده خشک سازند و آن باندک گرمی آتش در گیرد و روشن شود و شمع و چراغ و آتش از آن افروزند و بهندی آن را ویا سلائی (۱) گویند۔

★ بمعنی گندھک۔خالص سونا اور چاندی۔منتخب وغیرہ سے(نصیر) ★ گندھک۔ (آسی) ★ گندھک؛ (مجازاً) دیاسلائی۔ (اردولغت)

مجھ زار نے کیا گرمی بازار سے پایا
کبریت نمط جن نے لیا مجھ کو جلایا

(دیوان سوم)

کبریتی : / بکسر اول و سکون بای موحده / نوعی از رنگ زرد که مانا برنگ کبریت بود۔

★ جامہ کبریتی: زرد رنگ کا کپڑا۔ (آسی) ★ گندھک کے رنگ کا، زرد سنہرا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۱۶۷)

اس کے سونے سے بدن سے کس قدر چسپاں ہے ہائے
جامہ کبریتی کسو کا جی جلاتا ہے بہت

(دیوان ششم)

کج پلاسی : / بفتح کاف و جیم تازی و بای فارسی مفتوح و لام بالف کشیده و سین مهملۀ بیاء رسیده / بد معاملگی و مفسدی و این از اهل زبان بتحقیق رسیده۔

★ بدمعاملگی و فساد انگیزی۔(جامع اللغات) ★ فریب دہی۔بدمعاملگی۔ (نیر مسعود) ★ بدمعاملگی۔ (نثار)

---

(۱) دیا سلائی

وے دست بکیاں وہ کج پلاسی
اہلِ حرم کی وہ بے لباسی
پھر ظالموں کی ناحق شناسی
سینے جلائے باتیں سنا کر

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۵۰)

کد خدا : صاحب خانہ ، چنانکہ در لغت قدیمہ نوشتہ شلہ و بمعنی لایق و سزاوار نیز۔

★ صاحب خانہ۔ لائق اور سزاوار کے بھی معنی آئے ہیں۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)
★ کدخدایاں: معزز لوگ۔ (مسعود حسن رضوی)

عشق بے پردہ جب فسانہ ہوا
مضطرب کدخدائے خانہ ہوا

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۳)

کس کباب خوردن : / بضم اول / مطیع زن بودن و بی عزت بودن۔

★ گس کباب: دیوثی اور قلتبانی۔ (جامع اللغات)

دختر رز سے رہتے ہیں محشور
شیخ صاحب ہیں گس کباب بہت

(دیوان پنجم)

جو گیا آدمی سو داغ آیا
ٹک نہ یہ گس کباب شرمایا
جب تقاضے سے اس کو گھبرایا
پھیر منھ لب پہ یہ سخن لایا
تم تو کاٹو ہو پہلے چوے گال

(در ہجو بلاس رائے، جلد دوم، ص ۳۱۲)

کشته :/ بضم / معروف (یعنی : مقتول۔حاشیۂ چراغ) و برین قبیل، چنانکه گویند کشتۂ فلانی را از معرکه برداشتند و نیز بمعنی مشتاق چیزی بغایت الغایت ، چنانکه گویند فلان کشتۂ فلان چیز است و کشتۂ سیماب سیمابیست که اکسیریان آنرا کشته و طلا از آن سازند نیز سیماب غلطی که بر پشت آئینه طلا کند۔

★ ...اور بالضم بمعنی مقتول ۔قتل کیا گیا۔مجازاً عاشق۔(نصیر) ★ لاش۔(نیّر مسعود)

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا

(دیوان اول)

شہر میں جو نظر پڑا اس کا
کشتۂ ناز یا تغافل تھا

(دیوان اول)

صد خانماں خراب ہیں ہر ہر قدم پہ دفن
کشتہ ہوں یار میں تو ترے گھر کی راہ کا

(دیوان اول)

رشک کی جاگہ ہے مرگ اس کشتۂ حسرت کی میر
نعش کے ہمراہ جس کی گور تک قاتل گیا

(دیوان اول)

ہے مرے یار کی مسوں کا رشک
کشتہ ہوں سبزۂ لب جو کا

(دیوان اول)

کشتے کو اس ابرو کے کیا میل ہو ہستی کی
میں طاق بلند اوپر جینے کو اٹھا رکھا

(دیوان اول)

مارا نہ اپنے ہاتھ سے مجھ کو ہزار حیف
کشتہ ہوں یار میں تو ترے امتیاز کا

(دیوان دوم)

گرد سر رفتہ ہیں اے میر ہم اس کشتے کے
رہ گیا یار کی جو ایک ہی تلوار کے بیچ

(دیوان سوم)

ہے زیرخاک لاشۂ عاشق طپاں ہنوز
پیدا ہے عشق کشتے کا اس کے نشاں ہنوز

(دیوان چہارم)

مرنا اس کے عشق میں خالی نہیں ہے حسن سے
رشک کے قابل ہے جو کشتہ ہے اس میدان کا

(دیوان پنجم)

خون کر کے تک نہ دل ان نے لیا
کشتہ و مردہ ہوں اس اسرار کا

(دیوان ششم)

کوئی کشتۂ شوق رفتار کا
کوئی نیم جاں ذوق دیدار کا

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۱)

آئی دل میں فکر جاں طاؤس کی
کشتہ مردہ ہوگئی افسوس کی

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۰)

کم اختلاطی کا ہے گلہ یار سے عبث
کس کشتۂ وفا سے بہت اس کو پیار ہے

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۸)

یہ آگے جانتے نہ تھے دیکھیں گے یہ ستم
خون پدر گرے گا زمیں پر رکیں گے دم
اندوہ و درد و رنج و الم اب ہے اور ہم
خرد و کلاں ہیں کشتۂ احسان کربلا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۰۷)

● کشتی پاک ہونا ← پاک شدن کشتی

کفری : /بضم/ کافر و بیدین و نیز تخلص شاعری که در عهد اکبر پادشاه میر حسن نام او بود۔

★ بہ یائے نسبت۔ کافر و بے دین۔ (جامع اللغات)

کیا شام کے لوگوں نے فتنے کو جگایا ہے
اولاد کو حیدر کی سب جن نے سلایا ہے
یہ جور یہودوں سے کس دور میں آیا ہے
اس طور سے پیش آئے کب کفری و نصرانی

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۵۳)

کلان کار : فهمیده کار و تجربه کار۔

★ تجربہ کار، ماہر۔ (نثار) ★ تجربہ کار، ہنرمند۔ (اردو لغت)

غرض ہے وزیر جہاں ارجمند
رئیس کلاں کار عالم پسند

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۶)

کلاه : مشهور و این لفظ بحذف الف نیز شهرت دارد مثل پادشاه و پادشه و لفظ پادشا بحذف ها نیز آمده چنانکه پادشا۔

★ ٹوپی۔ پادشاہی تاج۔ برہان سے (نصیر)

نہ افسر ہے نے دردسر نے کلہ
کہ یاں جیسا سر ویسا سرواہ ہے

(دیوان سوم)

کلک خسپ : /بفتحتین و کاف و ضم خای معجمه و سین مهملة ساکن و باء فارسی/ کنایه از مفلس و درویش پریشان حال ... و کلک دراصل بمعنی گلخن و جائی است که خاکستر در آن اندازند۔

★ بمعنی مفلس پریشان حال ۔ اس لیے کہ کلک بمعنی گلخن ہے اور گلخن کے معنی بھاڑے کے ہیں اور اکثر بےنوا اور پریشان لوگ بھاڑے پر سوتے ہیں اور بعضوں نے بجائے خسپ لفظ چسپ جیم فارسی مفتوح سے بھی لکھا ہے اور کلک کے معنی خاکستر کے بھی لکھے ہیں (نصیر)

★ کلک خسپ : بفتح اول و دوم۔ مفلس اور پریشان حال۔ آرزو نے کلک کے معنی گلخن (گھورا) لکھے ہیں، خسپ کی جگہ چسپ بھی آیا ہے، کلک کے معنی راکھ اور دھول بھی ہیں۔ (نثار)

★ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کا گھر نہ ہو اور جو سردی کی راتیں الاؤ کے پاس بیٹھ کر گذار دے ...(فاروقی، شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۴۰۸)

کر خوف کلک خسپ کی جو سرخ ہیں آنکھیں
جلتے ہیں تر و خشک بھی مسکیں کے غضب میں

(دیوان پنجم)

کل مکل : / بفتح و سکون لام و فتح میم و کاف تازی و لام / شور و غوغا و کل کل نیز بدین معنی آمده ، چنانکه در لغات قدیمه گذشت۔

★ بےچینی۔ کشمکش۔ شور و غوغا۔ (آسی)

★ شور وغل۔ بک بک۔ (مسعود حسن رضوی)

کل مکل بیتاب دل سے آج کل کی کچھ نہیں
میں تو اس غم کش کو بے کل ہی سدا پاتا رہا

(دیوان سوم)

مصلحت ہے دور رہ تک آج کل
اس میں شاید مٹ بھی جاوے کل مکل

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۵)

بھیڑ لے کر ساتھ راجا آئے گا
کل مکل میں مور مارا جائے گا

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۲)

کہ شاید یہ اودھر نہ ہو کل مکل
کوئی دن جیے اس بلا سے نکل

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۶)

یہی کل مکل تھی یہی کش مکش
پھرے مارتے سر کو دیوانہ وش

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۲)

فلک قتل سبط پیمبر ہے کل
یہ ہنگامہ ہونا مقرر ہے کل
سحر شام تیرہ سے بدتر ہے کل
بلا کل مکل ہے کہ محشر ہے کل

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۳۸)

کلید پیچ : / بیای فارسی و یای مجهول و جیم عربی / نوعی از پیچیدن رقعه که بر شکل کلید پیچند و بدوستان فرستند۔

★ رقعہ یا خط کو اس طرح لپیٹتے ہیں کہ وہ بصورت کلید معلوم ہو۔ (آ سی)

کلیدچ اگر رقعہ یار کا آوے
تو دل کہ قفل سا بستہ ہے کیسا کھل جاوے

(دیوان چہارم)

کمر : / بفتحتین / معروف (میانهٔ تن آدمی، فروتر سینه و فراز پاها ۔ حاشیهٔ چراغ) و بمعنی بند کمر و گریوه۔(۱)

★ عضو مشہور ہے۔ میان بند جس کو ہندی میں پٹکہ کہتے ہیں۔ پہاڑ کے درمیان ٹیلے کو بھی کہتے ہیں۔ اور خیابان میں لکھا ہے کہ اصل معنی کمر کے میان کے ہیں اور پٹکہ کے معنی میں مجازاً شہرت پکڑی ہے پس کمر بند کو جو بعضے لوگ غلط کہتے ہیں محل نظر ہے یعنی اعتراض کی جگہ ہے۔ (نصیر)

جنگل ہی ہرے تنہا رونے سے نہیں میرے
کوہوں کی کمر تک بھی جا پہنچی ہے سیرابی

(دیوان اول)

جہاں تک نظر کیجیے مدِّ نظر
ہوا موج زن کوہ کے تا کمر

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۶)

کنده : / بالضم و سکون نون / چوب کلانی سنگین که سوراخی داشته باشد و پای گنهگاران در آن اندازند و بند کنند۔

★ وہ لمبی لکڑی سوراخ دار جس میں مجرم کے پاؤں رکھ کر قفل لگا دیتے ہیں۔ (جامع اللغات) ★ سوراخ دار موٹی لکڑی جس میں مجرم کے پانو بطور سزا ڈالتے ہیں۔ (اردو لغت)

---

(۱) گریوہ: پشتہ یعنی اونچی زمین۔ (جامع اللغات)

قنات اور تنبو بسر سب گئے
کھڑے تھے جو کندے اتر سب گئے

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۰)

کوتاه : معروف (یعنی : قصیر ـ مقابل ـ دراز ـ حاشیۂ چراغ) و این لفظ با چیزها و مقداری اکثر مستعمل شود مثل جامۂ کوتاه۔

★ جو چیز دراز نہ ہو چنانچہ جامۂ کوتاہ و قد کوتاہ۔ (جامع اللغات)

بہت کوتاہ دامن خرقے شیخوں کے پھٹے پائے
کہیں نکلے تھے گورے ہاتھ اس کے آستیوں سے

(دیوان سوم)

کوتاه شدن : معروف (یعنی قصیر شدن ـ مقابل دراز شدن ـ حاشیۂ چراغ) و بمعنی تمام شدن، چنانکہ گویند قصہ کوتاه و سخن کوتاه و جدل کوتاه۔

★ تمام ہونا۔ ختم کرنا۔ (جامع اللغات)

کوتاہ تھا فسانہ جو مرجاتے ہم شتاب
جی پر وبال سب ہے یہ عمر دراز کا

(دیوان دوم)

قصہ کوتہ تھے ممیز درمیاں
کاہے کو تھے گلہ گلہ شاعراں

(تنبیہ الجہال، جلد دوم، ص ۲۷۷)

کوتاهی و کوتهی کردن : تقصیر کردن و دریغ داشتن۔

★ کوتاہی کردن: تقصیر کرنا۔ دریغ رکھنا۔ (جامع اللغات)

آخر تو میں نے طول دیا بحث عشق کو
کوتاہی تم بھی مت کرو جور و جفا کے بیچ

(دیوان سوم)

ہم نے یار وفاداری میں کوتاہی تقصیر نہ کی
کیا روویں چاہت کے اثر کو وہ نہ ہوا ٹک یار اپنا

(دیوان چہارم)

افتادگی پر بھی نہ چھوا دامن انھوں کا
کوتاہی نہ کی دلبروں کے ہم نے ادب میں

(دیوان پنجم)

● کوتہی کرنا:

کوتہی کی میرے طول عمر نے
جور میں تو کچھ نہ تھی تقصیر یار

(دیوان سوم)

نہ کی کوتہی بت پرستی میں کچھ
خدا اس عقیدے سے آگاہ ہے

(دیوان سوم)

کہ یاں جاتا نہ تھا اس کا ستم پیش
تدارک بھی ہوا جاتا تھا کم بیش
اگرچہ مرگِ حیدر سے تھا دل ریش
حَسَن کے غم نے کیا کم کوتہی کی

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۹۶)

کوری: در فارسی بمعنی نابینائی است و در هندی مقداری معین ازهر جنس۔

● کوڑی:

چارناچار اس کنے جانا پڑے
کوڑیاں دے جوتی گٹھوانا پڑے

(تنبیہ الجہال، جلد دوم، ص ۲۷۵)

ملکی اور سارے صاحبان تیول
پھرتے ہیں خوار ہوتے مجھ سے ملول
کہیے حضرت سے کچھ بھی ہو جو حصول
کوڑی دینا انھیں نہیں ہے قبول
آپھی مرتے ہیں ان کے اہل و عیال

(در بیان دستخطی فرد، جلد دوم، ص ۴۱۹)

کہار :/ بفتح و تخفیف هاء/لفظ هندی است و آن قومی باشد که بار پالکی و جز آن بر دوش بر دارند. باعانت نی کلانی که بهندی بانس گویند و به تشدید غلط است، لیکن ملا طغرا مشدد آورده درین صورت مجهول بر غلط شاعرست که بعضی از اهل ولایت را در بستن و گفتن بعض الفاظ هندی واقع شود یا نوعی است از تصرف که بتفریس موسوم کرده ام و چون طغرا استاد قرار داده است حمل بر تصرف مذکور بهترست۔

ترائی جو واں سے گزرتا ہوا
کہاروں کے سر چڑھ اترتا ہوا

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۹)

جسے دیکھو چار ان نے رکھ کر کہار
لگا ہونے ہر صبح اُس پر سوار

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۳)

کهربای شمعی : نوعی است از کهربا و این زبان دان بتحقیق رسیده۔

★ مونگیا رنگ کا کہربا۔ (اردو لغت)

برنگ کہربائی شمع اس کا رنگ جھمکے ہے
دماغ سیر اس کو کب ہے میرے رنگ کاہی کا

(دیوان سوم)

●●●

باب الکاف الفارسیه

گذاره : بمعنی بی حد و استعمال این لفظ با لفظ مست و مستی اکثر دیده شده و گاهی با غیر این نیز۔

★ وہ جو حد سے گذر جاوے مصطلحات سے۔ چراغ ہدایت میں بمعنی بے حد۔ بے حساب۔ کامل۔ بہت۔ (نصیر)

← مست گذارہ

گران بودن بیمار : اشتداد بیماری که بیم مرگ در آن غالب باشد۔

★ حالت نزع میں ہونا بیمار کا۔ (جامع اللغات)

★ مریض کی حالت نازک ہونا۔ (نیر مسعود)

دل پہلو میں ناتواں بہت ہے
بیمار مرا گراں بہت ہے

(دیوان پنجم)

بستر سے اپنے اٹھ نہ سکا شب ہزار حیف
بیمار عشق چار ہی دن میں گراں ہوا

(دیوان ششم)

بیمار وہ گراں تھا ازبسکہ ناتواں تھا
آرام اسے کہاں تھا ساتھ ایک کارواں تھا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۷۶)

گردرو : بکسر اول و رای مهمله و دال موقوف و رای مهمله بواو رسیده/زیوری که گرد رو بندند۔

★ عورتوں کے ایک زیور کا نام ہے جو چہرے کے گرد رہتا ہے۔ (جامع اللغات)
★ بالکسر۔ ایک موتیوں کی تسبیح ہوتی ہے کہ عورتیں آرائش کے واسطے اپنے ماتھے پر باندھتی ہیں برہان سے اور چراغ ہدایت میں بمعنی آئینہ فولادی کہ گول ہوتا ہے لکھا ہے۔ (نصیر)

گرد رو باندھے تو چہرہ حور کا
چاندنی میں ہو تو بکا نور کا

(موہنی بلی، جلد دوم، ص ۳۲۸)

● گرد سر پھرنا ← بگرد سر رفتن

گرسنہ دل : مشتاق۔ از عالم گرسنہ چشم۔

★ وہ صلح جو نفاق سے ہو۔ (جامع اللغات) ★ نہایت طماع اور حریص آدمی۔ (جامع اللغات) ★ مشتاق۔ (مسعود حسن رضوی)

جو گرسنہ دل تھا اس دیدار کا
اپنے جینے ہی سے وہ اب سیر ہے

(دیوان ششم)

● گرگ بغل زن ← پیر گرگ بغل زن

گرگ آشتی : ، بضم ، صلح به نفاق و آشتی ظاہری۔

★ وہ صلح جو دکھاوے کی ہو اور دراصل دل میں بغض و نفاق ہو (آ سی) ★ اپنی مصلحت کے واسطے بطریق فریب بظاہر دشمن سے صلح کرنا۔ برہان وغیرہ سے (نصیر)

قصہ نہیں سنا کیا یوسفؑ ہی کا جو تو نے
اب بھائیوں سے چندے تو گرگ آشتی کر

(دیوان دوم)

گرمی : بمعنی محبت مقابل حرارت کہ فارسیان بمعنی غضب آرند۔

★ گرمی = گرم جوشی۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۲۶۰)

گرمی اس آتش کے پرکالے سے رکھے چشم تب
جب کوئی میری طرح سے دیوے سب تن من جلا

(دیوان اول)

لگا آگ پانی کو دوڑے ہے تو
یہ گرمی تری اس شرارت کے بعد

(دیوان دوم)

نہ گرمی نہ جوشش نہ اب وہ تپاک
تکلف نہیں اس میں تھے تم تب اور

(دیوان دوم)

گرمی سے گفتگو کی کرلے قیاس جاں پر
شعلہ ہے شمع ساں یاں ہر یک سخن زباں پر

(دیوان سوم)

معشوقوں کی گرمی بھی اے میر قیامت ہے
چھاتی میں گلے لگ کر ٹک آگ لگا دیں گے

(دیوان چہارم)

گرهچه : / بکسرتین و سکون ها و فتح جیم فارسی/ گرهی خرد که جوهریان جوهر در آن بندند و بزبان جوهریان هند پوتلی (۱) است۔

کھلا پیش دنداں نہ اس کا گریچہ
کنھوں نے بھی تھوکا نہ سلک گہر پر

(دیوان پنجم)

گریبان کوه : کمر کوه و جایی که درمیان کوه بود۔

★ کمر کوہ اور وہ جگہ جو پہاڑ کے اندر ہو۔ (جامع اللغات)

★ پہاڑ کا درمیانی حصہ جس کو کمر کوہ بھی کہتے ہیں۔ (آ س)

شہر میں تو موسم گل میں نہیں لگتا ہے جی
یا گریباں کوہ کا یا دامن صحرا ہو میاں

(دیوان دوم)

نہ تھا پر گلِ زرد دامان کوہ
یہی رنگ تھا تا گریبانِ کوہ

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۵)

گلابی : رنگی معروف که آنرا چیره ای (۲) نیز گویند و بعضی در صحت این شعر شبهه دارند که فارسی هندوستان است لیکن بتحقیق اغلب که در فارسی درست است ... و میتواند که منسوب بگلاب باشد از راه بوی خوش و نیز گلابی هر چیز منسوبست بگلاب عموماً و نیز ظرفی که در آن گلاب یا شراب وغیره کنند خصوصاً۔

★ وہ برتن جس میں گلاب ہو۔ گلاب افشاں اور گلاب دان بھی اس کو کہتے ہیں (جامع اللغات) ★ ایک قسم کا چھوٹا اور گول رنگین اور منقش شیشہ ہوتا ہے ...(نصیر)

---

(۱) پوٹلی (۲) چہرئی

★ ایک ظرف جس میں گلاب یا شراب وغیرہ بھرتے ہیں۔ (آسی)

نئی طرزوں سے میخانے میں رنگ مے جھلکتا تھا
گلابی روتی تھی واں جام ہنس ہنس کر چھلکتا تھا

(دیوان اول)

دل پرخوں تو تھا گلابی شراب
جی ہی اپنا چلا نہ صہبا پر

(دیوان اول)

تلوار غرق خوں ہے آنکھیں گلابیاں ہیں
دیکھیں تو تیری کب تک یہ بدشرابیاں ہیں

(دیوان اول)

سایۂ گل میں لب جو پہ گلابی رکھو
ہاتھ میں جام کو لو آپ کو بدنام کرو

(دیوان اول)

عجب کچھ ہے گر میر آوے میسر
گلابی شراب اور غزل اپنے ڈھب کی

(دیوان اول)

یک بوکشی بلبل ہے موجب صد مستی
پرزور ہے کیا دارو غنچے کی گلابی کی

(دیوان اول)

عمر بھر ہم رہے شرابی سے
دل پرخوں کی اک گلابی سے

(دیوان اول)

کیا جانے قدر غنچۂ دل باغباں پسر
ہوتی گلابی ایسی کسو میرزا کے پاس

(دیوان دوم)

جی چاہتا ہے عیش کریں ایک رات ہم
تو ہووے چاندنی ہو گلابی شراب ہو

(دیوان دوم)

بہار آئی ہے غنچے گل کے نکلے ہیں گلابی سے
نہال سبز جھومے ہیں گلستاں میں شرابی سے

(دیوان دوم)

چلیے بغل میں لے کے گلابی کسو طرف
دامان دل کو کھینچے ہے ساقی ہوائے گل

(دیوان سوم)

بے سدھ ہوئے ہم آئی اک بو جو گلستاں سے
پر زور تھی مے کتنی غنچوں کی گلابی کی

(دیوان سوم)

منھ سے لگی گلابی ہوا کچھ شگفتہ تو
تھوڑی شراب اور بھی پی جو بہار ہو

(دیوان چہارم)

جام گلوں کے خزاں میں نگوں ہیں نکہت خوش بھی چمن سے گئی
مے شاید کہ تمام ہوئی ہے ہر غنچے کی گلابی کی

(دیوان ششم)

چل گلابی کو ہاتھ میں لے لے
ایک دم جام متصل دے لے

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۸)

اب گلابی کو لیں گے بھر بھر ہم
باقی ساقی پئیں گے پھر کر ہم

(مثنوی در بیان ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

غنچہ کی گلابیاں بھری ہیں
تکلیف کی منتظر دھری ہیں

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۳)

ہوا آخر اب دل کا سب خون ناب
پیوں کب تلک اک گلابی شراب

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۳)

گل تریاک : گل کوکنار۔
★ پوستے کا پھول۔ (آسی)

بادشاہ وقت تھا میں تخت تھا میرا دماغ
جی کے چاروں اور اک جوش گل تریاک تھا

(دیوان پنجم)

تا مد نظر چھا رہے ہیں لالۂ صد برگ
جنگل بھرے ہیں سب گل تریاک سے اب تک

(دیوان پنجم)

شاد افیونیوں کا دل غم ناک
دشت دشت اب کے ہے گل تریاک

(دیوان پنجم)

تخت کیوں کر نہ ہو دماغ خاک
دشت در دشت ہے گل تریاک

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

گل شدن چراغ : خاموش شدن چراغ۔

★ گل ہو جانا شمع کا۔ (جامع اللغات)

● چراغ گل ہونا:

لگ نہ چل اے نسیم باغ کہ میں
رہ گیا ہوں چراغ سا گل ہو

(دیوان دوم)

گل کاغذی : گل ھائی کہ از کاغذ الوان تراشند۔

آئیں بستہ ہوا ہے سارا شہر
کاغذیں گل سے گلستاں ہے دہر

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۰)

گلِ کاغذ سے شہر ہے گلزار
تو کہے آئی ہے بہار اے یار

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۰)

دیکھ صنعت گری صنعت گر
گل کاغذ ہے غیرتِ گل تر

(مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۷۹)

گل کفش : /بضم/ (گلی) کہ (بر) تیماج و سقرلاط کفش دوزند با ابریشم یا کلابتون و جز آن۔

★ جوتے یا چپل پر کی سجاوٹ۔ (نیّر مسعود)

ہو خراماں تو اس طرف تکھیں
گل کفش اس کی لوگ دیکھ رہیں

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۵)

گل گلاب : ر/بااضافت/نام گلی معروف که گلاب عرق آنست و مشهور برین تنها گل است که سرخی مائل است ... و در هندوستان بمعنی شراب که دو آتشهٔ آنرا با گلهای مذکور کشند۔

★ بعضے بے نوشوں کی اصطلاح میں کنایہ شراب ہے۔ (نصیر)

لاؤ ساقی گلِ گلاب شراب
دے مجھے اب کہیں شتاب شراب

(مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۸۰)

● عرق گلاب :

گل کے دیکھے کا غش گیا ہی نہ میر
منھ پہ چھڑکا مرے گلاب بہت

(دیوان پنجم)

گل گل شگفتن : هزار رنگ شگفتن۔

★ بہت خوش ہونا اور خوش کرنا۔ (جامع اللغات)

وہ باغباں پسر کچھ گل گل شگفتہ ہے اب
یہ اور گل کھلا ہے اک پھولوں کی دکاں پر

(دیوان پنجم)

گل گل شگفتہ مے سے ہوا ہے نگار دیکھ
یک جرعہ ہمدم اور پلا پھر بہار دیکھ

(دیوان پنجم)

گل گل شگفتگی ہے ترے چہرے سے عیاں
کچھ آج میری جان قیامت بہار ہے

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۸)

گل مهتاب : سایه که در مهتاب از درختان بر زمین افتد و بعضی گویند که گلیست که در آخر برشکال هنگام شب بشکفد و آن را در هند گل چاندنی گویند که ترجمۀ مهتاب است و این ظاهراً فارسی ساختۂ اهل هندست۔

★ نام ایک پھول کا کہ ہندی میں چاندنی کہتے ہیں ۔ روشنی مہتاب کی جو درختوں کے پتوں میں سے زمین پر گرتی ہے۔ (نصیر) ★ چاندنی رات میں درختوں کا سایہ جو زمین پر پڑتا ہے۔ (نثار) ★ چاندنی جو درختوں سے چھن کر زمین پر پڑتی ہے۔

(فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۵۴۱)

شب گئے تھے باغ میں ہم ظلم کے مارے ہوئے
جان کو اپنی گل مہتاب انگارے ہوئے

(دیوان اول)

صحن میں میرے اے گل مہتاب
کیوں شگوفہ تو کھلنے کا لایا

(دیوان دوم)

کیا گل مہتاب و شبو کیا سمن کیا نسترن
اس حدیقے میں نہ نقش پا سے اس کے پائے گل

(دیوان پنجم)

باغ میں تھے شب گل مہتاب میرے آس پاس
یار بن یعنی رہا میں میر انگاروں کے بیچ

(دیوان ششم)

گلوسوز : خوشنما و خوش آمده و اطلاق آن اکثر بر حسن است، چنانکه حسن گلوسوز گویند و گاهی بر غیر آن نیز اطلاق کنند۔

★ چراغ ہدایت میں خوش نما اور خوش آئندہ کے معنی لکھے ہیں کیوں کہ جو چیز نہایت شیریں ہوتی ہے گلے کو جلاتی ہے اس واسطے شیریں کو گلوسوز کہتے ہیں اور حسن گلوسوز یعنی شیریں عبارت ہے حسن صبیح سے مقابلہ میں حسن ملیح کے کہ حسن سیاہ اور نمکین ہوتا ہے۔ (نصیر)

آواز خوش کی اس کی گلوسوزی میں نہ بول
گاتا تو باجتا تھا گلا جیسے پھوٹا ڈھول

(در ہجو شخصے...، جلد دوم، ص ۳۱۰)

★ گلے باندھنا / بندھنا / بندھانا ← برگردن بستن چیزی یا کاری

گوش بر آواز و گوش بر صدا : معروف۔

★ کسی بات کے سننے کا منتظر۔ خبر کا مترصد۔ کسی خبر کے آنے کا امیدوار۔ منتظر۔ مترصد۔ (آصفیہ)

شادمانی سے ہو نواپرداز
اہل مجلس ہیں گوش برآواز

(مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد دوم، ص ۱۷۸)

گوشداری : خبرداری، چه خبر از راه گوش معلوم میشود۔

★ گوشداری عاجزان : عاجزوں کی طرف التفات۔ التفات (مسعود حسن رضوی)

ترے ہیں دعاگو سنا خوب ہی
فقیروں کی گر گوش داری رہے

(دیوان ششم)

گوه :/بواو/ **معروف** (غایط ۔ سرگین آدمی ۔ پلیدی آدمی ۔ حاشیهٔ چراغ) و آن پس افکندهٔ آدمی و حیوانست و در هندی نیز بهمین معنی است، پس از توافق لسانین باشد، اینقدرست که در فارسی بحذف واو اکثر مستعمل است۔

★ سرگین حیوانوں کا۔ یہ لفظ فارسی اور ہندی میں مشترک ہے۔ (جامع اللغات)

پیٹ اپنا بڑا جو پاتا ہے
گوہ تک کا بھی جیفہ کھاتا ہے

(در ہجو اکول، جلد دوم، ص ۳۱۶)

● گھر بیٹھنا ← نشستن خانہ

●●●

باب اللام

لالۂ صد برگ : لاله ای که برگ گلهایش بسیار باشد و آن را در هندوستان هزاره گویند و خصوصیت به لاله ندارد، نرگس صد برگ و شگوفۂ صد برگ نیز دیده شد۔

★ وہ پھول جس کو ہندوستان میں ہزارہ کہتے ہیں۔ (جامع اللغات)

تا مدِّ نظر چھا رہے ہیں لالۂ صد برگ
جنگل بھرے ہیں سب گل تریاک سے اب تک

(دیوان پنجم)

قامت سے اس کی سرنگوں رہتے ہیں سرو و گل
خوبی سے اس کی لالۂ صد برگ داغ ہے

(دیوان ششم)

درمیاں اک شجر نہیں بد برگ
ہے ہزارہ کہ لالۂ صد برگ

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

لب گریبان :جائی از گریبان که سجاف و زہ بر آن دوزند و آن طرف بالاست۔

سر دامن سے گفتگو کریے
بات بگڑی لب گریباں کی

(دیوان دوم)

لب نان : پارۂ نان۔

★ باضافت بمعنی روئی کے کور۔ روٹی کا کنارہ۔ (نصیر)

چلو میکدے میں بسر کریں کہ رہی ہے کچھ برکت وہیں
لب ناں تو واں کا کباب ہے دم آب واں کا شراب ہے

(دیوان اول)

برائے یک لب ناں مجھ ضعیف کو ان نے
ہلال وار کیا سارے شہر میں تشہیر

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۵۷)

لب نان اک بار دینے لگے
دمِ آب دشوار دینے لگے

(خواب و خیال، جلد دوم، ص ۲۴۱)

مشکل اپنی ہوئی جو بودوباش
آئے لشکر میں ہم برائے تلاش
آن کر دیکھی یاں کی طرفہ معاش
ہے لب ناں پہ سو جگہ پرخاش
نے دم آب ہے نہ چمچۂ آش

(در حال لشکر، جلد دوم، ص ۳۹۱)

لچک :/ بفتح و جیم فارسی و کاف تازی/ پارچۂ گوشہ کہ زنان بر سر اندازند۔

★ رومال منہ پونچھنے کا جو مربع ہوتا ہے اور تکلف سے کام اس پر کیا ہوتا ہے۔ عورات اس کو سر پر باندھ لیتی ہیں۔ (جامع اللغات)

★ بمعنی معجر یعنی اوڑھنی۔ عورتوں کا روپوش چوکونہ جس میں بڑا تکلف کیا ہو۔ ترکی لفظ ہے (نصیر)

قیامت ہے اس کی کمر کی لچک
سرکتی تھی دھچکے سے سر کی لچک

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۸)

لعلی : رنگ سرخ نقاشان... و ظاهراً لعلی در اصل فارسی لالی بود که بمعنی سرخیست و در هندی نیز به همین معنی است، پس از توافق لسانین باشد۔

★ سرخ رنگ اور نہایت سرخ۔ (جامع اللغات)

★ ایک سرخ رنگ ہے کہ مصور اور نقاش کام میں لاتے ہیں۔ (نصیر)

تو سچ کہہ رنگ پاں ہے یہ کہ خون عشق بازاں ہے
سخن رکھتے ہیں کتنے شخص تیرے لب کی لالی میں

(دیوان اول)

دماغ حرف لعلِ ناب و برگ گل سے ہے تم کو
ہمیں جب گفتگو ہے تب کسو کے لب کی لالی سے

(دیوان دوم)

چمک یاقوت کی چلتی ہے اتنی دور کاہے کو
اچنبھا ہے نظر بازوں کو ان ہونٹوں کی لالی کا

(دیوان ششم)

لکلک پای خود را در آب گذاشت : عبارت از آنست که زمستان رفت تابستان آمد و این چهار مثل در مجمع الامثال مسطورست۔

● لکلک نے آب میں پا رکھا۔ (مثل):

ہوئی گرم آتش زنی سے ہوا
رکھا آب میں جا کے لک لک نے پا

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۷)

لوطی :معروف (یعنی منسوب به لوط۔حاشیۂ چراغ) و باصطلاح اهل ایران لوند و حریف و شوخ و بی باک و شلتاقی و در هندوستان آن را بانکه (۱) گویند۔

★ رند۔لونڈے باز۔ بے باک۔ بے قید۔جس کو اہل ہند بانکا کہتے ہیں۔(نصیر)
★ مغلم۔اغلام کرنے والا۔ (آسی)

جب نہ تب ملتا ہے بازاروں میں میر
ایک لوطی ہے وہ ظالم سرفروش

(دیوان سوم)

آلت اس میں لوطیوں کی ڈال کر
مونڈتے ہیں جھانٹیں اک اک بال کر

(در مذمّت آئینہ دار، جلد دوم، ص ۳۱۳)

اس کو کہا زعم نے لوطی کوئی
دے گیا تکلیف ہی یہ لاکلام

(در ہجو خواجہ سرائے، جلد دوم، ص ۶۰۶)

● لہو کو جبیں سے ملنا ← خون بجبین مالیدن

●●●

(۱) سجدہ کرتے ہیں سن کر اوباش سارے اس کو   سید پسر وہ پیارا ہے گا امام بانکا

(دیوان اول)

باب المیم

مار گیری : ؍ بکاف فارسی بیاء رسیدہ ؍ محیلی و مُزوّری۔

★ حیلہ گری۔ مکاری۔ (آسی) ★ مکاری۔ فریب۔ دھوکا۔ (مسعود حسن رضوی)

مارگیری سے زمانے کی نہ دل کو جمع رکھ
چال دھیمی اس کی ایسی ہے کہ جوں اجگر چلے

(دیوان دوم)

مارگیری اس کی سیکھے اژدہے
عشق نے معشوق و عاشق چٹ کیے

(مثنوی در حال عاشق، جلد دوم، ص ۲۴۶)

جو مجھ کو ہو کچھ بھی انھوں کا خیال
تو یہ مارگیری کریں کیا مجال

(اژدر نامہ، جلد دوم، ص ۳۳۹)

★ مارگیر: فریبی (لغوی معنی: سانپ پکڑنے والا)۔ (نیر مسعود)

کرتا ہو بحث نحو میں جس دم وہ مارگیر
ہر نحو کا ہے لفظ فقط حرف بارگیر

(در ہجو شخصے... جلد دوم، ص ۳۰۷)

مال : معروف (یعنی خواستہ ۔ حاشیۂ چراغ) و بمعنی ملک و حاصل و این ظاہراً اصطلاح شعرای متأخرین است۔

ایسے زر دوست ہو تو خیر ہے اب
ملیے اس سے جو کوئی مال رکھے

(دیوان اول)

دنیا کی قدر کیا جو طلب گار ہو کوئی
کچھ چیز مال ہو تو خریدار ہو کوئی

(دیوان چہارم)

آوے اگر عطا و کرم پر وہ ایک دم
خسرو کے ہفت گنج تو پھر کیا ہیں چیز مال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۵)

ماہ ماہ گفتن : رسمیست کہ مادر یا دایہ یا شخص دیگر بوقت روشستن اطفال کہ گریہ وزاری کنند بسوی آنان اشارت کردہ ماہ ماہ گویند تا اطفال بدان مشغول شدہ از گریہ باز مانند و این بہانہ است۔

● ماہ ماہ کہنا:

دیکھ رہتے دھوتے اس رخسار کے
دایہ منھ دھوتے جو کہتی ماہ ماہ

(دیوان دوم)

محمل : /بحای مہملۂ معروف/ بمعنی ظرف۔

★ وہ کجاوہ جو اونٹ پر باندھتے ہیں۔ ہودج یعنی ہودہ اور یہ صیغہ اسم ظرف کا ہے حمل سے کہ بالفتح معنی بوجھ اٹھانے کے ہیں۔ (نصیر)

کیا عرب میں کیا عجم میں ایک لیلیٰ کا ہے شور
مختلف ہوں گو عبارات ان کا محمل ایک ہے

(دیوان اول)

کہتے ہیں ظاہر ہے اک ہی لیلیٰ ہفت اقلیم میں
اس عبارت کا نہیں معلوم کچھ محمل ہے کیا

(دیوان سوم)

محو : چیز زائل و معدوم و فارسیان بمعنی والہ و شیدا و عاشق آرند۔
★ زائل۔ معدوم۔ والہ و شیفتہ و عاشق۔ (جامع اللغات)

محو اس کا نہیں ایسا کہ جو چیتے گا شتاب
اس کے بے خود کی بہت دیر خبر آوے گی

(دیوان اول)

دیکھ آرسی کو یار ہوا محو ناز کا
خانہ خراب ہوجیو آئینہ ساز کا

(دیوان دوم)

بالفعل تو ہے قاصد محو اس خط و گیسو کا
تک چیتے تو ہم پوچھیں کیا لے کے خبر آیا

(دیوان دوم)

منھ تکتے ہی رہے ہیں سدا مجلسوں کے بیچ
گویا کہ میر محو ہیں میری زباں کے لوگ

(دیوان دوم)

چمن محو اس روے خوش کا ہے سب
گل تر کی اب وہ ہوا ہی نہیں

(دیوان دوم)

اس رو و مو کے محو کو کیا روزگار سے
جلوہ ہی کچھ جدا ہے مرے صبح و شام کا

(دیوان سوم)

وہ مخطّط ہے محو ناز ہنوز
کچھ پذیرا نہیں نیاز ہنوز

(دیوان چہارم)

خوب جو آنکھیں کھول کے دیکھا شاخ گل سا نظر آیا
ان رنگوں پھولوں میں ملا کچھ محو جلوۂ یار ہے آج

(دیوان پنجم)

ہم رہتے اس کے محو وہ کرتا ہے ہم کو سہو
ہرگز وفا نہ کرنی تھی اس بے وفا کے ساتھ

(دیوان ششم)

محو یاد علیؓ ہیں جو ان کو
نے سر سجدہ نے دماغ نماز

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۹۳)

بخشش سے جس کی حرف طلب محو ہوگیا
کم اس کے وقت میں ہے بہت نوبت سوال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۵)

جب تک جیے گا محو ثنا ہی رہے گا میر
ہے تیری منقبت سے نپٹ اس کو اشتغال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۷)

نئے سر سے جواں ہوا ہے جہاں
عیش و عشرت کے محو خرد و کلاں

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۷)

جاذبہ تھا حسن کا اس کے کمال
جانور بھی ہوگیا محو جمال

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۴)

مد نگه : مخفف مد نگاہ۔

★ درازی اور دوررسی نظر کی۔ (جامع اللغات)

گھر تھا اک آشنا کا مدِنگاہ
واں ہو روپوش تا یہ غیرتِ ماہ

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۳)

مذکور : لفظ عربی است بمعنی معروف و فارسیان بمعنی ذکر بر آرند۔

★ اگرچہ عربی میں صیغہ اسم مفعول کا ہے مگر فارسی داں بمعنی ذکر کے بھی استعمال کرتے ہیں۔ چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ ذکر، چرچا، تذکرہ۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۴۶۸)

دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے
یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

(دیوان اول)

مذکور میری سوختگی کا جو چل پڑا
مجلس میں سن سپند یکا یک اچھل پڑا

(دیوان دوم)

کیسی رسوائی ہوئی عشق میں کیا نقل کریں
شہر و قصبات میں مذکور ہے گھر گھر اپنا

(دیوان سوم)

اب تو وفا و مہر کا مذکور ہی نہیں
تم کس سمیں کی کہتے ہو ہے یہ کہاں کی بات

(دیوان چہارم)

حرف وسخن تھے اپنے یا داستاں جہاں میں
مذکور بھی نہیں ہے یا اب کہیں ہمارا

(دیوان پنجم)

میر کی بدحالی شب مذکور تھی
کڑھ گئے یہ حال سن کر ہم بہت

(دیوان ششم)

علم و قدرت نہ بابت مذکور
دم زدن یہ نہ جائے حلم و ثبات

(ترجیع بند در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۹۴)

مذکور کہیں نام ترا کام روا ہے
مشہور لقب ایک جگہ راہ نما ہے

(مسدس ترجیع بند در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۰۲)

جو عذرا پہ گزرا سو مشہور ہے
دمن کا بھی احوال مذکور ہے

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۰)

جہاں میں فریب ان کا مشہور ہے
زبانوں پہ مکر ان کا مذکور ہے

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۲)

میری تسکیں تھی ہر زماں منظور
آپ بھی کرتے ملنے کا مذکور

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۶)

مرد کار آمده : /بفتح و سکون هاء مهمله/شخصی کاردان که کارها نیک سر انجام دهد۔

★ وہ مرد جس سے کوئی نمایاں کام ظہور میں آیا ہو۔ (جامع اللغات)

عجب عشق ہے مرد کارآمدہ
جہاں دونوں اس کے ہیں برہم زدہ

(مثنوی در حال افغان پسر، جلد دوم، ص ۲۴۷)

دل گرفتہ دل شکستہ دل زدہ
ان نے مارے مرد کیا کارآمدہ

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۵)

مردم داری : ظاهر داری و پاس خاطر مردم نگهداشتن۔

★ ظاہرداری و پاس خاطر۔ (جامع اللغات) ★ مروّت۔ (نثار)

آنکھوں کی یہ مردم داری دل کو کسو دلبر سے ہے
طرز نگہ طراری ساری میر تمھیں پہچانا ہے

(دیوان چہارم)

دل جان جگر آہ جلائے کیا کیا
درد و غم و آزار کھنچائے کیا کیا
ان آنکھوں نے کی ہے ترک مردم داری
دیکھیں تو ہمیں عشق دکھائے کیا کیا

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۸۷)

مرده شو برده : نفرینی است که در وقت ناخوش شدن از چیزی گویند۔

★ جس کو مردہ شو اٹھا لے گئے ہوں۔ یہ نفرین کا کلمہ ہے جس سے سخت ناراضی کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ (مسعود حسن رضوی) ★ کوسنا ہے کہ اُسے مُردوں کو غسل

دینے والے لے جائیں۔ (نثار)

کام اس کے لب سے ہے مجھے بنت العنب سے کیا
ہے آب زندگی بھی تو لے جائے مردہ شو

(دیوان سوم)

در پہ عمدوں کے روز و شب شر و شور
حرف یکسر فریب و رشوت خور
بے لیے دیکھیں نے کسو کی اور
مردہ شو بردہ سب کفن کے چور
رحمت اللہ بر اولیں نباش

(در حال لشکر، جلد دوم، ص ۳۹۲)

مرس : / بفتحتین و سین مهمله / رسنی که در گلوی سگ و غیر آن بندند و اینکه هرزه مرس میگویند و بمعنی هرزه گرد مستعمل است ظاهراً مجازست بدان معنی که مرس گردن او هرزه و بی فایده است۔

★ وہ رسّی جو گھوڑے یا کتے وغیرہ کے گلے میں باندھتے ہیں... (نصیر)

★ رسّی۔ (آسی)

دنیا طلبی نفس نہ کر شوی سے جوں سگ
تھک کر کہیں ٹک بیٹھ رہ اے ہرزہ مرس بس

(دیوان پنجم)

ایسی بھی ہم نے دیکھی نہیں کتوں کی ہوس
گردن میں اپنے ڈالے پھرے روز و شب مرس

(در ہجو عاقل ... جلد دوم، ص ۳۱۷)

مرغ آمین : / بالف ممدوده و میم بیاء رسیده و نون / کف الخضیب زیرا

چہ نزد منجمین مقررست کہ ہر کہ وقت طلوع کف الخضیب دعا کند مستجاب گردد و هکذا روی عن بعض الثقات۔

★ ایک فرشتہ ہے جو ہمیشہ ہوا میں اڑتا اور آمین آمین کہتا ہے پس جس شخص کی دعا اس کے آمین کہتے وقت زبان سے نکلتی ہے فوراً مستجاب ہوجاتی ہے۔ (جامع اللغات)

★ کف الخضیب۔ ایک ستارے کا نام ہے۔ منجمین کے نزدیک مقرر ہے کہ اس کے طلوع کے وقت جو کوئی شخص دعا کرے مستجاب ہوتی ہے اور مصطلحات میں لکھا ہے کہ ایک فرشتہ ہے ہوا میں اڑتا ہے اور ہمیشہ آمین کہتا ہے جو دعا اس کی امین میں پہنچے قبول ہوتی ہے۔ (نصیر)

کر سکے وصفِ مرغ کیا کوئی
مرغ آمین کو دعاگوئی

(در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۱)

مرغ انداز : / بضم / فرو بردن طعام بحلق کہ بعربی بلع خوانند۔

★ وہ لقمہ جو چبائے بغیر کوئی حلق میں نگل جائے۔ (جامع اللغات)

★ مرغ انداز کرنا: بغیر چبائے نگل جانا۔ (آسی)

مرغ کر جاتے ہیں مرغ انداز دس
کیا کریں اک مور کے کھانے سے بس

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۶۱)

مرغ کا مرغ ہووے مرغ انداز
مرغ ایسا ہو تو بجا ہے ناز

(در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۲)

پھرا جو اس سے یکایک زمانۂ کج باز
قضا نے اس کو کیا ایک بار مرغ انداز

(مرثیۂ خروس... جلد دوم، ص ۳۳۵)

مرغ دوست : مرغی است سخنگو که لفظ یا دوست میگوید۔

★ ایک مرغ کا نام ہے جو طوطی کی طرح باتیں کرتا ہے۔ (جامع اللغات)

★ ایک پرندہ جو 'یا دوست' کہتا معلوم ہوتا ہے۔ (نیر مسعود)

مانند مرغ دوست نہ کہہ بار بار دوست
ٹک سوچ بھی ہزار ہیں دشمن ہزار دوست

(دیوان سوم)

اڑ گیا حلق کا جو لڑتے پوست
کی صدا مرغ دوست نے ہے دوست

(در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۱)

مرغ زرین بال و مرغ زرین: بدون لفظ بال جانوری معروف که در ملک های سردسیر بهم رسد۔

★ ایک مرغ ہے مرغی کے برابر تیتر کی شکل کا ہوتا ہے اور کچھ طاؤس سے بھی مشابہت رکھتا ہے۔ بال و پر سونے کی طرح روشن اور چمکدار ہوتے ہیں اور سر پر کلغی مگر رنگ مائل بہ سبزی ہوتا ہے۔ (نصیر)

کب ہیں پہلے سے مرغ زریں بال
حسن لاکھے کا سمجھے مرغ خیال

(در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۱)

جو بیٹھے چھاپنے میں پرواز پر سے مرغ خیال
کھڑا ہو دھوپ میں تو رشک مرغ زریں بال

(مرثیۂ خروس... جلد دوم، ص ۳۳۵)

مرغ سبزوار : نوعی از ماکیان که زیر حلق او گوشت سرخ باشد و پرهای رنگارنگ دارد، چون بیضهٔ او نوک دارد و در بیضه بازی نوروز بکار آید۔

سرخہ و سبزوار کے سب مرغ
ہیں شاگستر ایسے تھے کب مرغ

(در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۱)

نہ بطخیں ہیں شاگستری میں اس کی مدام
بزرگ داشت کریں مرغ سبزوار تمام

(مرثیۂ خروس... جلد دوم، ص ۳۳۵)

مرغ قبلہ نما : شکلی کہ بصورت مرغی سازند و در حقہ یا خانۂ انگشتر قبلہ نما تعبیہ نمایند۔

★ تانبے کی ایک چھوٹی شکل مرغ کی صورت بناتے ہیں جس طرف چاہیں پھرا دیں مگر سر اس کا قبلہ ہی کی طرف ٹھہرتا ہے۔ (نصیر)

مرغ قبلہ نما کو وحشت ہے
بال کھولے ہیں پر نہ طاقت ہے

(در بیان مرغ بازاں، جلد دوم، ص ۳۲۲)

وہاں جو نوحۂ مرغانِ قدس باز ہوا
کہ مرغ قبلہ نما کا بھی دل گداز ہوا

(مرثیۂ خروس... جلد دوم، ص ۳۳۵)

مرگ ماهی : /بکاف فارسی/ چیزی کہ آن را در دریا اندازند و ماهی آن را خوردہ مست گردد و بر روی آب آید چون آخر سبب ہلاک ماهی شود بدین نام موسوم گشتہ۔

مگر مرگ ماہی تھی جالوں کے بیچ
کہ یوں مچھلیاں سب نکالیں اُلیچ

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۷)

مزاجدان : ساختن مزاج کسی کہ بکدام چیز خوش دارد و موافق آن بودن۔

★ وہ شخص جو کسی کے مزاج سے واقف ہو۔ (جامع اللغات)

کچھ تھی طپش جگر کی تو بارے مزاج داں

پر دل کی بے قراری مری جان کھا گئی

(دیوان اول)

نہیں ہے تاب و تواں کی جدائی کا اندوہ

کہ ناتوانی بہت ہے مزاج داں میری

(دیوان اول)

مست گذارہ : مست طافح (۱) و مطلق مدھوش و برین قیاس مستی گذارہ و او را سیاہ مست نیز گویند۔

★ مست جس کی مستی گذری ہو۔ (نصیر) ★ نشے میں دھت۔ (نیر مسعود)

لا کہاں ہے وہ لالہ رنگ شراب

جس سے مست گذارہ ہوں احباب

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۷،

مثنوی در تہنیت کدخدائی بشن سنگھ، جلد اول، ص ۱۷۸)

ہے جلوہ گری میں یاں بصد ناز

وہ مست گذارہ و سرانداز

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۲)

---

(۱) مست طافح: نہایت مست (جامع اللغات)

جہاں کے مصطبے میں مست طافح ہی نظر آئے

نہ تھا اس دور میں آیا جسے ہشیار کہتے ہیں

(دیوان اول)

کیا کیا آتی ہے اپنے جی میں لیکن — کیا کہیے کہ آہ
محراب میں سر ماریے کب تک تجھ بن — غم ہے جانکاہ
تو مست گذارہ ہووے غیروں کی جا — چھپ چھپ کر رات
ہم پھیرتے تسبیح پھریں سارے دن — سبحان اللہ

(رباعی مستزاد، جلد دوم، ص ۶۰۲)

مستی : معروف (یعنی سکر ـ حالی دیگر یافتن، از خود بیخود شدن بسبب خوردن شراب وغیر آن ـ حاشیۂ چراغ) و نیز حالت مقررست که بعض حیوانات را در وقت هیجان شهوت میباشد، چنانکه فیل مست و طاوس مست و کبوتر مست ـ

★ ...جنسی خواہش کے بیدار ہونے کو بھی 'مستی' کہتے ہیں۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۱۸۹)

شیخ جو ہے مسجد میں ننگا رات کو تھا میخانے میں
جبہ خرقہ کرتا ٹوپی مستی میں انعام کیا

(دیوان اول)

چڑھا بسکہ دریاے فوجِ گراں
اتر ہاتھیوں کی گئیں مستیاں

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۶)

نہ جو فیل دشتی کی مستی گئی
وہیں مٹ گیا اس کی ہستی گئی

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۸)

مشاطہ : / بتشدید / زن شانہ کش و در عرف مطلق زنی کہ آرایش زنان کند و در ہندوستان دلالۂ نکاح را گویند و این گاہی بہ تخفیف نیز آمدہ، اگرچہ کم آمدہ۔

★ بالفتح وتشدید شین۔ کنگھی کرنے والی عورت کہ عورتوں کے بالوں میں کنگھی کرنا اور دولھنوں کو سنوارنے کا جس کا پیشہ ہو اور بالضم خطا ہے منتخب وغیرہ سے اور بعض نے لکھا ہے کہ مشاطہ فارسیوں کے استعمال میں بہ تخفیف بھی آیا ہے اگرچہ کم آیا اور عرف حال میں عورت دلالہ کو بھی کہتے ہیں۔ خیابان وغیرہ سے (نصیر)

اس زلف و کاکل کو گوندھے دیر ہوئی مشاطہ کو
سانپ سے لہراتے ہیں بال اس کے بل کھائے ہنوز

(دیوان پنجم)

پیچ و تاب میں بل کھا کھا کر کوئی مرے یاں ان کو کیا
واں وے لیے مشاطہ کو یکسو بال ہی اپنے سنواریں ہیں

(دیوان پنجم)

جی مارے شب مہ میں ہمارے قہر کیا مشاطہ نے
بل کھائے بالوں کو دیے بل اس کے گلے کے ہار کے ساتھ

(دیوان پنجم)

بس اب بن چکے روے و موے سمن بو
گری ہو کے بے ہوش مشاطہ یک سو

(دیوان ششم)

مشت مال : نوعی از ورزش کشتی گیران و آن چنانست که همدیگر را بازو مالند و مشت زنند۔

★ بالضم۔ دلا کی یعنی مالش اور وہ مالش جو پہلوان لوگ اپنے بازوؤں پر کرتے ہیں باہم گھونسے مارتے ہیں تا کہ سخت ہو۔ (نصیر)

مغ بچے مال مست ہم درویش
کون کرتا ہے مشت مال ہمیں

(دیوان اول)

اسیرِ بلا مردمان حرم
پدر مردہ سجاد ننگے قدم
نہ پہنچی مرض میں دوا بھی بہم
نہ اپنا کوئی جو کرے مشت مال

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۳۰)

مشورہ با کلاہ کردن: کنایہ از نہایت ہوشیاری و حزم و کنکاش با ہر کہ باشد۔
★ بے مشورت کوئی کام نہ کرنا اگر کوئی اہل مشورہ نہ ہو تو ٹوپی کے ساتھ مشورہ کر لینا۔
(جامع اللغات)

● کلاہ کے ساتھ مشورت کرنا:

عشق میں ترک سر کیے ہی بنے
مشورت تو بھی کر کلاہ کے ساتھ

(دیوان دوم)

● اپنی ٹوپی سے مشورت کرنا:

گر قصد ترک سر ہے کہو شرم مت کرو
کہتے ہیں اپنی ٹوپی سے بھی مشورت کرو

(دیوان سوم)

معرکہ گیر: مثل میمون باز و بز باز و غیرہ ہا کہ در بازار معرکہ ہا گرم کنند۔
★ دنگل بنانے والا کشتی کے لیے یا طاس یا بازی کے واسطے یا بندر نچانے کے خاطر۔
(جامع اللغات) ★ کشتی گیر یعنی پہلوان اور دوسرے اہل بازی جو بازار میں تماشائیوں کو جمع کریں۔ بہارعجم سے (نصیر)

ہے اس طرح کے معرکہ گیروں سے پُر جہاں
بھیترے ایسے کتے نچاتے پھرے ہیں یاں

(درہجو عاقل ... جلد دوم، ص ۳۱۸)

معلق زدن : واژگون گشتن کبوتر در هوا که در هندوستان بازی گویند و این از محاوره بثبوت رسیده و معلق آمدن نیز بدین معنی آمده۔

★ اوندھا ہو کر پھر بہ سرعت سیدھا ہونا جیسا کہ کبوتر اور بازیگر اور نٹ کرتے ہیں۔ (نصیر)

کیا کوئی انداز شوخی کا کہے
ہو معلق زن تو آدم تک رہے

(کپی کا بچہ، جلد دوم، ص۳۲۴)

مفت زدن : سود کردن و نفع یافتن بی محنت۔

★ مفت پا جانا۔ محنت کے بغیر فائدہ حاصل ہونا۔ (نصیر)

کیا جو عرض کہ دل سا شکار لایا ہوں
کہا کہ ایسے تو میں مفت مار لایا ہوں

(دیوان اول)

مگرمچ :/ بفتح اول و کاف فارسی و سکون رای مهمله و میم مفتوح و جیم تازی / جانوری که بعربی تمساح گویند و بهندی مگرمچه و این ظاهراً از توافق لسانین است و گمان دارم که مفرس هندیست۔

ٹھٹک سونس گھڑیال رہ رہ گئے
مگرمچھ نہ جانے کدھر بہہ گئے

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۴۷)

منقاش :/ بکسر اول و سکون نون و قاف بالف کشیده و شین معجمه / موی چینه که مو بدان چینند۔

★ موچنہ جس سے بدن کے بال اکھیڑتے ہیں۔ منتخب سے۔ اور نہرنی یعنی وہ اوزار جس سے ناخن اور غلط حرف تراشتے ہیں۔ (نصیر)

قیر و چرکیں لباس تنگ معاش

ساتھ رکھتے ہیں ایک موے تراش
قینچی لیتے ہیں گاہ و گہ منقاش
ہر سر مو پہ اس سے ہے پرخاش
لوگ کہتے ہیں شیخ ہے چنڈال

(در بیان دستخطی فرد، جلد دوم، ص ۴۱۵)

مور سواری : مورچۂ کلان کہ پایہا دراز دارد۔

★ وہ چیونٹی جو بڑی ہوتی ہے اور لمبے لمبے پاؤں رکھتی ہے۔ (جامع اللغات)

ایک کے آیا مکوڑا وہم میں
ایک کے مور سواری فہم میں

(مثنوی در ہجو نا اہل ... جلد دوم، ص ۳۰۳)

موی دماغ :شخصی کہ مخل و مسبب بیدماغی باشد و موی بینی نیز بدین معنی بنظر آمده۔

★ وہ شخص جو مخل عیش اور باعث بے دماغی کا ہو بہار عجم اور چراغ ہدایت اور مصطلحات سے اور چہار شربت میں بمعنی وہ شخص جو کسی کے مصاحبوں میں چیدہ ہو۔ (نصیر) ★ ایسا شخص جس کی موجودگی میں لطفِ صحبت جاتا رہے۔ (جدید اصطلاح 'بور' کا مرادف)۔ (نیر مسعود)

پر ہوئے سر چڑھ کے یہ موے دماغ
دود ہو جانے لگے سوے دماغ

(در مذمت آئینہ دار، جلد دوم، ص ۳۱۲)

مهابت : لفظ عربی است بمعنی بیم و ترس و فارسیان بمعنی شکوه آرند۔ طرفه آنکه مغلان پیلبان را نیز گویند و حال آنکه بدین معنی مهاوت است بواو و لفظ هندی است، اگرچه تبدیل با بواو درست است۔

★ عربی لفظ ہے بمعنی خوف۔ دہشت۔غصہ۔ بزرگی صراح سے۔ فارسی والے بمعنی شکوہ اور شان کے لاتے ہیں چراغ ہدایت اور بہار عجم سے (نصیر)
★ دہشت۔خوف (آسی)

اک مہابت کے ساتھ فیل نشاں
آگے مانند کوہِ زر کے رواں

(مثنوی در بیان کتخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم، ص ۱۶۸)

مهتاب : معروف و این مقلوبست که دراصل تاب ماه بود، پس اطلاق آن بر ماه درست نباشد لیکن آمده، چنانچه در لغات قدیمه نوشته شده و اضافت آن به هلال و ماه و بدر درست نباشد مگر آنکه بمعنی مطلق روشنی مجازاً گرفته آید۔

★ مشہور ہے اور یہ لفظ مقلوب ہے۔ دراصل تاب مہ تھا پس اطلاق اس کا ماہ یعنی چاند پر درست نہیں لیکن آیا ہے اور اضافت اس کی ہلال اور ماہ اور بدر کے ساتھ درست نہیں۔ مگر وہ جو بمعنی روشنی کے مجازاً لیا جاوے ... (نصیر)۔ ★ چاندنی۔ (مسعود حسن رضوی)

گل ہو مہتاب ہو آئینہ ہو خورشید ہو میر
اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہو

(دیوان اول)

ویسا ہے یہ جو یوسف شب تیرے ہوتے آوے
جیسے چراغ کوئی مہتاب میں جلاوے

(دیوان دوم)

اے رشک شمع گویا تو موم کا بنا ہے
مہتاب میں تجھی کو دیکھا ہے یوں پگھلتا

(دیوان سوم)

کیا کہیے مہتاب میں شب کی وہ بھی ٹک آ بیٹھا تھا
تاب رخ اس مہ نے دیکھی سو درجے بیتاب ہوا

(دیوان چہارم)

فرش ہونا ترے زائر کا سعادت تھی و لے
کیا کرے چادر مہتاب کہ تھی مستعمل

(قصیدہ در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۴۲)

نکلی مستعمل نہایت ورنہ شب
چاندنی کی جاے بچھتی ماہتاب

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۱)

ماہ سے ماہتاب کی ہے طرح
کس سے ہو لطف روشنی کی شرح

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۷)

نظر آئی اک شکل مہتاب میں
کمی آئی جس سے خور و خواب میں

(خواب و خیال، جلد دوم، ص ۲۴۰)

مہتابی :مخفف ماھتابی بمعنی آتشبازی...و نیز عمارت مذکور چنانکہ گذشت۔

★ مہتاب میں پہنچی ہوئی چیز۔ چاندنی میں رکھی ہوئی چیز۔ چناں چہ کتان ماہتابی یعنی کتان مہتاب رسیدہ یعنی کتان پھٹا ہوا و بمعنی زرد رنگ اور وہ چھوٹا مکان جو حوض کے کنارے پر واسطے سیر مہتاب کے بناتے ہیں اور ایک قسم کا مشہور آتش بازی ہے۔ مصطلحات سے (نصیر)

چھوٹتے ہیں انار و مہتابی
رنگ ہیں دلبروں کے مہتابی

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۳)

باؤ سے دو دیے ہوئے گر ماند
دغیں مہتابیاں کہ نکلے چاند

(ایضاً)

ماہتابی اک طرف سے جو دغی
چاند سا نکلا ہوئے حیراں سبھی

(مثنوی در بیان ہولی، جلد دوم، ص ۱۷۶)

● مہتابی رنگ ← رنگ مہتابی

مہر کردن چیزی : بزیر مہر داشتن آن چیزست۔

★ مہر لگانا۔ بند کرنا۔ (جامع اللغات)

دیکھ اس کے خط کی خوبی لگ جاتی ہے چپ ایسی
گویا کہ مہر کی ہے ان نے مرے دہاں پر

(دیوان سوم)

حیرت سے اس کے رو کی چپ لگ گئی ہے ایسی
گویا کہ مہر کی ہے میرے دہاں کے اوپر

(دیوان ششم)

● منھ کرنا ← رو کردن

میان دار : میانجی بدین جهت (بمعنی) زنان دلاله که مستورات را بفسق و فجور ترغیب کنند آمده۔

پیغام بھی کیا کریے کہ اوباش ہے ظالم
ہر حرف میاں دار پہ شمشیر و سپر ہے

(دیوان پنجم)

میان گیری : توسط و میانجی گری ... و بمعنی گوشه گیری۔

★ میاں گیری: درمیان میں پڑنا۔ (آسی)

پیام اس گل کو پہنچا پھر نہ آئی
نہ خوش آئی میاں گیری صبا کی

(دیوان ششم)

میدان کشیدن : خود را جمع کرده پس رفتن برای جستن و این معنی در گوسفندان سرزن بسیار ظاهرست۔

★ اپنے کو اکٹھا کر کے پیچھے ہٹنا واسطے کودنے کے۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

ہوتے ہی استادہ طاری ہو غشی
کیا بز کوہی سے ہو میداں کشی

(در بیان بز، جلد دوم، ص ۳۴۳)

میرزا : این لفظ / بیای معروف / پیشتر در القاب پادشاهان و شاهزاده ها داخل شود، حالا بر سردار و سردار زاده اطلاق و در ایران برسادات اطلاق کنند۔ اطلاق آن نیز آمده بخلاف آقا که لفظ ترکیست و اطلاق آن بر سلاطین و امرا در عرف خاص نیست، چنانکه آقا و نوکر گویند۔ غالباً میر دراصل امیر بوده کـه الف آن حذف شده از عالم بو لهب و بوجهل، پس معنی ترکیبی آن امیر زاده بود. برین تقدیر میرزا بحذف تحتانی چنانکه اکثری گویند درست نباشد، لیکن در کلام استادان واقع است۔

★ پیشتر شہزادوں کے القاب سے تھا اب سردار زادوں پر استعمال کرتے ہیں اور ایران میں سادات پر اطلاق کرتے ہیں۔ غالباً اصل میں امیر زا تھا الف کثرت استعمال سے حذف ہوگیا۔ چناں چہ بوجہل اور بولہب میں۔ اس کے ترکیبی معنی امیر زادہ کے ہیں۔ اس تقدیر سے مرزا بحذف تحتانی جیسا کہ مشہور ہے درست نہیں مگر بعض استاد لائے ہیں۔ (نصیر)

ہے نمک سود سب تن مجروح
تیرے کشتوں میں میرزا ہیں ہم

(دیوان اول)

اے گل مغل بچہ وہ مرزا ہے اس کے آگے
کچھ بھی بھلا لگے ہے منھ لال لال تیرا

(دیوان دوم)

کیا جانے قدر غنچۂ دل باغباں پسر
ہوتی گلابی ایسی کسو میرزا کے پاس

(دیوان دوم)

داروے لعل گوں نہ پیو میرزا ہو تم
گرمی پہ ہے دلیل بہت اس دوا کا رنگ

(دیوان دوم)

اوباش لڑکوں سے تو بہت کر چکے معاش
اب عمر کاٹیے گا کسو میرزا کے ساتھ

(دیوان پنجم)

اظہار کم فراغی ہر دم کی بے دماغی
ان روزوں میر صاحب کچھ میرزا ہوئے ہیں

(دیوان ششم)

ہوگیا مجھ سے جو مانوس تو مرزا ہوگا
پوشش تنگ کا مصروف مہیا ہوگا

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۱)

میرزائی کشیدن : برداشت شأن کسی نمودن۔

★ ناز برداری کرنا۔ ناز اٹھانا۔ (نصیر) ★ کسی کی شان اور اکڑ سہنا۔ (نیّر مسعود)

★ کسی کی شان و غرور کو برداشت کرنا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد چہارم، ص ۸۹۷)

● مرزائی کھینچنا:

آزار بہت کھینچے اب میر توکل ہے
کھینچی نہ گئی ہم سے ہر ایک کی مرزائی

(دیوان سوم)

ان نے کھینچی اس کی مرزائی بہت
بیٹھے بیٹھے رات جب آئی بہت

(مثنوی تنبیہ الجہال، جلد دوم، ص ۲۷۶)

کچھ طرح اور جب نہ بن آئی
میں ہوا شیخ جی کا مجرائی
کھینچی کیا کیا انھوں کی مرزائی
پر تسلی مری نہ فرمائی
مفت عزت گئی ہوا پامال

(در بیان دستخطی فرد، جلد دوم، ص ۴۱۷)

اس کی کھینچیں گے علی الرغم ترے مرزائی
اس کو سکھلائیں گے طرز و روش رعنائی

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۷)

● مرزائی کھنچنا:

مرزائی مجھ سے کھنچتی نہیں ہر عزیز کی
پھر شعر و شاعری بھی نہیں ہے تمیز کی

(در بیان کذب، جلد دوم، ص ۲۸۲)

مینا : / بفتح و سکون تحتانی و نون بالف کشیده / جانوری که شارک نیز گویند و این لفظ هندیست و در اشعار فارسی نیز آمده و میتوان گفت که

از توافق لسانین است اگر جانور مذکور در ولایت نیز پیدا میشده باشد۔

★ ...اور بالفتح پرندہ مشہور جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اس معنی میں ہندی لفظ ہے۔ بہار عجم اور برہان وغیرہ سے (نصیر)

طوطا مینا تو ایک بابت ہے
پودنا پھدکے تو قیامت ہے

(در ہجو خانہ خود، جلد دوم، ص ۳۸۲)

●●●

باب النونؑ

ناخن بند کردن : علاقه بهم رسانیدن و جای سخن یافتن۔

★ ناخن بندی: تعلق بہم پہنچانا ، بات کرنے کی گنجائش پیدا کرنا۔ (آسی)

ان حنائی دست و پا سے دل لگی سی ہے ابھی
میں نے ناخن بندی اپنی عشق میں کی ہے ابھی

(دیوان چہارم)

ناخوش : ضد خوش، اکثر اطلاق آن بر اشخاص باشد، چنانکه گویند فلان از آن چیز ناخوش است و گاهی بر اشیاء و احوال نیز۔

خوش کرنے سے ٹک ایسے ناخوش ہی رکھا کریے
ہنستے ہو گھڑی بھر تو پہروں ہی رلاتے ہو

(دیوان دوم)

طرح خوش ناز خوش اس کی ادا خوش
خوشا ہم جو نہ رکھے ہم کو ناخوش

(دیوان سوم)

جیو خوش یا کوئی ناخوش ہمیں کیا
ہم اپنے محو ہیں ذوق فنا میں

(دیوان سوم)

رہتے ہیں بہت دل کے ہم آزار سے ناخوش
بستر پہ گرے رہتے ہیں بیمار سے ناخوش

(دیوان چہارم)

کہیں عشق نے آرزو کش کیے
گئے خوش جو عاشق سو ناخوش کیے

(مثنوی در حال افغاں پسر، جلد دوم، ص ۳۲۸)

نادرست : / بضم دال/مقابل درست معروف و نیز لوطی و کون دہ۔

★ مقابل لفظ درست کے۔ (جامع اللغات)

باپ اس کا سخت ناداں نادرست
کوڑے کی سی گندی تلی قاق وست

(مثنوی در ہجو نا اہل ... جلد دوم، ص ۳۰۳)

ناف افتادن : از جا رفتن عضلات ناف بعارضۂ حرکت یا زور۔

★ بے جا ہو جانا ناف کے عضلات کا جو بسبب اٹھانے سنگین بار یا زور کرنے کے زیادہ طاقت سے وقوع میں آجاتا ہے۔ (جامع اللغات)

● ناف ٹلنا:

شیخ مت روکش ہو مستوں کا تو اس جے اپر
لیتے استنجے کو ڈھیلا تیری ٹل جاتی ہے ناف

(دیوان اول)

نام پہن شدن : شہرت گرفتن نام کسی۔

★ نام پہن شدہ: جن کا نام پھیل چکا ہے۔ نام ور۔ مشہور۔ (مسعود حسن رضوی)

● نام پہن ہونا:

کچھ نہیں عنقا صفت پر شہرۂ آفاق ہوں
سیر کے قابل ہے ہونا پہن میرے نام کا

(دیوان سوم)

بہت میں لخت دل رویا مجھے اک خلق نے جانا
ہوا ہے پہن میرا نام ان رنگیں نگینوں سے

(دیوان سوم)

نام گرفتن : بمعنی نامدار شدن۔

● نام پانا:

مرے آگے نہ شاعر نام پاویں
قیامت کو مگر عرصے میں آویں

(دیوان اول)

نخل تابوت : آرایشی که با تابوت مردگان باشد و در عاشورا به هندوستان نیز سازند ۔ ... نخل اکثر بر درخت خرماست و بعضی از شعرای متأخرین نخل کدو نیز بسته اند و بمعنی نخل ماتم نیز تنها آمده.

★ نخل ماتم: ماتم کا سامان اور تابوت جو بنایا جاتا ہے۔ ★ نخل تابوت: محرم کا تعزیہ وغیرہ جو کسی ماتم کے موقع پر بناتے ہیں۔ (جامع اللغات)

★ ایک قسم کی آرائش کہ مردوں کے تابوت پر کرتے ہیں اور یہ رسم ایران میں جاری تھی اب رسم ہندوؤں میں پائی جاتی ہے۔ (نصیر) ★ نخل ماتم = تابوت، وہ آرائش جو تابوت پر بناتے ہیں۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۵۴۱)

مرے نخلِ ماتم پہ ہے سنگ باراں
نہایت کو لایا عجب یہ شجر بار

(دیوان اول)

تابوت پہ بھی میرے پتھر پڑے لے جاتے
اس نخل میں ماتم کے کیا خوب ثمر آیا

(دیوان دوم)

مر گئے پر بھی سنگ سار کیا
نخلِ ماتم مرا یہ پھل لایا

(دیوان دوم)

ہمیں تو مرنے کا طور اُس کے خوش بہت آیا
طواف کریے جو ہو نخلِ ماتمِ فرہاد

(دیوان سوم)

نرگسی زدن : بمعنی چشمک زدن۔
★ کسی کی طرف آنکھ سے خفیہ اشارہ کرنا۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)
★ نرگسی زن: چشمک زن۔ (آ سی) ★ نرگسی زن: طعنہ زن۔ (نیّر مسعود)

تماشا ہے کہ اکثر نرگسی زن رہتے ہو ہم پر
ہمیں سے پوچھو تو پھر میر بیماری کا کیا باعث

(دیوان چہارم)

کئی داغ ایسے جلائے جگر پر
کہ وے نرگسی زن تھے گلہائے تر پر

(دیوان پنجم)

نرم شانہ : ضعیف و کم قوت و کم قدرت۔

★ مطیع و فرمانبردار، ضعیف و سست و کاہل۔ (جامع اللغات)

★ جو جلد کہنے میں آجائے۔ (آسی)

★ نرم و نازک کندھوں والے۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۳۲۵)

باہم ہوا کریں ہیں دن رات نیچے اوپر
یہ نرم شانے لونڈے ہیں مخمل دو خوابا

(دیوان اول)

چھو سکتے بھی نہیں ہیں ہم لپٹے بال اس کے
ہیں شانہ گیر سے جو یہ لڑکے نرم شانہ

(دیوان چہارم)

نستعلیق گوی : حرفھا را ساختہ گفتن و عبارت را بتکلف ادا نمودن۔

★ نستعلیق گو: وہ شخص جو الفاظ فصیح اور بلیغ بولے اور اور الفاظ مخرج کے ساتھ ادا کرے۔ (نصیر) ★ نستعلیق گو: پر تکلف گفتگو کرنے والا۔ (نیر مسعود)

سخن کرنے میں نستعلیق گوئی ہی نہیں کرتا
پڑھیں ہیں شعر کوئی ہم سو وہ بھی شدومد سے ہے

(دیوان سوم)

نسخه : در صراح بمعنی نوشتن کتاب آرند و نیز پارهٔ کاغذ که اطباء نوشته بمریضان دہند و بمعنی دواهائی که طبیبان برای مرضی مقرر کرده اند۔

دیکھا کہاں وہ نسخہ اک روگ میں بساہا
جی بھر کبھو نہ پنپا بہتیری کیں دوائیں

(دیوان اول)

تو کوئی زور ہی نسخہ ہے اے مفرح دل
کہ طبع عشق میں ہرگز ضرر نہیں رکھتا

(دیوان دوم)

ٹک دل کے نسخے ہی کو کیا کر مطالعہ
اس درس گہ میں حرف ہمارا ہے اک کتاب

(دیوان دوم)

کیفیتیں عطار کے لونڈے میں بہت تھیں
اس نسخے کی کوئی نہ رہی حیف دوا یاد

(دیوان دوم)

وہ نسخہ جو دیکھا بڑھا روگ دل کا
طبیب محبت نے کیسی دوا دی

(دیوان دوم)

دل عجب نسخۂ تصوف ہے
ہم نہ سمجھے بڑا تاسف ہے

(دیوان سوم)

اک نسخۂ عجیب ہے لڑکا طبیب کا
کچھ غم نہیں ہے اس کو جو بیمار ہو کوئی

(دیوان چہارم)

اپنی نادانی نہ سمجھے کہ تو کیا نسخہ ہے
آدمی بھی کسو دانا کا لکھا نسخہ ہے

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۶۸)

نسق شدن : / بفتح اول و سین مہملہ و قاف / مقرر شدن۔

★ نسق مقرر شدن : امن و امان قائم ہونا۔ (نثار) ★ نسق ہونا = انتظام کے تحت آنا۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۵۲۸)

دل میں رہا نہ کچھ تو کیا ہم نے ضبط شوق
یہ شہر جب تمام لٹا تب نسق ہوا

(دیوان دوم)

نسیم : باد نرم و نسیم صبا بمعنی مطلق باد نرم شرقیست و صاحب اعجاز رشیدی گوید بادخوش بود و فارسیان بمعنی مطلق باد استعمال کنند و این هر دو غلط است چرا که از صراح و قاموس بمعنی اول ظاهرست و فارسیان بمعنی دوم اکثر استعمال نکنند والا بر باد صرصر هم اطلاق آن درست باشد۔

★ نرم ہوا۔ مدار و صراح و منتخب سے۔ اور وہ چیز جس میں خوش بو ہو۔ خیابان سے (نصیر)

اپنے ہی دل کو نہ ہو وا شد تو کیا حاصل نسیم
گو چمن میں غنچۂ پژمردہ تجھ سے کھل گیا

(دیوان اول)

آہستہ اے نسیم کہ اطراف باغ کے
مشتاق پر فشانی ہیں اک مشت خاک ہم

(دیوان اول)

رنگ اڑ گیا تبھی کہ ہوا تجھ سے چہرہ گل
رکھے ہے اب نسیم کی سیلی سے منھ کو لال

(قصیدہ در مدح حضرت علیؑ، جلد دوم، ص ۱۴۵)

نشستن تیغ : بمعنی بریدن و در آمدن در زخم آمده۔

★ کاٹنا تلوار کا اور زخم کرنا۔ (جامع اللغات)

● تیغ بیٹھنا:

بیٹھی جو تیغ یار تو سب تجھ کو کھا گئی
اے سینے تیرے زخم اٹھانے کو عشق ہے

(دیوان اول)

دیکھو کب تیغ اس کی آ بیٹھے
دیر سے سر اٹھا رہا ہوں میں

(دیوان ششم)

نشستن خانه : دو صورت دارد اول آنکه بعد ساخته شدن و تمام گشتن مضی از خانه ها بایک گونه نشستی کند و در زمین فرونشیند لهذا گاهی درین اثنا درديوار و سقف رخنه و چاک پیدا شود۔ دوم بمعنی افتادن است۔

★ دبنا، گر جانا گھر اور مکان کا۔ (جامع اللغات)

● گھر بیٹھنا:

جھک گئے سب ستون در بیٹھا
وہی چھپر کھڑا ہے گھر بیٹھا

(در ہجو خانۂ خود کہ بہ سبب شدت باراں خراب شدہ بود، جلد دوم، ص ۳۸۷)

نشینه : / بشین معجمه بوزن نگینه / جای نشستن، مرادف نشیمن۔

★ جائے نشست و آرام گاہ۔ (جامع اللغات) ★ بیٹھنے کی جگہ، مسند۔ (نثار)

دیکھتا تھا سیر میں جلوہ گری
جا نشینہ میں جو بیٹھی وہ پری

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۴)

نطع و طشت : رسمی بود مقرر برای سلاطین سابق که هرگاه پادشاهی را سر میبریدند طشت زری مینهادند و نطعی بر آن فرش کرده سر میبریدند۔

★ نطع وطشت : بادشاہوں کے دربار میں جب کسی بادشاہ یا امیر کا سر کاٹا جاتا تو نطع یعنی بساط بچھا کر اور اس پر طشت زریں رکھ کر سر کاٹا جاتا۔ (جامع اللغات) ★ نطع :

دباغت دیے ہوئے چمڑے کا فرش ، قاعدہ تھا کہ ایسا فرش واجب القتل آدمی کے لیے بچھایا جاتا تھا۔ (آسی) ★ نطع : چمڑے کی بساط جس پر مجرم کو بٹھا کر اس کی گردن ماری جاتی ہے۔ (نیر مسعود)

آگے بچھا کے نطع کو لاتے تھے تیغ و طشت
کرتے تھے یعنی خون تو اک امتیاز سے

(دیوان ششم)

نظر سیاہ کردن : طمع کردن در چیزی و ظاهراً درینجا بمعنی چشم است لهذا نظر گشادن بمعنی چشم گشادن است زیرا که سیاه کردنِ نظر که نور باصره است هیچ ربط ندارد۔

★ چشم سیاہ کردن : شوق اور رغبت اور محبت سے دیکھنا۔ (جامع اللغات)

● چشم (کو) سیاہ کرنا :

یہ ترک ہو کے خشن کج اگر کلاہ کریں
تو بوالہوس نہ کبھو چشم کو سیاہ کریں

(دیوان اول)

حلقۂ گیسوے خوباں پہ نہ کر چشم سیاہ
میر امرت نہیں ہوتا دہن مار کے بیچ

(دیوان دوم)

نظر کردہ : منظور ... ممنون و احسان مند کسی و از خاک برداشتۂ او۔

★ پرورش یافتہ۔ منظور نظر۔ (جامع اللغات)

★ ا۔ ممنونِ احسان ۲۔ تربیت یافتہ۔ (نیر مسعود)

پھرے ہے خاک ملے منھ پہ یا نمد پہنے
یہ آئینہ ہے نظر کردہ کس قلندر کا

(دیوان دوم)

نظر گاه گریبان : چاک پیراهن بر سینہ نزدیک گردن کہ سینہ از آن نماید۔

کیا نظرگاہ ہے کہ شرم سے گل
سر گریباں میں ڈال لیتے ہیں

(دیوان سوم)

کیا نظرگاہ کی کروں خوبی
نظریں اٹھتی نہیں یہ محبوبی

(معاملات عشق، جلد دوم، ص ۲۱۴)

نظرگاہ کا جو کہ مفتون ہو
گریباں کرے چاک مجنون ہو

(مثنوی در حال مسافر جواں، جلد دوم، ص ۲۶۷)

نعل و داغ : رسمی است در ولایت کہ عاشق پیشگان و قلندران داغ بر اعضا می سوزند و صورت نعلی بناخن تراش بر سینہ و بازو کنند۔

★ نعل چھاتی پر جڑ کے پھرنا: سینہ پر داغ کھانا، یہ نعل بر یدن بر سینہ و جگر کا ترجمہ ہے۔ (آسی)

ہائے جوانی وہ نہ گلے لگتا تو خشم عشق سے
نعل جڑی جاتی چھاتی پر گل ہاتھوں پر کھاتے ہم

(دیوان چہارم)

نعل جڑے سینے کو کوٹا چہرے نچے پر خاک ملی
میر کیا ہے میں نے نہایت دل جانے کا ماتم بھی

(دیوان چہارم)

آئی بہار جنوں ہو مبارک عشق اللہ ہمارے لیے
نعل جڑے سینوں پہ پھرو تم داغ سروں پہ جلاتے رہو

(دیوان پنجم)

چھاتی کٹتی سنگ ہی سے دل کے جانے میں نہیں
نعل سینوں پر جڑے جاتے ہیں اس ماتم کے بیچ

(دیوان ششم)

الف داغ کھینچے کہیں جائیں گے
کہیں نعل سینوں پہ جڑوائیں گے

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۲۸)

نعل سینوں پر جڑیں گے اور سر پھوڑیں گے لوگ
کھینچیں گے کتنے الف داغ اور کتنے لیں گے جوگ

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۳۶)

نفس شوم : بمعنی نفس اماره بر بخت و تحریک (؟) آنکه جز فساد یمن نداشته باشد و بد یمن بود۔

★ بد بخت و منحوس۔ (جامع اللغات)

باز آتا نہیں ہے نفسِ شوم
ورنہ کس سے اٹھے ہے ایسی دھوم

(در ہجو بلاس رائے، جلد دوم، ص ۴۱۳)

نقش زدن : بمعنی انداختن کعبتین تا نقش آن ظاهر شود و این حقیقت است و بمجاز بمعنی مطلب رسیدن و دریافتن دولت۔

★ داؤ لے جانا۔ مصطلحات سے (نصیر)

★ نقش مارنا: فتح مند ہونا، داد دینا...(فاروقی، شعر شور انگیز، جلد دوم، ص ۴۱۰)

قتل گہ میں دست بوس اس کا کریں فی الفور لوگ
ہم کھڑے تلواریں کھاویں نقش ماریں اور لوگ

(دیوان سوم)

نمک بند : زخمی که در آن نمک انداخته بند کنند۔

★ وہ زخم جس کو خون روکنے کے لیے نمک چھڑک کر باندھ دیا جائے (نیر مسعود)

جگر کے زخم شاید ہیں نمک بند
مزہ کچھ آنسوؤں کا ہے سلونا

(دیوان پنجم)

سب زخم صدران نے نمک بند خود کیے
صحبت جو بگڑی اپنے میں سارا مزہ گیا

(دیوان ششم)

● نمک بندی:

تربندی خشک بندی نمک بندی ہوچکی
بے ڈول پھیلتا سا چلا ہے فگار دل

(دیوان پنجم)

نمک شیرین : یکی از نمک کانی غیر عملی، چنانکه یکی از اهل زبان گفته ... لهٰذا طعامی را که نمک اندک میباشد و پر شور نبود شیرین نمک گویند، چنانچه از محاوره بتحقیق پیوسته۔

شیریں نمک لبوں بن اس کے نہیں حلاوت
اس تلخ زندگی میں اب کچھ مزہ نہیں ہے

(دیوان ششم)

نوا : بمعنی کنایه مرادف نواخوانی... و نیز مقامیست از موسیقی و این از محاوره بتحقیق پیوسته و دیگر معانی آن در لغات قدیمه گذشت۔

★ مطلق آواز۔ ایک پردہ کا نام موسیقی کے بارہ پردوں میں سے۔ سامان اور اسباب توانگری کا ... (نصیر)

آؤ مطرب لیے رباب و چنگ
کاڑھ منھ سے نوائے سیر آہنگ

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ، جلد دوم ص ۱۶۷)

نوا خوانی : / بواو معدولہ و نون بیاء رسیدہ/حرفی کہ از راہ کنایہ گویند۔

★ راگ، گانا اور مصطلحات میں لکھا ہے کہ نوا راگ کا ایک پردہ ہے اور نوا خوانی مجازاً عمدہ بات کو کہتے ہیں اور جو بہ طریق طنز اور ٹھٹھ کے کہا جاوے۔ (نصیر)

★ نواخوانی کردن رنمودن : اشاروں کنایوں میں بات کہنا، طعنہ دینا۔ (نثار)

اس قوم کو تھی اس سے اک دشمنی جانی
اس مرتبہ بے برگی اُس درجہ نواخوانی
وہ یوسف ثانی تھا جیسے کہ ہو زندانی
مہمان عزیز ایسا تس کی ہو یہ مہمانی

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۳۴)

نو باوہ : بمعنی نورس است، لیکن اکثر اطلاق آن بر ثمرست و گاهی بمعنی تازہ مطلق آمدہ۔

★ وہ میوہ جو شروع میں پکا ہوا ہو یعنی تازہ اور نیا پکا ہوا میوہ اور مطلق تازہ کے معنی میں بھی آتا ہے ...(نصیر)

★ پہلا پھل، نیا پھل، دلکش چیز۔ (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد اول، ص ۹۵)

عاشق ہے دل اپنا تو گل گشت گلستاں میں
جدول کے کنارے کے نوباوہ دمیدوں کا

(دیوان سوم)

جا کہ سے لے گئے ہیں نازاں جب آ گئے ہیں
نوباوگان خوبی جوں شاخ گل لچکتے

(دیوان سوم)

وہ نوبادۂ گلشن خوبی سب سے رکھے ہے نرالی طرح
شاخ گل سا جائے ہے لچکا ان نے نئی یہ ڈالی طرح

(دیوان پنجم)

اس مرے نوبادۂ گلزار خوبی کے حضور
اور خوباں جوں خزاں کے گل ہیں مرجھائے ہوئے

(دیوان ششم)

کشیدہ قد اس بن کے سارے درخت
چمن کے سے نوبادگاں سبز بخت

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۳)

ناگاہ اس چمن میں چلی ایسی باد سخت
جڑ پیڑ سے اکھاڑ دیے جن نے سب درخت
نوبادگاں نے بار کیا ہے سفر کا رخت
غنچہ ہوئے گلوں کے دہاں وا مصیبتا

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۸۴)

نوچه : / بفتح و جیم فارسی مفتوح / جوان نو خاسته۔

★ نوجوان۔ چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ جوان نوساختہ۔ امرد۔ (آسی)

کیا ہی خوش پرکار ہے دلبر نوچہ کشتی گیر اپنا
کوئی زبردست اس سے لڑ کر عہدے سے کب بر آیا

(دیوان پنجم)

نورس : چیز تازه پیدا شده ، نو رسیده، مثل ثمر نورس. گاهی بمعنی چیزهای تازه رسته نیز آید۔

★ نیا پکا ہوا میوہ۔ ہر ایک تازی چیز۔ (نصیر)

رنگ ثبات چمن کا اڑایا باد تند خزاں نے سب
برگ و بار و نورس گل کے غنچے جھڑتے جاتے ہیں

(دیوان پنجم)

میوۂ نورس و رسیدہ بہت
گل خوش رنگ و بوے چیدہ بہت

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۰)

نوشتہ : بمعنی مطلق مرقومہ و بمعنی کتاب و نامہ خصوصاً۔
★ لکھا ہوا۔ (نصیر)

نارسائی بھی نوشتے کی مرے دور پہنچی
اتنی مدت میں نہ پہنچا کوئی خط یار کے پاس

(دیوان دوم)

بدی نوشتے کی تحریر کیا کروں اپنے
کہ نامہ پہنچے تو پھر کاغذ ہوائی ہو

(دیوان دوم)

بہت رویا نوشتے پر میں اپنے دیکھ قاصد کو
کہ سر ڈالے غریب آتا تھا خط کی بے جوابی سے

(دیوان دوم)

تھا نوشتے میں کہ یوں سوکھ کے مریے اس بن
استخواں تن پہ نمودار ہیں سب مسطر سے

(دیوان دوم)

نوشتے کی خوبی لکھی کب گئی
کتابت بھی ایک اب تک آئی نہیں

(دیوان چہارم)

آج ہمارا دل تڑپھے ہے کوئی ادھر سے آوے گا
یا کہ نوشتہ ان ہاتھوں کا قاصد ہم تک لاوے گا

(دیوان پنجم)

محرماں کیا کہوں میں اپنے نوشتے کی بدی
بخت نے آہ مری بات تک کہنے نہ دی

(تضمین مطلع ...، جلد دوم، ص ۶۲۵)

نی : / بفتح / معروف (یعنی قصب۔ حاشیۂ چراغ) و نیز نی خرد کہ مارگیران و شبانان نوازند.

جوں نے نہ زار نالی سے ہم ایک دم رہیں
تم بند بند کیوں نہ ہمارا جدا کرو

(دیوان دوم)

مر گیا میر نالہ کش بیکس
نَے نے ماتم میں اس کے منہ ڈھانکا

(دیوان سوم)

کہیں نوبت کو چل کے سنیے گا
نَے کے بجنے پہ سر کو دھنیے گا

(مثنوی در جشن ہولی و کتخدائی، جلد دوم، ص ۱۷۱)

عکس اس کا پڑا ہے جام مے میں
آتی ہے صدا اسی کی نَے میں

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص ۱۸۲)

نی بست : محوطہ ای کہ از نی بندند از عالم خار بست۔

★ چھپّر۔ (نصیر) ★ نیّوں سے بنا ہوا جھونپڑا۔ (مسعود حسن رضوی)

کہیں نے بست کو لگائی آگ
کہیں تیغ و گلو میں رکھی لاگ

(دریاے عشق، جلد دوم، ص ۱۹۹)

نیزۂ خطی : / بکسر اول یا کسر / علی اختلاف القولین، نوعی از نیزه که بسیار باشد مانند خطوط (نیزۂ خطی، نوعی از نیزه است منسوب به خط، محلی در ساحل بحرین۔ حاشیۂ چراغ)

★ ایک قسم کے نیزہ کا نام ہے جو خط میں بنایا جاتا ہے اور خطِ یمامہ میں ایک مقام ہے۔ (جامع اللغات)

★ ... وہ نیزہ جو بہت سیدھا ہو مثل خط جدول کتاب کے بہارِ عجم اور برہان سے اور مصطلحات میں بھی خطی بکسر 'خا' وہ نیزہ جو خطہ سے منسوب ہے اور خطہ ایک موضع کا نام ہے یمامہ میں کہ وہاں عمدہ نیزہ پیدا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہاں اور جگہ سے لاکر بیچتے ہیں۔ (نصیر) ★ سیدھا عمدہ نیزہ۔ (مسعود حسن رضوی)

لوح سینہ پر مری سو نیزۂ خطی لگے
خستگی اس دل شکستہ کی اسی بابت ہوئی

(دیوان دوم)

جس دم خط شعاعی ہوئے رونق زمیں
افگار ہوگی نیزۂ خطی سے وہ جبیں

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۵۳۱)

نیم : / بوزن سیم / درختیست در هند معروف ، چون خوش سایه است اکثر در خانه ها کارند ... و این لفظ هندیست۔

تشریح میں بھی ایک تھا وہ تلخ بے مثال
ہر استخواں کو کہنے لگا نیم کی ہے چھال

(در ہجو شخصے ... جلد دوم، ص ۳۰۹)

نیم باز : / بباء موحدہ / غنچۂ شگفتہ۔

★ جو چیز آدھی کھلی اور آدھی بند ہو۔ (جامع اللغات)

نہ دیکھو غنچۂ نرگس کی اور کھلتے میں
جو دیکھو اس کی مژہ نیم باز کرنے کو

(دیوان اول)

اس لطف سے نہ غنچۂ نرگس کھِلا کبھو
کھلنا تو دیکھ اس مژۂ نیم باز کا

(دیوان دوم)

شمشاد ہے سرفراز اس سے
گل دیدۂ نیم باز اس سے

(ساقی نامہ، جلد دوم، ص۱۸۲)

●●●

باب الواو

وادید : بدو معنی مستعمل شود یکی در آن محل که شخصی را شخصی برای دیدن آید و این شخص بدیدن آن شخص برود چنانکه در ایام عید که بہم دیدن ہمدیگر روند نیز گویند و عمل مذکور را **دید و وادید** گویند ۔ دوم بمعنی بیداری که برعکس دید است از عالم محبت مستعمل است۔

★ دید وادید: جانا واسطے ملاقات ایسے شخص کے جو وہ اپنی ملاقات کے لیے آیا ہو جیسے کہ عیدوں میں رسم ہے۔ (جامع اللغات)

گئے روزے اب دید وادید ہے
گلے سے ہمارے ملو عید ہے

(دیوان پنجم)

وارفته : مضمحل و گداخته و از خود رفته۔

مرنے پہ جان دیتے ہیں وارفتگانِ عشق
ہے میر راہ و رسم دیار وفا کچھ اور

(دیوان دوم)

کیونکہ ان کا کوئی وارفتہ بھلا ٹھہرا رہے
جنبش ان پلکوں کو ہوتی ہے کہ جوں خنجر چلے

(دیوان دوم)

وارفتہ ہے گلستاں اس روے چمپئی کا
ہے فصل گل پہ گل کا اب وہ نہیں مزہ کچھ

(دیوان چہارم)

کئی گرد و پیش اس کے وارفتگاں
کئی ایدھر اودھر جگر تفتگاں

(شعلۂ عشق، جلد دوم، ص ۱۹۱)

یہ تو دل تفتۂ محبت تھا
سخت وارفتۂ محبت تھا

(دریائے عشق، جلد دوم، ص ۲۰۵)

پرپیچ بہت ہے شکن زلف سیاہ
وارفتہ نہ رہ اس کا دلا بے گہ و گاہ
دیوانگی کرنے کی جگہ بھی ٹک دیکھ
جا ملتی ہے یہ کوچۂ زنجیر میں راہ

(رباعی، جلد دوم، ص ۵۹۳)

واسوختن : اعراض و رو گردانیدن ۔۔۔ کہ بمعنی اعراض و بیزاری آرند اگرچہ سوختن بمعنی دوست داری نیست لیکن بمعنی گرمی محبت

دراصل هست نظر بر آن کرده واسوختن مستعمل شده چه دید آن اگرچه بمعنی میل طبیعت نیست لیکن دیدن در صورت میل طبیعت میباشد نظر بر آن کرده اند۔

★ روگردانی کرنا۔ باز آنا۔ کسی کام کا ترک کرنا عشق ومحبت کا۔ (جامع اللغات)

★ شعرائے ایران کی اصطلاح میں بیزار ہونا۔ منھ پھیرنا اور روگردانی کرنا معشوق سے ظاہرا۔ واسوخت شعرا کا اسی سے ہے۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ ۱۔ بیزار ہو جانا۔ ۲۔ منحرف ہو جانا۔ (نیر مسعود)

واسوختہ ہو دیر سے کعبے کو پھر گئے
سو بار اضطراب سے پیغام کر چکے

(دیوان ششم)

یاں سے وہ واسوختہ اڑتا گیا
دیر اس کا منھ ادھر مڑتا گیا

(مور نامہ، جلد دوم، ص ۲۵۹)

اب تو جو کچھ ہو دل اس ساتھ لگا بیٹھوں گا
اس کے دروازے پہ درویش ہو جا بیٹھوں گا
ہاتھ واسوختہ ہو تجھ سے اٹھا بیٹھوں گا
آؤں گا بھی تو ترے پاس نہ آ بیٹھوں گا
دور سے ایک نظر کر کے چلا جاؤں گا
سو بھی کتنے دنوں پھر کاہے کو میں آؤں گا

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۰)

آ اگر غیر کے ملنے کی قسم کھاتا ہے
میر بھی حرف درشتانہ سے شرماتا ہے

ذوق ویسا ہی ہے اس کا تو اسے بھاتا ہے
دل کے واسوز سے منہ پر یہ سخن لاتا ہے
ورنہ مشتاق ہے سو جی سے جگر خستہ ترا
کشتہ و مردہ ترا رفتہ و دل بستہ ترا

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۲)

دلِ واسوختہ کو اپنے لیے جاتے ہیں
غصے سے خون جگر اپنا پیے جاتے ہیں
اپنی جا غیروں کو ناچار دیے جاتے ہیں
اب کے یوں جاتے نہیں عہد کیے جاتے ہیں
آوے گا تو بھی مناتے تو نہ آویں گے ہم
جان سے جاویں گے پیماں سے نہ جاویں گے ہم

(واسوخت، جلد دوم، ص ۵۷۸)

واشدن : بتکلف شدن۔

★ شگفتہ ہونا۔ جدا ہونا۔ تکلیف سے نکلنا مصطلحات سے (نصیر) ★ شگفتہ و بے تکلف ہونا او۔ پردہ سے نکلنا۔ (جامع اللغات) ★ واشد: کھلنا۔ (آسی)

اپنے ہی دل کو نہ ہو واشد تو کیا حاصل نسیم
گو چمن میں غنچۂ پژمردہ تجھ سے کھل گیا

(دیوان اول)

واشد ہوئی نہ دل کو فقیروں کے بھی ملے
کھلتی نہیں گرہ یہ کسو کی دعا سے آج

(دیوان اول)

واشد کچھ آگے آہ سی ہوتی تھی دل کے تئیں
اقلیم عاشقی کی ہوا اب بگڑ گئی

(دیوان اول)

پژمردہ اس کلی کے تئیں وا شدن سے کیا
آہ سحر نے دل پہ عبث التفات کی

(دیوان اول)

واشد ہوئی نہ بلبل اپنی بہار میں بھی
کیا جانیے کہ جی میں یہ کیسی گل جھڑی ہے

(دیوان دوم)

دل کی واشد کے لیے کل باغ میں میں ٹک گیا
سن گلہ بلبل سے گل کا اور بھی جی رک گیا

(دیوان دوم)

نہیں فرصتِ واشدن اس چمن میں
گل اس غم سے اپنا گریباں دراں ہے

(قصیدہ در مدح شاہ عالم بادشاہ، جلد دوم، ص۱۵۴)

دل کی واشد سے بے توقع ہو
ہر شجر کے تلے بہت سا رو

(دریائے عشق، جلد دوم، ص۲۰۰)

گیا شور سر سے جھکا ہے بہت
گئی واشد اب دل رکا ہے بہت

(مثنوی در بیان دنیا، جلد دوم، ص ۲۷۸)

وا کردن از چیزی: فارغ نمودن چیزی را از چیزی ... و ظاہراً از سر وا کردن مرادف اینست و ظاہراً دراصل بمعنی جدا کردن است کہ بمعنی مذکور نیز آمدہ۔

★ کھولنا، فارغ کرنا، جدا کرنا۔ (جامع اللغات)

شب اس دل گرفتہ کو وا کر بزور سے
بیٹھے تھے شیرہ خانے میں ہم کتنے ہرزہ کوش

(دیوان اول)

واکشیدن : کسی را باچیزی بزور یا بحیله بر سر چیزی آوردن، چنانکه از و سختی وا کشیدم۔

★ دراز کھینچنا۔ بزور و حیلہ کسی سے کوئی چیز حاصل کرنا۔ (نصیر) ★ کسی کو زور زبردستی سے کسی کام کے لیے تیار کرنا۔ میر نے واپس آنے کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ (نثار) ★ پھیل کر لیٹنا۔ (نیر مسعود)

حیف آفتاب میں پس دیوار باغ ہیں
جوں سایہ واکشیدہ ہوئے ہم نہ پائے گل

(دیوان چہارم)

ورق گشتن و ورق بر گشتن : دیگرگون گشتن حال۔

★ ایک حالت کو الٹ دینا اور پلٹنا حالت کا۔ (جامع اللغات)

★ حالات بدل جانا۔ (نیر مسعود)

ورق الٹا فلک نے یوں کہ دم میں مٹ گیا سب گھر
چنانچہ اب سخن ہر پردگی کے ہے یہی لب پر
عبارت گھر جنھوں سے تھا سو یارب کیا ہوئے یکسر
نہ سرور ہے نا قاسم ہے نا اصغر ہے نا اکبر

(مرثیہ، جلد دوم، ص ۴۳۳)

● وضع سے پاؤں باہر رکھنا ← پا از وضع بیرون کشیدن

وصّالی : / بتشدید صاد مهمله / پیوند کردن کتاب کهنه را یا از کار رفته و این قسم کار را جامهٔ پینه دوزی گویند۔

★ وصالی: پارہ دوز جو کپڑے کے ٹکڑے سی کر فروخت کرتا ہے۔ (جامع اللغات)

★ وصال : بہت پیوند کرنے والا۔(نصیر) ★ وصال : چٹ بندی کرنے والا۔ کتاب جوڑنے والا۔ (آسی) ★ وصال = کتابوں کی جلد بندی کرنے والا ... وصالی بمعنی 'جلد سازی'، (فاروقی، شعر شور انگیز، جلد سوم، ص ۳۷۶/۳۷۷)

● وصال:

دل صد پارہ کو پیوند کرتا ہوں جدائی میں
کرے ہے کہنہ نسخہ وصل جوں وصال مت پوچھو

(دیوان سوم)

کب تک دل کے ٹکڑے جوڑوں میر جگر کے لختوں سے
کسب نہیں ہے پارہ دوزی میں کوئی وصال نہیں

(دیوان چہارم)

وقت گرگ و میش : اول صبح کہ ہنوز سیاہی در آسمان باشد کہ بعربی سحر خوانند۔

★ بہت صبح کا وقت جس وقت آسمان پر سیاہی باقی ہو۔ (جامع اللغات)

★ صبح صادق کا وہ وقت کہ ہنوز آسمان پر سیاہی موجود ہو۔ (آسی)

★ تڑکے کا وقت جب آسمان پر سیاہی باقی ہوتی ہے۔ (نیر مسعود)

کھول آنکھیں صبح سے آگے کہ شیر اللہ کے
دیکھتے رہتے ہیں غافل وقت گرگ و میش کو

(دیوان چہارم)

جاوے دشمن جوں سگِ پا سوختہ
وقتِ گرگ و میش لے منہ پر نقاب

(قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۱)

رنگ جیسے کہ وقت گرگ و میش
یعنی سرخی تھی کم سیاہی بیش

(مثنوی تسنگ نامہ، جلد دوم، ص ۲۹۳)

یعنی وقتِ گرگ و میش آئے ہے پاس
پھر مرا پہروں کیا ہے ان نے پاس

(موّنی بلّی، جلد دوم ص ۳۲۶)

وقف اولاد و وقف اولادی : و این اصطلاح فقهاست و آن چیزیست که بر اولاد خود وقف سازند و مستولی آن بر گردانند و دیگری در آن مدخل نباشد۔

★ وقفِ اولادی : فقہی اصطلاح، کسی چیز کو اولاد کے لیے وقف کر کے دوسروں کو تصرف سے باز رکھنا۔ (نثار)

بہر فردوس ہو آدم کو الم کاہے کو
وقف اولاد ہے وہ باغ تو غم کاہے کو

(دیوان سوم)

●●●

باب الهاء

هستی : بمعنی وجود. بعضی بمعنی خود و من آورده اند۔

آرام عدم میں نہ تھا ہستی میں نہیں چین
معلوم نہیں میرا ارادہ ہے کہاں کا

(دیوان اول)

اک وہم نہیں بیش مری ہستی موہوم
اس پر بھی تری خاطر نازک پہ گراں ہوں

(دیوان اول)

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(دیوان اول)

غیب و شہود دونوں میں مشہود ہے تو تو
ہستی ہماری وہم ہے موجود ہے تو تو

حاصل کہ دو جہان کا مقصود ہے تو تو

مسجود تجھ کو جانے ہے معبود ہے تو تو

ناجی ہیں وے ہی لوگ جنھوں کا ہے یہ یقین

(مخمس در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۱۲۲)

ہستی مری کہ ہیچ تھی میں منفعل رہا

اس شرم سے ندان زمیں میں سما گیا

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۵)

ہم : / بفتح ہا / بمعنی نیز آمدہ و گاہی با لفظ نیز جمع شود ، چنانچہ در غزل خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہ کہ نیز ہم ردیف واقع شدہ و گاہی زائدہ نیز آمدہ۔

★ اس کے معنی 'نیز' اور ہندی میں 'بھی'۔ (جامع اللغات)

★ مرادف و ہم معنی نیز کے بھی۔ صاحب بہار عجم نے لکھا ہے کہ فرق لفظ 'نیز' اور 'ہم' میں یہ ہے کہ لفظ 'ہم' کا معطوف اور معطوف الیہ دونوں پر آنا صحیح ہے جیسا کہ کہیں کہ ہم نماز کردم و ہم روزہ یعنی نماز بھی پڑھی میں نے اور روزہ بھی رکھا میں نے۔ بخلاف لفظ 'نیز' کے کہ وہ فقط معطوف پر آتا ہے اور لفظ 'ہم' مفردات پر بھی آتا ہے جیسے ہم زید را زدم و ہم عمرو را یعنی زید کو بھی مارا میں نے اور بھی عمرو کو اور لفظ 'نیز' جملہ ہی پر آتا ہے جیسے کہ کہیں کہ زید را زدم و نیز عمرو را اور اگر بنا بر ضرورت دوسرا جملہ مفرد ہو صورت میں مگر اصل میں جملہ ہوگا مفرد نہ ہوگا ... اور چراغ ہدایت میں لکھا ہے کہ لفظ 'ہم' لفظ 'نیز' کے ساتھ کبھی جمع ہوتا ہے اور کبھی تنہا فقط زائد آتا ہے۔ (نصیر)

کو گل و لالہ کہاں سنبل سمن ہم نسترن

خاک سے یکساں ہوئے ہیں ہائے کیا کیا آشنا

(دیوان اول)

لعل و یاقوت ہم زر و گوہر
چاہیے جس قدر میسر تھا

(دیوان اول)

● ہونٹھ چبانا ← جاویدن لب

●●●

باب الیاء التحتانی

یاد : معروف و این چنانکه بمعنی مصدری آید بمعنی دل و خاطر نیز میآید۔

★ حافظہ میں لینا۔ ذہن نشین کرنا۔ حفظ و قوت حافظہ۔ (جامع اللغات)

جی میں ہے یاد رخ و زلف سیہ فام بہت
رونا آتا ہے مجھے ہر سحر و شام بہت

(دیوان اول)

بھول جانا نہیں غلام کا خوب
یاد خاطر رہے مرا صاحب

(دیوان دوم)

محو یاد علیؑ ہیں جو ان کو
نے سر سجدہ نے دماغ نماز

(در مدح حضرت علیؓ، جلد دوم، ص ۹۳)

نقل ہے اک یاد چنانچہ مجھے
رات کو خوجے کو ہوا احتلام

(در ہجو خواجہ سرائے، جلد دوم، ص ۶۰۶)

یاد بود : بمعنی نگار۔

★ وہ نشان جو کسی شخص سے زمانہ میں رہ جائے اور لوگ اس کے ذریعہ سے اس کو یاد کریں۔ (جامع اللغات) ★ بمعنی یادگار۔ (نصیر) ★ نشانی۔ یادگار۔ (آسی)

جاہی جوہی چھوڑتا ہے یاد بود
روشنانِ ذوذوانب تھے نمود

(مثنوی در بیان ہولی، جلد دوم ص ۱۷۶)

وہی جنگلہ دو طرف بد نمود
مقام اس طرح کے بھی ہیں یاد بود

(شکار نامۂ اول، جلد دوم، ص ۳۵۵)

یادگار : چیزی که کسی نگاهدارد یا بدیدن آن چیز شخص مذکور بیاد آید و یادگاری بیای نسبت نیز همین معنی۔

★ بمعنی نشان برہان سے ... اور چراغ ہدایت میں لکھا ہے کہ یادگاری یائے نسبت سے بھی بمعنی یادگار آتا ہے (نصیر)

سو اس کو ہم سے فراموش کاریوں لے گئے
کہ اس سے قطرۂ خوں بھی نہ یادگار رہا

(دیوان اول)

گر زخود رفتہ ہیں ترے نزدیک
اپنے تو یادگار ہیں ہم بھی

(دیوان اول)

● یادگاری:

بگولا کوئی اٹھتا ہے کہ آندھی کوئی آتی ہے
نشان یادگاری ہے ہماری خاک اڑانے کی

(دیوان سوم)

کہا بوسہ دے کر سفر جب چلا
کہ میری بھی یہ یادگاری رہے

(دیوان ششم)

یال و کوپال: عبارت از تن و توش و دراصل بمعنی گردن اسپ و تحقیق کوپال در لغات قدیمہ گذشت و ثانیاً در کروفر وعز وشأن مستعمل است.

★ یال کوپال: بمعنی شان وشوکت ۔تن وتوش۔ چراغ ہدایت سے (نصیر)

★ کنایتاً کروفر،تن وتوش (آسی، نثار) ★ قوت وشوکت (نیر مسعود)

کدخدا ہونے کو چلا دولہ
یال کوپال عظم سے جوں شہ

(مثنوی درجشن ہولی وکتخدائی، جلد دوم،ص۱۷۳)

یرقان: مرضی معروف است ۔ در عربی بتحریک است و بعضی گویند که فارسیان بسکون دوم آرند ۔ مؤلف گوید خصوصیت این لفظ نیست، فارسیان اکثر الفاظ که بتحریک باشد بسکون دوم آرند مثل حیوان و جولان و طیران و حرکت را نیز گاهی بسکون آرند۔

★ بفتحات ۔ زردی آنکھ اور بدن کی منتخب اور حدود الامراض سے اور بسکون ثانی بھی جائز رکھا ہے اور چراغ ہدایت میں لکھا ہے کہ استادوں کے اشعار میں بسکون دوم بھی آیا ہے اس صورت میں 'ارنی' اور 'حرکت' کو کہ دونوں متحرک ہیں بسکون دوم پڑھنا جائز ہے۔ (نصیر) ★ جگر کی ایک بیماری جس میں جسم اور آنکھیں زرد ہوجاتی ہیں ۔

کانور۔ کمل باؤ۔ (آسی)

. کیا ملاوے آنکھ نرگس اس کی چشم سرخ سے
زرد اس غم دیدہ کو آزار ہے یرقان کا

(دیوان پنجم)

یکدست : ہموار و یکسان۔

★ ایک ہی دفعہ۔ یکساں و برابر (جامع اللغات) یکساں۔ برابر چراغ ہدایت سے (نصیر) ★ ۱۔ برابر برابر۔ ۲۔ بالکل (نیّر مسعود)

جو ہوشیار ہو سو آج ہو شراب زدہ
زمین میکدہ یک دست ہے گی آب زدہ

(دیوان اول)

خزاں کی باؤ سے حضرت میں گلشن کے تطاول تھا
تبرک ہو گئے یک دست خار آشیاں میرے

(دیوان دوم)

تنہائی بے کسی مری یک دست تھی کہ میں
جیسے جرس کا نالہ جرس سے جدا گیا

(دیوان پنجم)

یک دست جوں صدائے جرس بیکسی کے ساتھ
میں ہر طرف گیا ہوں جدا کاروان سے

(دیوان ششم)

دستِ دستور ابر نیساں ہے
یعنی یک دست گوہر افشاں ہے

(مثنوی در بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ بہادر، جلد دوم، ص ۱۶۷)

زمیں اس کی یک دست گلزار تھی
نسیم چمن واں گرفتار تھی

(اعجاز عشق، جلد دوم، ص ۲۳۵)

کمر تک لگے پھنسنے دلدل کے بیچ
کہ نالے کا پانی تھا یک دست کیچ

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۴)

کوئی دشت یک دست نے زار تھا
رکھے واں قدم پاؤں افگار تھا

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۲)

کنارے پہ تھی اس کے اک گل زمیں
سراسر ہری جوں زمرد نگیں
جہاں تک نظر جائے شاداب تھی
کہ یک دست واقع لب آب تھی

(شکار نامۂ دوم، جلد دوم، ص ۳۶۹)

یکسو کردن : فیصل نمودن و منقح ساختن۔

★ فیصلہ کرنا۔ معاملہ ختم کرنا (جامع اللغات)

پھریے کب تک شہر میں اب سوے صحرا رو کیا
کام اپنا اس جنوں میں ہم نے بھی یکسو کیا

(دیوان دوم)

اب جنوں میں میر سوے دشت جائے
کار وحشت کے تئیں یکسو کرے

(دیوان سوم)

●●●